

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, August 2, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes after ten in the morning with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ان الذین لای رجون لقاءنا ورضوا بالحیوۃ الدنیا واطمانوا بها و الذین
هم عن ایتنا غفلون ۝ اولئک ما و ہم النار بما کانو یکسبون ۝ ان
الذین امنوا و عملوا الصلحت یتهدیم ربهم بایمانهم ۝ تجری من تحتهم
الانهر ف جنت النعیم ۝ دعوهم فیہا سبحنک اللہم و تحیتہم فیہا سلم ۝
واخر دعوہم ان الحمد للہ رب العلمین ۝

ترجمہ - بے شک وہ جو ہمارے مرنے کی امید نہیں رکھتے - اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے۔
اور اس پر مطمئن ہو گئے - اور وہ جو ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں - ان لوگوں کا ٹھکانا
دوزخ ہے - بدلہ ان کی کھائی کا - بے شک جو ایمان لے آئے اور اچھے کام کئے ان کا رب
ان کے ایمان کے سبب انہیں راہ دے گا - ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی - نعمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, August 2, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes after ten in the morning with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ان الذین لای رجون لقاءنا ورضوا بالحیوۃ الدنیا واطمانوا بها و الذین
هم عن ایتنا غفلون ۝ اولئک ما و ہم النار بما کانو یکسبون ۝ ان
الذین امنوا و عملوا الصلحت یتهدیم ربهم بایمانهم ۝ تجری من تحتهم
الانهر ف جنت النعیم ۝ دعوهم فیہا سبحنک اللہم و تحیتہم فیہا سلم ۝
واخر دعوہم ان الحمد للہ رب العلمین ۝

ترجمہ - بے شک وہ جو ہمارے مرنے کی امید نہیں رکھتے - اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے۔
اور اس پر مطمئن ہو گئے - اور وہ جو ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں - ان لوگوں کا ٹھکانا
دوزخ ہے - بدلہ ان کی کھائی کا - بے شک جو ایمان لے آئے اور اچھے کام کئے ان کا رب
ان کے ایمان کے سبب انہیں راہ دے گا - ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی - نعمت

کے باغوں میں ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے ۔ اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے ۔ اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ کہ سب غویوں سرہا اللہ جو رب ہے سارے جہان کا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - Question hour - جی جناب سید جواد صاحب ۔

سید محمد جواد ہادی - جناب چیئرمین فرقہ واریت کے خلاف جو تحریک اتوا میں نے اور منظور گئی صاحب نے اور دیگر حضرات نے اپنے طور پر پیش کی تھی لیکن نظام کار سے اس کو بالکل نکالا گیا ہے اور اس جگہ بعد میں وزیر قانون نے اپنی طرف سے تحریک اتوا پیش کی تھی اس کو رکھا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - جی جواد صاحب اس کو دیکھتے ہیں آفس سے پوچھا ہے میں نے ۔ انشاء اللہ بتاتے ہیں ۔

سید محمد جواد ہادی - نے کل وزیر قانون سے بات کی تھی انہوں نے کہا سیکرٹریٹ سے پوچھنے کہ کیوں نکالا ہے ۔ جب کہ پہلے ہم نے پیش کیا تھا کیلئے credit لینے کا مسئلہ ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - نہیں جی ایسی بات نہیں ہے انشاء اللہ آپ کو بتا دیتے ہیں ۔ جی جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - گزارش یہ ہے کہ میں نے call attention notice میں ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے اب تو وہ order of the day میں بھی نہیں آ رہا ۔ وہ تھا افغان مہاجرین کا ایران سے ہزاروں کی تعداد میں آنا یہ ایک اہم مسئلہ ہے دوسری بار میں نے call attention notice دیا اس کو کم از کم آپ لوگ مہربانی کریں موقع دیں ۔ اس پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - Question hour کے بعد پھر دیکھیں گے اس کو ۔ ڈاکٹر صاحب آج کرتے ہیں ۔ مولانا صاحب ۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی - میں نے بھی call attention notice دیا تھا اور وہ اتنا اہم تھا کہ دریا برباد کر رہا ہے زمین کو اس کو پندرہ دن ہو گئے ہیں ۔ وہاں تباہی بربادی

مسل ہو رہی ہے۔ وہ کب آنے گا جی۔ دوسرا میرا call attention notice چھپ بھی چکا ہے۔
اس کی خبر لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین میں فائل اپنے ساتھ لانا ہوں معزز رکن
تشریف فرما نہیں ہوتے جب نام ہوتا ہے تو یہ نہیں ہوتے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں یہی عرض کرنے لگا تھا ان کو کہ پچھلے ہفتہ مسلسل آتا
رہا معزز رکن تشریف فرما نہیں تھے۔ جی جناب زاہد اختر صاحب۔

جناب زاہد اختر۔ میری adjournment motion تھی لیکن مجھے لگتا ہے کہ اس ہاؤس
میں نہیں پیش ہو سکے گی لیکن کیونکہ کراچی کا ایک اہم مسئلہ جو میں آپ کے علم میں لانا چاہتا
ہوں وہ ہے وہاں پر اس وقت کی گزرتی ہوئی صورتحال۔ میرا موشن اس وقت Adjournment
motion ہے لیکن مجھے نہیں پتہ کہ شاید ---

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آج موشن اسی پر آ رہا ہے جی discuss ہو گا

جناب عبدالرحیم خان صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میرا call attention تھا کہ فیڈرل محکمہ رجسٹریشن
یعنی شناختی کارڈ والے ہمارے صوبے میں اور لیوی فورس جو ہے ان کو ایجنسی الاؤنس نہیں دیا
جاتا۔ جب کہ اس کے مقابل اور ایسے فیڈرل محکمے ہیں جن کو ایجنسی الاؤنس دیا گیا ہے۔ اس لئے
میں وزیر داخلہ صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا تھا ابھی تک وہ call attention نہیں آیا ہے
آپ مہربانی کریں اس کو لے آئیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اس کو لے لیں گے انشاء اللہ بعد میں تشریف رکھیں۔ جی

جناب زاہد اختر صاحب

جناب زاہد اختر۔ میرا مسئلہ بالکل separate ہے۔ یہ سب سے اہم مسئلہ جو ہے کراچی
کا ہے اس وقت جو بجلی کی صورتحال ہے۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ adjournment motion وہ بھی ہے تشریف رکھیں آپ۔

جناب زاہد اختر۔ لیکن مجھے اس وقت کوئی چیز نہیں دی گئی۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب ڈپٹی چیئرمین - آپ کو بتایا جانے گا جب وقت آنے گا - اب تک ہم

Question Hour پر ہیں - Question No 105 حافظ حسین احمد صاحب -

105. @ *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state the number of Laws reviewed by the Council of Islamic Ideology during the last ten years, indicating also the recommendations that were implemented not implemented by the Government?

Minister for Religious Affairs: Total Laws examined during the last ten years= 309

Total Laws in which amendment were proposed= 223

The proposal for amendments have been sent to the provincial governments and concerned Federal Divisions for implementation. A consolidated report would be provided to the Senate after receipt of implementation report from the concerned agencies.

@Deferred from 25th July, 1994.

حافظ حسین احمد - ۱۰۵ جی -

جناب ڈپٹی چیئرمین - Answer taken as read آپ کا کوئی سیلیمنٹری؟

حافظ حسین احمد - مذہبی امور والے ذرا پڑھ لیں جواب کو -

جناب ڈپٹی چیئرمین - جواب لکھا ہوا ہے۔ سوال اگر کوئی ضمنی کرنا ہے تو کہیں گے۔

حافظ حسین احمد - جی اس میں سوال یہ تھا کہ حکومت نے کتنی سفارشات اسلامی نظریاتی

کونسل کی نافذ کیں - جواب یہ دیا گیا ہے کہ ایک مربوط رپورٹ سینٹ میں پیش کر دی جائے گی۔ سوال گندم جواب چنا -

جناب ڈپٹی چیئرمین - نہیں وہ نہیں ہے - لکھا ہے کہ گزشتہ ۱۰ سالوں میں جن قوانین

نہیں کیا گیا ہے تو کیوں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین - کوئی قانون منظور کیا گیا ہے پارلیمنٹ میں؟

سید خورشید احمد شاہ - جناب اصل میں جو ان کا سوال ہے جو انہوں نے پوچھا - ہم نے جواب دیا ہے - یہ fresh question - next میں کر لیں میں جواب دے دوں گا -

حافظ حسین احمد - پوائنٹ آف آرڈر - میں گزارش کرتا ہوں - اصل میں میرا جو سوال ہے وہی ہے - جو میں نے اب پوچھا ہے - وہ میں دوبارہ دہراتا ہوں کیا وزیر مذہبی امور بیان فرمائیں گے کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے گزشتہ ۱۰ سالوں میں کتنے قوانین پر نظر ثانی کی - نیز حکومت نے اسلامی نظریاتی کونسل کی کتنی سفارشات نافذ کیں یعنی ان پر قانون سازی کی - یہ تو میرا اصل سوال ہے - اس کے لئے fresh question کی کیا ضرورت ہے - یہ ایک بار پہلے بھی defer ہوا تھا جناب -

سید خورشید احمد شاہ - جناب میرے پاس جو ان کا سوال ہے - مجھے پتہ نہیں کہ حافظ صاحب کا سوال change کیا گیا ہے - میرے پاس جو ہے کہ نظریاتی کونسل نے کتنے قوانین کا جائزہ لیا اور کتنی سفارشات پر عمل درآمد ہوا اور کتنے پر نہیں ہوا - وہ میں نے بتایا کہ -----

حافظ حسین احمد - عمل درآمد کس کو کہتے ہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین - سفارشات نافذ کی گئیں - اس کا مطلب ہے کتنی نافذ کی گئیں -

حافظ حسین احمد - عمل درآمد کا بھی وہی مطلب ہے - نافذ کا بھی وہی مطلب ہے -

قاضی حسین احمد - جناب چیئرمین بالکل واضح ہے - منسٹر صاحب کے پاس بھی یہی سوال ہے - اس کا جواب بھی یہی ہے - اس میں یہ پوچھا گیا ہے indicating also the recommendations that were implemented not implemented by the Government implement کی گئیں ، جو نہیں implement کر گئیں ، دونوں کے بارے میں آپ بتا دیں کہ اتنی recommendations ہیں ، اتنی implement ہوئیں اتنی نہیں ہوئیں - واضح طور پر بتا دیں -

سارے Provincial Laws نہیں ہیں۔ اس میں مرکزی قوانین بھی ہیں۔ مرکزی بھی بتا دیں۔
صوبوں کی بھی بتا دیں۔ Province-wise اس کا بریک ڈاؤن بھی بتا دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سید خورشید احمد شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ۔ مرکزی لاز 37 ہیں باقی 69 زیر غور ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر محمد رحمان صاحب۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ دنیا میں اور کتنے اسلامی ممالک ہیں جہاں پر اس قسم کی نظریاتی
کونسلوں کا وجود ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کے سوال کا اس سے کیا تعلق ہے۔ ضمنی سوال کیا بنتا
ہے۔ دوسرے مالک سے ہمیں کیا واسطہ ہے۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب والا تعلق ہے۔ میرے نزدیک تو باطل واسطہ ہے جی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ دوسرے مالک میں کتنے ہیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ دوسرے مالک کا بھی دے دیں گے۔ کیا فرق پڑتا ہے۔ جو
سوال آپ پوچھیں گے ہم آپ کو جواب دے دیں گے۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ میں نے سوال پوچھ لیا ہے۔

قاضی حسین احمد۔ معزز سینیٹر صاحب میرے پاس آجائیں میں بتا دوں گا۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب ہمیں ریکارڈ کو صحیح رکھنا چاہئے۔ کیا قاضی صاحب نے ہمیں
بتانا ہے یا متعلقہ وزیر صاحب نے بتانا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بات یہ نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ اس کا واقعی اس سے
تعلق نہیں ہے نہ اس پر ضمنی سوال بن سکتا ہے۔ تشریف رکھیں۔ نمبر ۲۱۲۔

212. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Petroleum and
Natural Resources be pleased to state:

(a) names of the foreign companies and their addresses which have

been granted licenses by the present government for exploration of oil and gas in the country; and

- (b) the names of their Pakistani partner companies, their addresses, names of the directors and share holders?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) Two foreign petroleum companies namely Tullow Pakistan (Development) Limited having registered office at 6 Commercial Street Saint Helier, Jersey J4 8DZ Channel Island, and Hunt Exploration and Mining Company (HEMCO), having registered office at World Trade Centre Tower B, 17th Floor, Stravinskylan 1725, 1077 XX Amsterdam. The Netherlands, have been granted petroleum exploration licences by the present Government.

(b) Government of Pakistan with 5% working interest is the local partner with Tullow and OGDC(5%) is the partner of HEMOCO. Directors of OGDC having offices at Masood Mansion Markaz F-8, Islamabad are as under:

1. Mr. Rafat Askaree
Acting Chairman & Director
2. Chaudhry Muhammad Aslam
Director
3. Mr. Saeed Ibrahim
Director
4. Mr. M. Jehangir Bashir
Director

جناب ڈپٹی چیئرمین - چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین - جناب چرمین میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ oil

exploration کے متعلق یہ سوال تھا۔ اس میں ایک کمپنی تلو کو اجارت دی گئی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ حکومت کے پانچ پرنسٹ اس میں شیئر ہوں گے۔ تو کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ حکومت کے علاوہ ایسی کون سی کمپنیاں ہیں جن کے اس میں شیئر ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ انور سیف اللہ خان صاحب کی جگہ کون جواب دیں گے۔ سید اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ حکومت کے علاوہ اور کسی پرائیویٹ سیکٹر کے کوئی شیئر نہیں ہیں۔ چوہدری شجاعت حسین۔ میں صرف آپ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ چونکہ وہ خود اس محکمے کے وزیر نہیں ہیں اس لئے ذرا پوچھ کر آیا کریں۔ اس میں پاکستان آئل فیلڈ بھی ہے اور دوسرے شیئر ہولڈر بھی ہیں۔ اس طرح غلط بیانی نہ کیا کریں۔ جواب تیار کر کے آیا کریں جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سید اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین چونکہ میں نے ان کی فائل پڑھ لی تھی۔ محترم سینئر صاحب نے جو سیکشنری سوال کیا ہے اس کا جواب ہمارے دفتر نے پہلے سے ہی سوچ رکھا تھا کہ یہ ضرور کریں گے۔ اس کا انہوں نے specifically پیرا گراف دیا ہے۔

that no private person or company holds any share in this company

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ جو سردار اور نواب اور وڈیرے تیل کی تلاش اور کھدائی کے وقت جو پیسے لیتے ہیں ان کو اس شیئر میں شامل کیا جانے کا یا غنڈہ ٹیکس ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شیئر ہوں گے، وہ حصص ہوں گے۔

سید اقبال حیدر۔ یہ بہت اہم سوال کیا ہے۔ یہ جو غنڈہ ٹیکس لے رہے ہیں، کچھ سردار اور وڈیرے بلوچستان کے محافظات میں لے رہے ہیں اور کچھ ہمارے شہر کراچی میں بہت سے ایسے پیر ہیں جنہوں نے بھی ہماری زندگی امیرن کر رکھی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کون دے رہے ہیں۔ آپ دے رہے ہیں۔ گورنمنٹ دے

ری ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اور یہ صرف غنڈہ گردی اور دہشت گردی ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کون گورنٹ دے رہی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جی گورنٹ نہیں دے رہی ہے۔ اپنی غنڈہ گردی سے لے رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ گورنٹ دے رہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ لگی صاحب آخری سپلیمنٹری۔

جناب منظور احمد لگی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ حکومت او جی ڈی سی کو عنقریب پرائیویٹائز کرے گی یا بدستور اسی طریقے سے چلانے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کیا او جی ڈی سی پرائیویٹائز ہو جانے کا یا نہیں ہو گا؟

سید اقبال حیدر۔ سرگو کہ اس سوال سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ لیکن

privitistaion ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ ابھی اس کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا کہ او جی ڈی سی پرائیویٹائز ہو گا یا نہیں۔

جناب منظور احمد لگی۔ پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ لگی صاحب

جناب منظور احمد لگی۔ پریس میں مستقل تین چار دن سے یہ خبر آ رہی ہے کہ او جی ڈی سی کو پرائیویٹائز کیا جا رہا ہے۔ اور گورنٹ کے طرف سے کوئی نہیں آ رہا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب منظور احمد لگی۔ میرا سیدھا سادا سوال ہے کہ تین کمپنیاں اس وقت

بیشی ہوئی ہیں۔ اور وہ او جی ڈی سی کو خریدنا چاہتی ہیں۔ سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ

constitutionally, It will be a violation of the constitution کہ آپ Natural resources کو پرائیویٹائز کریں۔ اس کا مطلب تو یہ ہو گیا کہ کل آپ پوری لینڈز کو پرائیویٹائز کر دیں گے۔ میرا سوال ہے کہ constitutionally اس کی کوئی justification ہے کہ province کے کسی source کو یا Natural resources کو آپ پرائیویٹائز کریں؟ یہ فیٹری تو نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سوال یہ ہے اقبال حیدر صاحب کہ ان کی اطلاع کے مطابق تین کمپنیاں ہیں جو اوجی ڈی سی کو لینا چاہتی ہیں، کیا یہ درست ہے؟ اتنی سی بات ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین، ہو سکتا ہے تین سے بھی زیادہ ہوں جو کہ لینے کی خواہش مند ہوں۔ لیکن اس کے بارے میں حتمی فیصلہ جیسے definite ہوتا ہے کہ OGDC must be privatised, اس طرح کا کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ یہ تجویز زیر غور ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ قاضی صاحب

قاضی حسین احمد۔ میں وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آج کے اخبار میں آیا ہے حکومت او جی ڈی سی کو مختلف پارٹس میں تقسیم کر کے اور اس کی privatisation کے ذریعے سے پانچ سو ملین ڈالر کمانا چاہتی ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس طرح سے اپنے Natural resources کو بیرونی کمپنیوں، جن میں Zionist ہیں، (زیادہ تر فاضل کمپنیوں میں Zionist ملک ہیں) ان کو یہاں پر دغل دے کر کیا ہم اپنے ملک کو فروخت نہیں کر رہے ہیں؟

سید اقبال حیدر۔ معزز رکن کا یہ تاثر بالکل غلط ہے۔ ان کا یہ سوال ہے کہ کیا ہم بیرونی کمپنیوں کو اپنے ملک کو بیچ کر اپنے ملک کے مفادات کو خطرے میں ڈال رہے ہیں؟ یہ تاثر بالکل غلط ہے۔ بہت سی تجاویز ہیں لیکن وہ اپنے ملک اور قوم کے مفادات کو محفوظ رکھتے ہوئے اس پر حکومت عمل درآمد کرے گی۔ privatisation کے وہ تمام اقدامات جب کبھی بھی کیے گئے وہ آئین، قانون اور ملک کے مفادات کے عین مطابق ہوں گے۔ اور میں فخریہ طور پر کہتا ہوں کہ ہمارا privatisation کا عمل اتہانی شفاف ہے اس میں دھاندلی نہیں ہے۔ وہ لوٹ کھسوٹ کا زمانہ گیا، وہ چور اچکے گئے اور اب صاف ستھرے معاشرے کا ماحول ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے Natural resources

کے بارے میں یہ چاہیے آئیل ہو گیس ہو یا او جی ڈی سی کے حوالے سے۔ یہ سارے ملک کے غریب عوام کی ملکیت ہے۔ میں سمجھتا ہوں آج دنیا میں کہیں بھی Natural resources کو اس طرح پرائیویٹائز نہیں کیا جاتا کیونکہ یہ تو سارے ملک کے عوام کی دولت ہے۔ اس کے لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ حکومت کو اس پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ Natural resources کوئی معمولی بات نہیں ہے سارے ملک میں ہے۔ بلوچستان میں ہے۔ صوبہ سرحد میں۔ سندھ میں ہے۔ پنجاب میں ہے۔ یہ تو سارے ملک کے عوام کی ملکیت ہے یہ کوئی آسان بات نہیں ہے کہ اس کو privatise کیا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کو اس پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کا سوال کیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت Natural resources کو اگر

پرائیویٹائزیشن کی طرف لے جانے لگی تو اس سے جو اس کے مالک ہوں گے وہ عوام کے اوپر اس کو خرچ نہیں کریں گے ان کی حق تلفی ہو گی۔ کیا اس حق تلفی کا وہ کس طرح ازالہ کریں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کا کہنا ہے کہ یہ جو پرائیویٹائزیشن کر رہے ہیں یہ غلط

ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ یہ غلط ہے اور اس کے receivers عوام کے لئے استعمال

نہیں ہو سکیں گے اس سے عوام کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ کیا اس کا ازالہ کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی پروگرام ہے؟

last question

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ فضل آغا صاحب

سید محمد فضل آغا۔ جناب یہ موضوع اب فلور پر آ گیا ہے۔ اور اقبال حیدر صاحب

نے فلور پر ایک انداز میں کہہ دیا کہ وہ اس کی privatisation کر رہے۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑا National issue ہے قومی نوعیت کا مسئلہ ہے کیا یہ اپنی پارٹی کی مرضی سے کریں گے

یا اس پر National consensus کرا کے کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اس کے لئے آپ فریش نوٹس لائیں اس پر ڈسکس کر لیں گے۔ یہ ضمنی سوال تو بنتا نہیں۔ اس میں اگر کرنا ہے یقیناً اہم مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی نشاندہی کی حافظ صاحب نے بھی کہا۔

سید محمد فضل آغا۔ میرا معمولاً سا ایک سوال ہے کہ کیا National consensus develop کر کے کریں گے یا اپنی مرضی سے کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے اس کا جواب دے دیں۔

سید اقبال حیدر۔ جناب میں پھر واضح کرتا ہوں کہ او جی ڈی سی کو پرائیویٹائز کرنے کا حتمی فیصلہ نہیں ہوا کچھ تجاویز ہیں جو کہ زیر غور ہیں پرائیویٹائز کرنے لئے۔ ایک اور بات کہ جب بھی کوئی فیصلہ پرائیویٹائزیشن کا کیا گیا تو اپنے قومی مفادات کو محفوظ رکھتے ہوئے اپنے آئین اور قانون پر مکمل طور پر عمل درآمد کرتے ہوئے شفاف انداز میں کریں گے۔ اپنے ملک کے مفاد کو اپنے عوام کے مفاد کو ہم کبھی قربان نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ قاضی صاحب۔

قاضی حسین احمد۔ کیا اس کو پرائیویٹائز کرنے کے لئے سینٹ اور قومی اسمبلی میں debate کریں گے؟ اس کے لئے جوائنٹ سیشن بلانے کی ضرورت ہے۔ پرائیویٹائزیشن کا مسئلہ انتہائی حساس مسئلہ ہے اس میں بیرونی سرمایہ آ رہا ہے بیرونی سرمایہ کار آ رہا ہے۔ ہمارے قومی ادارے ان کی تحویل میں جا رہے ہیں ان کو یہاں اثر و رسوخ حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ لوگوں کو ملازمتیں دے دیتے ہیں وہ لوگوں کو bribe کرتے ہیں۔ وہ ہماری سیاسی زندگی کے اندر یہاں دخل اندازی کرتے ہیں یہ سادہ مسئلہ نہیں ہے۔ اس لئے یہ تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے joint session کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں House سے یہ عرض کرنا چاہوں گا ruling دینا چاہتا ہوں کہ یقیناً حساس مسئلہ ہے لہذا اس کو properly move کر کے debate کے لئے لائیں

اور بالکل اس پر debate کی جائے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہی سوال ہو رہا ہے کہ آیا ملکی محلات میں ہو گا
نمبر دو کہ کیا اس میں joint session آپ بلائیں گے کہ قومی محلات کے بارے میں یہ
فیصلہ کرے ۔ ایسے آپ ایک پارٹی -----

سید اقبال حیدر۔ ہم نہیں حکومت کر سکتے

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب جذبات میں رہنے کا اپنے جذبات پر قابو

I will answer him

رکھنے

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ آپ ان کو فروخت کر کے پھر خارجی کمپنیوں
کو دیں گے۔ اس کے معنی ہیں آپ اپنے ملک کو فروخت کر رہے ہیں ۔ آپ کو یہ حق حاصل
نہیں ہے اس لئے آپ کو یہ جواب دینا پڑے گا کہ آپ اس میں جوائنٹ سیشن بلائیں گے یا
نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سر تاج عزیز صاحب

جناب سر تاج عزیز۔ وزیر صاحب نے یہ کہا کہ ہم ان تجاویز پر غور کر رہے ہیں میں
یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا ان تجاویز پر فیصلہ کرنے سے پہلے کم از کم یہ جو متعلقہ سینٹ اور
اسمبلی کی ہاؤس کمیٹیز ہیں الگ الگ یا اکٹھا ان کو consult کرنے کے لئے تیار ہیں۔ فیصلہ
کرنے سے پہلے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب

سید اقبال حیدر۔ مجھے دکھ اور افسوس ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ ہاں یا نہ میں جواب دیں ۔

سید اقبال حیدر۔ ہماری نیت پر اور ہماری کارکردگی پر شک کرنے والوں کے اوپر مجھے
افسوس ہے انہوں نے اونے پونے داموں میں پلانٹ بیچ دیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ جواب دیں I will not allow you

سید اقبال حیدر - انہوں نے کسی کمیٹی کو consult کیا انہوں نے کوئی جوائنٹ

سیشن بلایا؟

جناب ڈپٹی چیئرمین - منڈوئیل صاحب آپ مجھ سے بات کریں ان سے کیوں

بات کر رہے ہیں؟ I will not allow anybody now۔

سید خورشید احمد شاہ - جناب چیئرمین میں صرف یہ compare کرنا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں نے جو ۶۵ یونٹ بیچے ' ان میں کتنے پیسے آنے اور ہم نے جو ۸ یونٹ بیچے ہیں جو یہ بالکل بیچ نہیں سکے - میں ہاؤس کے فلور پہ ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ جو ہم نے بیچے ہیں ان کے آدسے کے برابر ہیں -

Mr. Deputy Chairman: Everbody is going out. You are not allowed.

سید خورشید احمد شاہ - ایک منٹ کے لئے مجھے بات کرنے دیں - چیئرمین صاحب '

ایک معمولی سا جواب -

Mr. Deputy Chairman: No, I will not allow. Please take your seat.

سید خورشید احمد شاہ - چیئرمین صاحب ' ایک منٹ کے لئے میں یہ بتانا چاہتا ہوں

کہ ذیل پاک سینٹ ان لوگوں نے ۲۰ کروڑ میں بیچا -

جناب ڈپٹی چیئرمین - اس کا سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے -

سید خورشید احمد شاہ - جو ٹھنڈ شوگر مل سے دس گنا بڑا ہے اور ہم نے ٹھنڈ شوگر

مل ایک ارب پینتالیس کروڑ میں بیچا ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین - شاہ صاحب آپ کیا کر رہے ہیں؟

سید خورشید احمد شاہ - اور روہڑی سینٹ فیکٹری یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ۶ کروڑ میں

بیچا ہے - ہم نے مچھن کروڑ میں بیچا ہے - ہم ان کو چیلنج کرتے ہیں ' میں چیلنج کرتا ہوں

سرتاج عزیز صاحب کو آئیں اور دیکھیں - ہم نے ۸ یونٹ بیچے ہیں جو یہ نہیں بیچ سکے تھے -

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر - اس طرح باتیں نہیں ہو سکتیں کمیٹی میں

لے کر آئیں جو کچھ بھی ہے اسے کمپنی میں لے کر آئیں اور ثابت کریں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ ہم پہنچ کرتے ہیں ان کو۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ ہم تیار ہیں اس بات کے لئے۔ ہر وقت تیار

ہیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب چیئرمین، فی وی پہ ہم ساری قوم کے سامنے یہ بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہماری حکومت ملی ویرن پہ بات کرنا چاہتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شاہ صاحب، آپ تشریف رکھیں، یہاں پہ نہ کوئی دخل ہے، نہ یہ کشتی کا کوئی میدان ہے، نہ کھڈی کا میدان ہے، یہ ہاؤس ہے اور بہت بڑا معزز ہاؤس ہے، شاہ صاحب، آپ تشریف رکھیں، شاہ صاحب، آپ تشریف رکھیں آپ تو بڑے ٹھنڈے آدمی ہیں، آپ کو کیا ہو گیا ہے؟

سید خورشید احمد شاہ۔ آپ اپنا ریکارڈ لے آئیں، ہم بھی لے آئیں گے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ لے آئیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں، سب ممبران تشریف رکھیں۔ مندوخیل صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ انہوں نے ملک کو فروخت کیا ہے وسائل کو فروخت کیا ہے اب یہ کہتے ہیں کہ ہم نے فیصد کیا ہے کہ باہر کی کمپنیاں یہاں پہ آئیں گی، یورپیئنز کمپنیز آئیں گی اور اس ملک کو خریدیں گی، جیسے کہ قاضی صاحب نے کہا، پھر یہاں ان کی حکومت ہو گی وہ یہاں کے مالک ہوں گے۔ کوئی دلیل نہیں ہے جو آپ دے رہے ہیں۔

قاضی حسین احمد۔ جناب والا انہوں نے بھی فروخت کیا انہوں نے بھی فروخت کیا۔ کیا کیا جانے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جس نے بھی کیا، غلط کیا ہے۔

قاضی حسین احمد - ہم قوم کی نمائندگی کرتے ہیں دونوں نے فروخت کیا کیوں فروخت کیا؟

جناب ڈپٹی چیئرمین - مندوخیل صاحب تشریف رکھیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - ہم سب نے اس ملک میں رہنا ہے۔ اس ملک پر ہمارا حق ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - مندوخیل صاحب تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں میری بات سننی ہے یا نہیں سننی - آپ نہیں.....

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - کوئی حق نہیں ہے آپ کو، وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے بس فروخت کیا ہے ہم نے ہنگامہ فروخت کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم اس ملک کو فروخت نہیں کرنے دیں گے۔

سید خورشید احمد شاہ - میں پھر وہی بات کروں گا کہ میں ان کو چیلنج کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - شاہ صاحب آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - آج دادو کو فروخت کر رہے ہیں، کل جام شورو کو فروخت کریں گے، بجلی کو فروخت کریں گے، پھر او جی ڈی سی کو فروخت کریں گے۔ یہ آپ کو کون اجازت دے گا؟ نہیں جناب ہم اجازت نہیں دیں گے۔

Next Question جناب ڈپٹی چیئرمین - مندوخیل صاحب بات کو ختم کریں

Please leave it now. مندوخیل صاحب، کیا ہو گیا ہے، آپ تشریف رکھیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جناب والا ایک کینال زمین کا اگر کوئی مالک ہوتا ہے تو اس کو ملکیت کی وجہ سے سیاست کا اختیار مل جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - مندوخیل صاحب، آپ چیئر کی بات نہیں مان رہے۔ آپ سے میں گزارش کرتا ہوں، آپ چیئر کی بات مانیں اور تشریف رکھیں آپ کو جذبات میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر دنگل کرنا ہے تو بے شک باہر جا کر دنگل کریں یہ ہاؤس ہے، اس

طرح میں کسی کو نہیں مجوز سکتا۔ چلیں۔ Next Question 213 Ch. Shujat Hussain.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا، میرا سوال نمبر ۲۱۳ ہے لیکن بات کا بٹن بنا دیا گیا ہے۔

213. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that the occidental Oil Company is winding up its business in Pakistan; if so, its reasons?

Mr. Anwar Saifullah Khan: No.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ چوہدری شجاعت حسین، ضمنی سوال۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا، میں یہ بتانا چاہوں گا کہ اس کا جواب بھی جو ہے وہ غلط ہے اور اگر وزیر صاحب ہوتے تو پھر میں تفصیل سے بات کرتا۔

سید خورشید احمد شاہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

سید مسعود کوثر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ سب تشریف رکھیں، ان کو بات تو کرنے دیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ بھائی ان کو، ان کو ہو کیا گیا ہے؟ انہیں جناب والا، یہ کمیشن والا معاملہ جو ہے وہ بڑا تنگ کر رہا ہے۔ میریٹ ہوٹل کا جو کمیشن ہے اس کے علاوہ یہ کسی کو مانتے ہی نہیں وہاں پر جو کمیشن ایجنٹوں کا دور لگا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ نہ یہ ہاؤس کو مانتے ہیں نہ کسی اور چیز کو مانتے ہیں۔ یہ او جی ڈی سی کو بھی فروخت کریں گے جس دن کمیشن کا معاملہ حل ہو جائے گا، اس دن یہ اس کو پرائیویٹائز کر دیں گے۔ اتنی لمبی چوڑی بات کرنے کا فائدہ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ کوئی سوال نہیں ہے اور نہ ہی یہ کوئی ضمنی سوال ہے۔

I disallow it. Next Question 214.

214. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Culture, Sports

Tourism be pleased to state:

- (a) the measures the government have taken for the development of tourism in Pakistan, and
- (b) amount allocated for tourism development in the current financial year?

Minister for Culture, Sports and Tourism: (a) The measures adopted by the government for the development of tourism in Pakistan consist of two main categories:-

- (i) Vigorous implementation of National tourism Policy; and
- (ii) Director Public Sector investment. Details are given below:-

National Tourism Policy:

In order to give boost to tourism in the country it was deemed unavoidable to spell out and prescribe an integrated policy frame work that would govern the future promotion and development of tourism in Pakistan. Accordingly, a National Tourism Policy was formulated by this Ministry which was approved by the Federal Cabinet in June, 1990. The following steps have been taken for the development of tourism in the country under this policy:-

- (i) Tourism has been accorded the status of an industry.
- (ii) All tourism facilities are treated as industrial concern and qualify for the same benefits, concessions and treatment as is extended to other recognised industries.
- (iii) Concessionary loan financing as admissible for tourism projects in the Northern Areas is henceforth also available to projects established in Hazara Division, Swat District, Chitral District,

Murree Tehsil and the Coastal areas of the country excluding Karachi.

- (iv) Deemed Export status has been granted to the tourism industry including hotels. Its procedures are under formulation.
- (v) All tourism related projects established between July, 1990 and June, 1995 qualify for an eight year tax holiday, if established in areas where such concession to other industries is allowed.
- (vi) Concession of duty free imports admissible to industrialists in the prescribed areas is also allowed for tourism projects.
- (vii) Accommodation facilities for pilgrims visiting various shrines in Multan and Sehwan Sharif also qualify for loans at concessionary rates.
- (viii) All tourism projects are henceforth eligible under the Non-repatriable investment Scheme.
- (ix) All machinery and equipment for hotel industry, recreation, amusement aviation and transport sector not manufactured in Pakistan is allowed free import under NRI Scheme.
- (x) Income from log cabins, log lodges, campers, cabanas etc. built in Kirthar National Park, Keenjhar and Haliji Lake, Khunjerab Park and the Northern areas is not to be taxed for a period of five years.
- (xi) Youth hostels and camping grounds established by PTDC are being leased out to private sector for operation.
- (xii) Duty concession for BMR propose in respect of hotels and kitchen equipment for restaurants has also been allowed.

- (xiii) Imports of tourist coaches with a seating capacity of 15----20 persons and 4 wheel drives is permitted in built up condition by registered travel agents and tour operators. Custom duty and sales tax on such vehicles will be realised in 5 equal instalments against a bank guarantee.
- (xiv) Special equipment for adventure tourism is allowed to be imported free of custom duty and sales tax.
- (xv) Charter flights are allowed under a regulated programme to operate on point to point (city to city) basis.
- (xvi) Tourist helicopters small planes in the private sector are allowed to operate.
- (xvii) Pakistan Railways is making arrangements to operate steam locomotives and narrow gauge trains under a package programme.
- (xviii) 30 days landing permits transit visas is granted free of cost on arrival to tourists at entry points, subject to overall policy considerations.
- (xix) Double entry visas are granted by Pakistani Missions abroad if such a request is made at the time of visa application.
- (xx) The accredited representatives of recognised travel agencies have been allowed airport entry passes valid upto airlines and immigration counters.

(b) **Direct Public Sector's Investment:**

In the current financial year 1994-95 an amount of Rs. 89.330 million has been allocated for the development of Tourism.

Details are given below:-

- (i) Development Programme-----PTDC has undertaken several schemes for creation of tourist facilities in various areas of the country. These include; establishment of motels, road side facilities, restaurants, camping sites, extension of existing facilities and import of adventure sports, equipments comprising transport, and water sports and trekking equipment. 39 schemes have been initiated so far with the total cost of 355.796 Mn out of which Rs. 161.443 Mn was allocated for 1992-93. With the establishment of above facilities 320 rooms will be added in existing facilities. It would be an increase of 85% over existing facilities.
- (ii) Tourist Information Centres-----PTDC maintains 20 tourist information centres in different areas throughout the country. Model TIC's are being set up at Islamabad and another in Taxila and one more is scheduled for Karachi. Arrangements are in hand to computerize selected Information centres in the four provinces. PTDC intends to operate its TIC abroad also. In this connection arrangements are being made. At present PTDC is operating 20 TIC's in various parts of the country.
- (iii) Motels----- Pakistan Tourism Development Corporation is running 18 motels in important tourist places throughout Pakistan.
- (iv) Hotels . -----Pakistan Tourism Development Corporation is operating four AHP Hotels viz: Faletti's Lahore, Flashman Rawalpindi, Dean's Peshawar and Cecil Murree. As per the

decision to up-grade these hotels to five star standard, the process of leasing these out is underway.

- (v) Pakistan Tours Limited.----- Pakistan Tourism Limited(PTL) a subsidiary of PTDC is working as a tour operator agency and is responsible for organising tours arrangements of transport accommodation in Pakistan.

PTDC is operating regular transport service between Pak-China border on KKH from Sust-Khudabad (Pakistan) to Pir Ali Check post in China for the convenience of local and foreign visitors.

جناب ڈپٹی چیئرمین - سید فضل آغا -

سید محمد فضل آغا - جناب میں یہ بات کرنا چاہتا تھا -

جناب ڈپٹی چیئرمین - اس پر تو کوئی جواب ہی نہیں ہے -

سید محمد فضل آغا - ۲۱۳ کا تو جواب آیا ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین - ۲۱۳ تو ختم ہو چکا اب تو ۲۱۳ زیر غور ہے - چوہدری شجاعت حسین -

جناب ڈپٹی چیئرمین - جی اگلا سوال جی ۲۱۳ چوہدری شجاعت حسین صاحب -

چوہدری شجاعت حسین - ۲۱۳ جی - ۲۱۳ ختم ہو گیا ہے جی -

جناب ڈپٹی چیئرمین - جی جواب پڑھا ہوا تصور ہوا جی اب آپ فرمائیں جی اس

میں کوئی سوال ہو آپ کا؟

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا اس میں یہ کہا گیا ہے کہ ہوٹلنگ اور کچن کا

سامان منگوانے کے لیے بی ایم آر - یا کوئی ایسی چیز جو پاکستان میں نہیں بن رہی وہ ڈیوٹی فری

منگوانے کی اجازت ہوگی - تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کون سی ایسی چیزیں

ہیں جو پاکستان میں نہیں بن رہی ہیں - جن کی ڈیوٹی فری کی اجازت دی گئی ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین - جناب کونسی ایسی چیزیں ہیں جو پاکستان میں نہیں بن رہی

ہیں اور ان کی ذیونی فری کی اجازت دی گئی ہے۔

سید اقبال حیدر - جناب چیئرمین ہومل انڈسٹری کے متعلق تو زیادہ تر جو جدید equipment ہیں وہ تمام پاکستان میں نہیں بن رہے ہیں۔ اس کی اگر پوری فہرست میں دینا شروع کروں تو میرے لیے تو ممکن نہیں ہے وہ اتنی لمبی فہرست ہے۔

چوہدری شجاعت حسین - یہی جناب والا سب سے بڑی لوٹ مار کا ایک ذریعہ بنا رکھا ہے میرا دوسرا سوال یہ تھا جناب والا نمبر (ب) بھی تھا بی ایم آر میں جو اس وقت ہومل کام کر رہے ہیں۔ جو اس وقت چل رہے ہیں ملک کے اندر ساہا سال سے تو پھر یہ سہولت ان کو بھی دی جانے گی یا نہیں دی جائے گی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین - کیا سوال ہے جی کہ کتنے ہومل چل رہے ہیں؟

چوہدری شجاعت حسین - اس وقت جو ہومل ملک کے اندر چل رہے ہیں۔ ان کو بھی لکھا گیا ہے کہ بی ایم آر کے ذریعے اجازت ہو گی ذیونی فری سلمان منگوانے کی اس سلمان کی یہ تعبیر کرائیں کہ سلمان سے ان کی کیا مراد ہے۔ کو الٹنی کے بارے میں یا جو چیز ملک میں نہیں بن رہی؟ یہاں تو شیشے بھی آتے ہیں جو ملک کے اندر بن رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - جی سلمان سے کیا مراد ہے۔ تفصیل سے آگاہ کریں۔

سید اقبال حیدر - میرے محترم دوست کیونکہ اچھی طرح سے واقف ہیں۔ خود بھی بہت سے ہوملوں کے مالک ہیں۔ ملک میں نہ ہوں تو ملک کے باہر سی۔ انہیں اچھی طرح سے تمام چیزیں معلوم ہیں۔ کہ اس میں بی ایم آر کے تحت جو بھی equipment پلانٹ، مشینری پاکستان میں نہیں بن رہی ہیں اس کی امپورٹ کی اجازت ہو گی اور سب کو ہو گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - ٹھیک ہے جی۔

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا کسی ایک کا نام لے لیں۔ میرا سوال جناب والا بڑا اہم ہے یہ سارا گھپلائی اس میں ہے۔ یہ کوائٹی کی بات کرتے ہیں کہتے ہیں جی کہ یہ شیشہ بن رہا ہے ملک کے اندر لیکن اس کوائٹی کا نہیں بن رہا جس میں ان کی شکل نظر نہیں آتی۔ تو یہ تو کوئی بات نہ ہونی جناب والا۔ یہ بتائیں کون سی ایسی چیزیں ہیں جو ملک کے اندر نہیں

بن رہی ہیں۔ اور ان کو باہر سے منگوانے کی ضرورت ہمیش آتی ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین - وہ کون سی احیاء ہیں جو ملک میں نہیں بن رہی ہیں باہر سے درآمد کی جاتی ہیں یہ مطلب ہے آپ کا؟

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا دو پار چیزوں کا نام لے لیں؟

سید اقبال حیدر - گزارش یہ ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ وہی پالیسی ہے جو کہ ماضی سے چلتی آ رہی ہے۔ اگر کوئی لوٹ مار کی واقعیت انہیں ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ ان کا ذاتی تجربہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے جی کہ -----

جناب ڈپٹی چیئرمین - جواب تو دیں ناں جی انہوں نے لوٹ مار کا پوچھا آپ اس کا جواب دیں ناں جی - سوال بالکل simple پوچھا گیا ہے کہ وہ کون کون سی چیزیں ہیں جو؟ آپ سوال میں کیوں بد بو ڈال دیتے ہیں اس کے اندر؟ کیوں؟

سید اقبال حیدر - اس لیے کہ انہوں نے اپنے جواب میں انتہائی گند ڈالنے کی کوشش کی ہے sir انہوں نے نہیں کہا کہ لوٹ مار کا طریقہ ہے۔
(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین - انہوں نے سیدھی طرح آپ سے سوال پوچھا ہے کہ بتائیں کہ وہ کون سی احیاء ہیں جو کہ آپ درآمد کر رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر - ان تمام چیزوں کی لسٹ فراہم کرنا ناممکن ہے میرے لیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - تو بس ٹھیک آپ تشریف رکھیں۔ جی فضل آغا صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا! میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔ میں نے کہا ہے کہ جو چیزیں پاکستان میں ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شیشہ ہے جو پاکستان کے اندر بن رہا ہے۔ شیشے بنانے کی فیکٹریاں موجود ہیں۔ میں مثال دے رہا ہوں۔ اور وہ بی ایم آر اور دوسری جگہ سے وہ بوتلوں سے منگوا رہے ہیں۔ اس کی کیا وجوہات ہیں جناب؟ وہ تو پاکستان کے اندر بن رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ کہتے ہیں جی کہ کوئی کا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - یعنی کون سی ایسی احیاء ہیں جو پاکستان میں بن رہی ہیں

اور وہ باہر سے منگوا رہے ہیں؛ یا آپ بات تو سنیں آپ کو کیا بات ہے، صبر کریں۔

جناب الیاس بلور۔ اس کا مقصد کیا ہے جناب میں واک آؤٹ کرناؤں منظور لگی
صاحب پوائنٹ آف آرڈر کرتے ہیں آپ پندرہ منٹ سنتے ہیں اور میں ایک گزارش کرتا ہوں آپ
میری بات نہیں سنتے میں واک آؤٹ کرتا ہوں پھر؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جب ایک شخص بول رہا ہے اس کے پاس ہے فلور تو پھر
should I shut him out for you to speak? اس کے بعد خاموش کرا کر باہر نکال دوں

No, this is not fair, when the floor has been given to a man, whose question is on
the table, he has got the right to have a supplementary first.

جی ڈاکٹر شیر افغان نیازی صاحب آں پوائنٹ آف آرڈر جی؟

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It seems to be disobedience to the
Chair and it is just contempt

Mr. Deputy Chairman: I don't think it a contempt of any kind.

ہم سب ساتھی ہیں ہم سب ایک ہیں۔ اگلا سوال جی آغا صاحب جی فضل آغا صاحب؟

سید محمد فضل آغا۔ سوال یہ ہے کہ اگر آپ دیکھ لیں تو انہوں نے جن علاقوں میں
سیاحتی منصوبوں میں جو مالی قرضوں کی رعایت دی ہے اس میں بلوچستان کا کوئی علاقہ شامل نہیں
کیا گیا ہے اور جو یوتھ ہوسٹل انہوں نے پورے پاکستان میں consturect کئے ہیں ان میں بلوچستان
کا ایک بھی ہوسٹل نہیں بنا۔ تو کیا یہ بلوچستان اس ملک کے ایک بڑے صوبے کے علاقے میں
جہاں زیارت جیسے علاقے جہاں قائد اعظم کی residency بھی ہے اس مقام کو بھی انہوں نے
neglect کیا ہے، اس پورے پروگرام میں۔ تو کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ ایسا کیوں ہوا ہے
اور آئندہ consider کریں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ سوال اس طرح ہے کہ بلوچستان کے بارے میں آپ کی
کیا پالیسی ہے اور وہاں کے لئے کیا کیا گیا ہے؟ جی وزیر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب معزز رکن کی تشریح صحیح ہے۔ لیکن یہ اتنی حقیقت پر مبنی نہیں

کیونکہ بلوچستان میں بھی ایسے ہوٹل ہیں جن کو یہ سولت اور مراعات دی گئی ہیں۔ یوتھ ہوسٹل کا جہاں تک تعلق ہے، بالکل اس تجویز پر غور کریں گے۔ میں معلوم کر کے بتاؤں گا کہ ہو سکتا ہے کہ اس تجویز پر پہلے ہی عمل درآمد ہو چکا ہو۔ ایسا ممکن ہے۔ یوتھ ہوسٹل کے بارے میں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی ڈاکٹر عبداللہ صاحب۔

ڈاکٹر عبداللہ بلوچ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں پوری اپنی نورزم پالیسی دے دی ہے۔ نیشنل نورزم پالیسی جو ۲۰ نکات پر مبنی ہے۔ سوالات کے وقفے میں ممکن نہیں ہے کہ نیشنل نورزم پالیسی پر یہاں بحث کی جائے۔ یہ میں request کروں گا کہ نیشنل نورزم پالیسی کو discuss کرنے کے لئے کم از کم ایک گھنٹہ دیا جائے۔ یہ بہت اہم پالیسی ہے۔ نیشنل نورزم کیا ہے اس کے مطالعہ کیا ہیں اس سے کیا قباحتیں پیدا ہوتی ہیں اس کے فوائد کیا ہیں۔ اور اس سے کتنی اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور اس کے آڑ میں کیا کیا گھپلے کئے جاتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا موضوع ہے اور جس طریقے سے اس کو پیش کر کے اپنے بڑ کو پاس کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے یہاں سینٹ میں پیش کر دیا ہے۔ یہ کوئی طریقہ نیشنل پالیسی پر بات کرنے کا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی درست ہے۔ اس کے لئے گزارش یہ ہے کہ اگر ہاؤس سمجھتا ہے کہ نورزم پالیسی بہت اہم ہے تو اس پر فریش نوٹس لا کر ہم اس پر بات کر سکتے ہیں۔ جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو پالیسی دی گئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ Tourism has been accorded the status of an industry. سوال یہ ہے کیا Industrial Relations Ordinance 1969 Section 2 آپ نے amend کیا ہے؟ اس کو انڈسٹری میں شامل کیا ہے؟ اس نورزم کو؟

سید اقبال حیدر۔ یہ بہت پرانی باتیں ہیں۔

Hotel has been declared as an industry.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir I am talking about Tourism.

میری بات بڑی واضح ہے ہوٹل بزنس جو ہے وہ انڈسٹری ہے۔ وہ مجھے معلوم ہے۔ یہاں انہوں نے

کہا کہ Tourism has been accorded the status of an industry IRO کو amend کر کے نورزم کو انڈسٹری declare کیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے میں ہوٹل نہیں پوچھ رہا ہوں۔

Syed Iqbal Haider: It has been done Sir.

Mr. Deputy Chairman: It has been done. Dr. Abdul Hayee Sahib.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ بلوچستان میں نورسٹ کے بہت اچھے اچھے پوائنٹس ہیں۔ ساحلی علاقوں میں خاص طور پر گوادر ہے، سومیاں ہے اور زیارت ہماری بہت خوبصورت valley ہے، قلات میں ہرگونی زیارت وہاں بہت خوبصورت valley ہے۔ اس طرح کی بہت سی اپنے ضلع پاغی میں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ ہمیشہ بلوچستان کے بارے میں statement دیتے ہیں۔ آپ تو statement دے رہے ہیں کہ یہ کرو وہ کرو۔ آخر سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ آخر نورسٹ ڈیپارٹمنٹ کا بلوچستان سے بھی تعلق ہے۔ میں جناب سوال یہ کر رہا ہوں کہ نورسٹ انڈسٹری کو وہاں توسیع دینی چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں اور فریش نوٹس لائیں۔ پٹلیں جی مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہ جو بڑا گراف ہے اس میں جواب دیا ہے آخری دو لائنز جو ہیں 39 schemes have been initiated so far with the total cost of 355. 796 Mn out of which Rs. 161.1443Mn was allocated for 1992-93. سوال یہ ہے کہ ان صوبوں میں کوئی سکیم آپ نے ہمارے صوبوں میں دی ہے؟ اگر ہے تو آپ بتائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ان صوبوں کے بارے میں جو انہوں نے پڑھا۔ یہ اس صوبے کو دی ہے یا نہیں دی؟ جی وزیر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ یہ 1992-93 میں واقعی میں بلوچستان کے ساتھ انتہائی ناانصافی ہوئی ہے۔ بدقسمتی سے نہیں دی گئیں 1992-93 میں

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں دی گئی جی۔ تشریف رکھیں جی۔ آپ مجھ سے بات

کر رہے ہیں یا وزیر صاحب سے بات کر رہے ہیں۔ آپ مجھ سے پوچھیں جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو remaining رقم ہے وہ 93-1992 میں انہوں نے ادھر بھینک دی۔ جناب والا باقی جو رقم ہے اس میں ہمارے صوبے کے لئے کیا رقم انہوں نے رکھی ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کتنی رقم مختص کی ہے آپ کے لئے یہی کہہ رہے ہیں ناں آپ۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ میں اپنے معزز رکن کی ہر تجویز کا خیر مقدم کروں گا کہ وہاں پر جیسے ڈاکٹر حنی صاحب نے بھی بجا طور پر توجہ مبذول کرانی تھی کہ مکران کا ساحل ہے اور گوادری ہے۔ یعنی ہے زیارت ہے یہ اہمائی خوبصورت مقامات ہیں جن کو کہ develop کیا جا سکتا ہے۔ اور میں تو یہاں تک کہنے کو تیار ہوں کہ اگر ہمارے بلوچستان کے ڈاکٹر حنی صاحب جے یو آئی کو اور جماعت اسلامی کو اپنا ہمنوا بنالیں تو ہم بلوچستان کو جنت مانی بنا دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ جوابات کو محدود رکھیں۔ جی جناب کانڈر خلیل صاحب۔

جناب خلیل الرحمان۔ یہ جناب under development programme انہوں نے کہا ہے کہ سیاحوں کی سہولت کے لئے مختلف سکیمیں شروع کی گئی ہیں جن میں ہوٹلوں کی تعمیر سڑکوں کی سہولیات ہیں۔ ابھی سہولیات تو ہوں گی مگر سڑکیں ہی نہیں ہیں وہاں پر آپ کے پاس۔ ایک اچھا صحت افزا مقام ہے جس کا نام ہے تھیاکی۔ باڑیاں تک بڑی اچھی سڑک بنی ہوئی ہے لیکن باڑیاں کے بعد جب آپ جائیں تو وہ سڑک جسے پچھلی حکومت کے دوران چھڑا کیا جا رہا تھا۔ وہ پراجیکٹ بالکل بند ہو گیا ہے۔ there is no road at all. Not only no road, it is a dangerous situation تو یہ لکھا تو بہت کچھ ہے لیکن بنیادی ضرورت جو ہے وہ روڈ کی ہے۔ تو یہ کیا کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب کانڈر صاحب کا سوال تو آپ نے سمجھ لیا کیا فرمائیں گے جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ اس روڈ کو چھڑا کرنے کے پروگرام پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ میں

معزز رکن سے گزارش کروں گا کہ میرے ساتھ چلیں میں خود دکھا دوں گا کہ روڈ کو بڑا کرنے کا جو پروجیکٹ ہے اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ صحیح ہے جی۔ میری بات سنیں جی اس پر پندرہ سوال ہو چکے ہیں۔ اچھا فرمائیں۔

جناب الیاس احمد بلور۔ میں اپنے وزیر موصوف کو آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں ہر چیز بن رہی ہے سوائے لفٹ کے یا چیرلٹ کے سیات کے لئے۔ کوئی ایسا item نہیں جو Hotel Industry میں ملتا ہے اور پاکستان میں تیار نہیں ہو رہا ہے میں یہ ہاؤس کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جو چوہدری شجاعت صاحب نے سوال کیا تھا۔ پاکستان میں کوئی ایسا item نہیں ہے جو نہیں بن رہا ہے اور جو یہاں available نہیں ہے۔ یہ بی ایم آر کے تحت باہر سے چیزیں منگوانا ڈیوٹی فری دینے کے لئے یہ تو صرف چوری کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں کچھ item بتا دیں ایک لفٹ ہے جناب جو یہاں نہیں بنتی وہ جو اچھے قسم کی لفٹ ہے مجھے بتائیں یہ کونسی چیز منگوانا پاستے ہیں باہر سے اور کون سا item یہاں پاکستان میں نہیں بن رہا مجھے ایک چیز کا نام بتا دیں میں ان کو بتاؤں گا کہ فلاں جگہ فیکٹری ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ تشریف رکھیں۔ جی ہوتی صاحب۔

جناب محمد اعظم خان۔ جناب والا یہ تھیانگی باڑیاں روڈ کے سلسلے میں وزیر موصوف فرماتے ہیں کہ اس پر کام جاری ہے۔ کیا وہ بتائیں گے کہ اس پر جو contractors ہیں وہ کون ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب ٹھیکیدار کون ہیں جی اس کے۔

سید اقبال حیدر۔ اس کا ٹھیکہ میں نے نہیں لیا جی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ متعلقہ محکمے نے دیا ہو گا۔

جناب محمد اعظم خان۔ جناب میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اس پر جو کام کر

رہے ہیں وہ FWO ہیں جو ذیلی ادارہ ہے فوج کا۔ اور یہ مجھے اب بتائیں گے کہ جو انہوں نے دو

کمپنیز move کی ہیں اس میں سے کتنی تعداد رہتی ہے اور کتنی واپس آگئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب سوال اس طرح کا کریں جس کا کہ بنیادی سوال سے کوئی تعلق ہو۔ پھر وہ بند میں پوچھیں گے کہ اچھا اس کمپنی کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ اس کا ضمنی تو نہیں ہے جی۔

جناب محمد اعظم خان۔ جناب والا! میں ان کی معلومات کو غلط ثابت کر رہا تھا۔ کہ اس پر کام بند ہو چکا ہے۔ اس سے ایک لاکھ کیوبک فٹ تو صرف لکڑی کاٹی گئی ہے اس جنگلات کی اس سڑک کو ہوا کرنے کے لئے FWO کی دو کمپنیز move ہونی تھیں اس پر کام کرنے کے لئے ان کو ابھی تک mobilization فنڈ نہیں ملا تو وہ کام کیا کریں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اگر انہوں نے statement غلط دی ہے تو اس کے لئے آپ move کر دیں اس کو لے آئیں گے۔ جی جناب بام صاحب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بام صاحب

Jam Haji Kararuddin: Will the Honourable Minister please tell us whether there is any plan under the contemplation of government to develop Gorakh hill station at Dadu District.

سید اقبال حیدر۔ جی اس کے اوپر غور ہو رہا ہے۔ اس کا ایک دفعہ سروے بھی ہوا ہے۔ اس پر غور ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اگلا سوال ۲۱۵ جی۔ جواب پڑھا ہوا تصور ہوا۔

سید محمد فضل آغا۔ سلیمنٹری

215. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the province-wise break-up of the 6,000 villages to be electrified by WAPDA as announced by the Prime Minister, indicating also the total amount to be spent for this purpose with province-wise break-up?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Province-wise break-up of 6000

villages is as under:-

Punjab	3303
Sindh	1294
NWFP	1108
Balochistan	295

Tentative total amount to be spent on the electrification of these villages will be Rs. 6000.00 million i.e. at the rate of Rs. 1.00 million per village.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی محمد فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ میں وزیر موصوف صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ چھ ہزار دیہاتوں کا جو محترم وزیر اعظم صاحب نے لازماً میں اعلان کیا تھا کہ پاکستان کے مختلف دیہاتوں کو مزید بجلی فراہم کی جائے گی۔ تو اس سلسلے میں گزارشات یہ ہیں کہ یہ اتنا پاور جنریشن کہاں سے آنے کا موجودہ کمی کو سامنے رکھتے ہوئے اور پھر اس پر کام کب شروع ہوگا اور اس پر تمام جو بجٹ allocation ہے اس کے پیسے donor ایجنسی سے آئیں گے یا پاکستان کے بجٹ سے allocation ہوگی یہ میری گزارشات تھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب ملک مصطفیٰ کھر صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اللہ کی مہربانی ہے اور اس حکومت کی اور پرائیمری منسٹر کی efforts اس کی وجہ سے جس طریقے سے response ہے بجلی کے کارخانے لگانے کے لئے وہ ایسی صورت حال ہے کہ اب ہمیں شاید ان کو انکار کرنا پڑے۔ تو چھ ہزار نہیں اگر بارہ ہزار دیہات بھی electrified کریں تو ان کے لئے بھی تین چار سال کے بعد بجلی ہمارے پاس موجود ہوگی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یعنی بحر ان نہیں ہے اس وقت۔

سید محمد فضل آغا۔ میری گزارش تو سن لیں میں نے یہ گزارش کی کہ ان پر کب

سے کام شروع کریں گے ، فنڈ کہاں سے آنے کا اور جبریت کا تو انہوں نے رکھا ہے کہ تین چار سال کے بعد۔ تو اس پر کام کب شروع ہوگا اور فنڈ کہاں سے آئیں گے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے ورلڈ بینک سے اور دوسرا ایسا ڈوہمنٹ بینک سے فنڈز آتے ہیں وہ اس پر خرچ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ صحیح ہے۔

قاضی حسین احمد۔ جناب والا گزارش یہ ہے کہ یہ ہائیڈل بجلی ہوگی یا تھرمل ہوگی۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ جناب اس وقت تک جو ہم نے اجازت دی ہے کارخانے لگانے کے لئے اور جو پراسس میں ہیں وہ زیادہ تر تھرمل ہیں۔ ایک آدھ کوئی ہائیڈرل ہے لیکن اس کے بعد جو ہم نئی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ اب یہاں تھرمل پر شاید زیادہ کارخانے نہیں لگانا چاہتے لیکن اب ہائیڈل کو ترقی دینا چاہتے ہیں وہاں چھوٹے ہائیڈل اور بڑے ہائیڈل پیش کریں گے۔ اور جو بھی لگانا چاہیں گے اس پر زیادہ ڈوہمنٹ ہوگی۔

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین! یہ سلیمنٹری ہے ابھی میں چترال سے آ رہا ہوں وہاں پر بہت بڑا مسئلہ ہے پاور کا اور وہاں کے لوگ کہتے ہیں ہمارے ہاں torrents ہیں سارے چترال کے اندر torrents ہیں اور ان کا کوئی استعمال نہیں ہو رہا ہے اور یہ انرجی کا ضیاع ہے اور اس کے لئے فوری طور پر اس طرح کی کوئی سکیم بنانی چاہئے تاکہ یہ جو ہمارے پہاڑی علاقے ہیں کم از کم ان کو ہائیڈل پاور جبریت کرنے کی سہولتیں دی جائیں اور وہاں پر چھوٹے چھوٹے انڈسٹریل یونٹ بھی لگا دینے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یعنی وہاں پر چھوٹے انڈسٹریل یونٹ لگا کر اس کو استعمال کیا جائے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں اور ہمارے پاس اس قسم کے حالات ہیں کہ ہم کافی بجلی پیدا کر سکتے ہیں torrents کے ذریعے بھی دریاؤں کے ذریعے سے بھی بلکہ نہروں کے ذریعے سے بھی لیکن ہم زیادہ ٹارنن ایریا میں توجہ دے رہے ہیں اور یہ چیز اس وقت neglect کی گئی ہے اور انشا اللہ آپ دیکھیں گے کہ چند دنوں میں ہم ایک پالیسی کے

ساتھ آئیں گے اور اگر اس میں کوئی رہ جانے تو آپ پوائنٹ کریں ہم وہ کرنے کے لئے تیار ہیں اور انشا اللہ اس قوم اور ملک کے لئے بڑی سستی بجلی مہیا کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر عبدالحی آں سلیمنری۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ جناب چیئرمین شکر یہ میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ بلوچستان میں under ground water resources بہت ہیں زرعی زمین بھی بہت ہے تو وہاں جو rural electrification ہو رہا ہے اس میں یہ پالیسی ہے کہ زراعت کے لئے بجلی مہیا نہیں کرتے ہیں۔ تو زراعت اور انڈسٹری کے لئے بھی rural areas میں بجلی دینے کی کوئی پالیسی ہے حکومت کی میں اس سلسلے میں ان سے عرض کروں گا کہ ہمارے پاس بے روزگاری بہت ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ سوال کریں statement نہ دیں۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ زراعت اور مجموعی انڈسٹری کے لئے بھی رورل ایریا میں بلوچستان میں بجلی مہیا کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ رورل ایریا میں زراعت کے لئے جناب آپ بجلی مہیا فرمائیں گے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ جی بالکل یہ اب ہماری پالیسی کا حصہ ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ نہ صرف بلوچستان میں بلکہ پاکستان بھر میں زرعی اور فیکٹریوں کے لئے ہر جگہ پر بجلی مہیا کریں اور خاص طور پر بارانی علاقوں کے لئے ہم out of the way جا کر بجلی مہیا کریں گے کیونکہ ان کا حق ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی ترقی نہیں ہو سکتی جب تک بجلی نہ ہو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب صوبیدار مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان پہلے ہی لوڈ شیڈنگ کی اتنی زد میں ہے کہ وہاں پر ہمارے قتنے بھی زمیندار اور کاشتکار ہیں ان کی لاکھوں روپے کی موٹریں جل جاتی ہیں۔ اور آٹے دن ----- (مداغلت) ----- میری گزارش سن لیں ناں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ سوال کریں ناں جی۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ سر آپ سن تو لیں۔ آپ ہم سے زیادہ بات کرتے ہیں اور ہماری بات سنتے ہی نہیں ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بلوچستان میں بجلی ایک دم چلی جاتی ہے اور پھر ایک دم آ جاتی ہے۔ وہاں ہمارے غریب اور معمولی لوگ ہوتے ہیں ان کے ریفریجریٹر، فریج، ایئر کنڈیشنر اور بجلی کا دوسرا سامان ہوتا ہے وہ جل جاتا ہے۔ میں وزیر موصوف صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں کی power کے لئے بھی کچھ سوچا ہے یا ایک دم بجلی کا drop ہوتا ایک دم بجلی کی fluctuation پر کچھ غور ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی fluctuation پر کیسے غور کریں گے آپ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ سر میں جانتا ہوں کنٹرول کرنے کا طریقہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب آپ سوال کر رہے ہیں کہ بلوچستان میں fluctuation آپ کیسے روکیں گے؟

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ جناب چیئرمین مجھے آج معزز سینیٹر کی بات سن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آج ایسے لگتا ہے کہ شاید بلوچستان اتنا develop ہو گیا ہے کہ جیسے یورپ اور امریکہ ہیں جی کیونکہ وہاں کے غریب لوگوں کے پاس فریج اور ریفریجریٹر ہیں جو پاکستان کے باقی کسی حصے میں تو موجود نہیں ہیں لیکن میں معزز سینیٹر کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ fluctuation وغیرہ اس لئے ہوتی ہے کہ ہماری بجلی کا نظام کافی ناکارہ تھا اور یہ کسی ایک حکومت کی غلطی نہیں ہے بلکہ پچھلے دس بارہ سال سے یہ ہوا ہے کہ کنکشن تو زیادہ دینے لگے ہیں لیکن کوئی renovation وغیرہ نہیں کی گئی۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ اس حکومت نے نئی بجلی اور renovation دونوں کا کام شروع کیا ہے۔ اور انشاء اللہ ہماری بجلی کی production بھی زیادہ ہو جانے لگی اور یہ فرسودہ تاروں کو ہم replace کر دیں گے اور یہ چیز بالکل ختم ہو جانے لگی۔ لیکن دوسری چیز یہ ہے کہ جہاں وہ بلوچستان کی یہ تکلیف بتا رہے ہیں میں بھی واپڈا کی تکلیف ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے سارے صوبوں میں سے بلوچستان ایک ایسا صوبہ ہے جہاں بل دیتا ہی کوئی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی ابراہیم خان صاحب۔ پوائنٹ آف آرڈر نہیں جناب ضمنی

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب چیئرمین وزیر موصوف صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ذکر کیا کہ ہمارا منصوبہ ہے ہانڈیل پاور جبریش کا ناردن ایریاز میں۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ناردن ایریاز کا تو انہوں نے ذکر کیا لیکن اس میں انہیں صوبہ سرحد کا بھی خیال ہے وہ بھی consideration میں ہے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ جناب چیئرمین! کشمیر میں 'ناردن ایریاز میں' صوبہ سرحد میں بلکہ اگر کہیں پنجاب میں بھی ہے تو اب ہماری full concentration جو ہے وہ ہانڈیل پر ہے۔ کل کابینہ میٹنگ میں بھی یہ فیصلہ ہوا ہے اور میں نے اپنے محکمہ کو یہ ہدایات دے دی ہیں کہ جتنے ہانڈیل پراجیکٹس کی site آپ کو معلوم ہے یا نہیں معلوم، سروے کر کے وہ لے آئیں تاکہ ہم اس کی publicity کریں اور ہم ہانڈیل جبریش جو ہے اس کو زیادہ کر سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا! بڑی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ آپ نے ضمنی سوالات کی اجازت دینے میں حاتم طانی کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ معافی چاہتا ہوں۔ لیکن یہ ہے کہ ہمارے بہت اہم سوال ہوتے ہیں، آپ نے خود فیصلہ دیا تھا کہ میں ۴ ضمنی سوالات سے زیادہ اجازت نہیں دوں گا اور ممبر ایک ایک سوال پر تقریریں کر رہے ہیں اور جو ہمارے اہم سوالات ہیں وہ بعد میں رہ جاتے ہیں۔ میری ایک تجویز ہے اور آپ سے میں اس پر رولنگ چاہوں گا کہ ایک سوال پر تین چار منٹ سے زیادہ وقت کی اجازت نہ دیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس کا سوال ہو تو اس نے سوال کسی مقصد کے تحت دیا ہو گا اس کو اجازت دیں کہ وہ ضمنی سوال کرے۔ سوال اس کا ہے اور ضمنی سوالات ادھر ادھر سے اوروں کے آجاتے ہیں اور پھر کوئی بلوچستان کا مسئلہ لے آتا ہے کوئی سندھ کا مسئلہ اٹھاتا ہے۔ ہم لوگ کیا کریں گے، ہمارے سوالات آج ہیں، ابھی وقت ختم ہو جانے گا اور یہ سوالات رہ جائیں گے۔ آپ سے میں اس پر رولنگ چاہوں گا

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ رولنگ یہی ہے اور قواعد بھی یہی ہیں کہ تین سوال دینے جاتے ہیں۔ اور کہیں کبھی اگر کوئی important مسئلہ ہے تو چار سوال ہو جاتے ہیں، ایسی بات نہیں۔ سوال کوئی باہر سے آئے نہیں کر رہے، سوال بھی یہاں آپ کے ساتھی کر رہے ہیں۔

جناب شہزاد گل۔ --- بات یہ ہے کہ یہ سوال خود دے دیں ناں۔ original سوال

دے دیں اور پھر۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - right جی next جی سید فضل آغا صاحب - بلیز آپ تشریف رکھیں، مجھے پتہ ہونا چاہیے اپنے کام کا آپ مجھے کیسے بتاتے ہیں۔

سید محمد فضل آغا - ان کا جواب specific ہی ہوتا ہے - دراصل میں نے گزارش یہ کی تھی کہ جن پر ۲۵ فیصد یا اس سے کم کام شروع ہوا ہے تو کیا حکومت نے کوئی ایسا آرڈر دیا ہے کہ ان کو بند کیا جائے۔ تو کھر صاحب نے فرمایا کہ ہاں جن منصوبوں پر ۲۵ فیصد سے کم کام ہوا ہے ہم نے ان کو بند کرنے کے لیے کہا ہے۔ احکامات دیئے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ منصوبے چونکہ ممبر صاحبان یا ایم این اے، سینیٹر صاحبان نے تو identify کئے ہیں اگر اس پر لین کام شروع ہوا ہے تو وہ واڈا کی ذمہ داری ہے۔ کہیں پر سٹوریج نہیں ہے کہیں پر کھجے نہیں ہیں، کہیں پر کیبل نہیں، کہیں پر ٹرانسمارر نہیں ہے تو اس میں ان villages کا یا معزز اراکین کا کیا قصور ہے اور ایک طرف سے یہ ان پچیس فیصد والے منصوبے پر کام بند کر رہے ہیں دوسری طرف چھ ہزار نئے منصوبے شروع کر رہے ہیں تو یہ ذرا بیان فرمائیں کہ آیا یہ پالیسی مناسب نہیں ہے وہ جو کام شروع ہوا ہے نوٹیفکیشن ہوا ہے ان پر یہ دوبارہ حکم جاری فرمائیں گے کہ وہ سارے کام جو ہیں take up کئے جائیں گے یا نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - یعنی ۲۵ فیصد جن پر کام ہوا ہے وہ بند ہو چکے ہیں کیا وہ دوبارہ ان پر کام کرائیں گے یا۔۔۔

سید محمد فضل آغا - یہ سمجھتے ہیں۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - نہیں جناب یہ نہیں ہے۔ میں ہاؤس کو اس بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں ۲۵ فیصد کام ہوا ہے وہ تو کام ہو رہا ہے۔ یہ سینیٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ جن کا ۲۵ فیصد سے کم کام ہوا۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - کم ہوا، وی تو۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - جی، اس پر یہ cabinet کا فیصلہ تھا کہ پچیس فیصد جہاں ہوا اس کو تو کریں گے باقی نہیں کریں گے۔ لیکن اگر اس پر کام کرانا چاہتے ہیں تو سینیٹر

صاحب کو جو کوڑ ملتا ہے اس میں سے اگر وہ پیسے دیں تو ہم کام کرانا شروع کر دیں گے۔ یہ cabinet کا فیصلہ ہے کسی ذات کا فیصلہ نہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ کون سے پیسے جن۔ کس کوڑ میں سے پیسے۔ سر ایک تو واپڈا کا allocation ہے اور ایک یہ جو ابھی تک ----

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کے پروگرام کے جو ہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ کون سے پروگرام کے؟ میں وہی عرض کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ترقیاتی پروگرام کے۔

سید محمد فضل آغا۔ آپ مجھے تو سن لینے دیں ان کی جگہ آپ مجھے جواب دے رہے ہیں۔ پروگرام تو پیپلز ورکس کے تحت یہ پیسے دینے کا وعدہ کیا جو دینے نہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ واپڈ کے through یہاں ہمیں allocation تین تین ملین کے کرتے ہیں۔ دونوں میں specify کریں کہ وہ کس میں سے؟ پیپلز ورکس ڈویژنٹ پروگرام سے تو ہو ہی نہیں سکتے۔ واپڈ کے جو allocation ہیں اسی میں سے ہم nomination کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ اس میں سے ہمارے یا تو Prime Minister کا کوڑ ہو سکتا ہے وہ اگر اجازت دیں باقی ہمارے پاس کوئی علیحدہ پیسہ نہیں ہے جس کو ہم قتل کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ صحیح ہے۔ جی جناب

سید محمد فضل آغا۔ میری گزارش یہ ہے کہ تین تین ملین جو ممبر صاحبان کو allocation ہوتی تھی میں اس کی بات کر رہا ہوں۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ ایم این اے یا ایم پی اے کا جو کوڑ ہے اس میں سے لگ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی فنڈز نہیں ہیں لیکن سینیٹر صاحب کی بات جائز ہے کہ جہاں پانچ دس یا پندرہ فیصد ہی کام ہوا ہے تو وہ ضائع نہیں جانا چاہیے۔ تو میں اس کو cabinet میں لے آؤں گا۔ اگر یہ فیصلہ ہوا تو کوشش کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ صبح ہے۔ جی جناب حافظ صاحب

حافظ حسین احمد۔ شکریہ جناب، کیا وزیر بجلی و پانی بیان فرمائیں گے کہ پنجاب کے ۲۲۰۲ دیہات ہیں اور بلوچستان کے ۲۹۵۔ کیا دیہاتوں کی تقسیم آبادی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ تو بڑا سوال ہے اب آگے چلے گئے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ کہاں جا رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ہمیں آگے چلیں۔ تشریف رکھیں جی۔ جی جناب اعظم ہوتی

صاحب its last question now

جناب محمد اعظم خان۔ وزیر موصوف نے فرمایا کہ ان کے پاس واپڈا کے

resources نہیں ہیں electrification کے لئے ، (rural electrification یا villages

electrification) تو یہ جو Japanese Funded Rural Electrification اس کے تحت سال میں

کتنے villages کو بجلی ملتی ہے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ یہ کوئی ان کی طرف سے نہ ہدایت ہے اور نہ وہ کہا جاسکتا

ہے کہ کتنے villages کو ، وہ کہتے ہیں کہ Japanese کا ایک criterion ہے تو اس

criterion میں جو گاؤں آتے ہیں وہ کرتے ہیں لیکن ان کا criterion ذرا زیادہ سخت ہے۔

World Bank کا کم۔ اس لیے اس سے بہت کم ہوتے ہیں، ورلڈ بینک سے زیادہ ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ thank you جی۔ جی جناب مندوخیل صاحب last

question now۔ اور question hour ختم ہے جی اس وقت۔ آپ کا آخری سوال ہے۔

216. *Syed Muhammad Faza Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that all the Area Chief of WAPDA have been directed to stop the work on all projects of village electrification on which the progress of the work is less than 25%, if so, its reasons?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Yes. Government of Pakistan has

provided budget for those villages which are in progress and on which 2 has been completed. The electrification of villages in which progress is less 25% have not been included in the budget and these are not being electrified according to the Government policy.

سید محمد فضل آغا۔ ۵۵۔۵۵ پی میں نے کھا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اب آپ ایسے نہ کہیں آپ مجھے۔ its now my decision۔ پلیس جی۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔۔۔۔۔ ۲۵ فیصد سے کام کم ہو تو اس کو بند کیا جاتا ہے۔ میں جناب وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچیس فیصد میں تو ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ فرض کریں دس کلومیٹر لائن لگتا ہے اس میں کھجے سارے آ جاتے ہیں۔ اس میں فاؤنڈیشن سب ڈل جاتے ہیں۔ اب سوال ہے کہ جو کھجے وہاں سائڈ پر پڑے ہوئے ہیں اور فاؤنڈیشن ڈالے گئے وہ بھی بند ہو گئے۔ اگر فرض کرو کسی نے رپورٹ کیا کہ پچیس فیصد سے کم کام ہوا ہے۔ حالانکہ actual site پر کام زیادہ ہوتا ہے۔ تو اس کا موازنہ کیسے کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کوئی اگر مثال آپ کے پاس ہے تو وہ بتا دیں ناں ان کو۔ جی تشریف رکھیں۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ جناب بہتر طریقہ تو یہی ہے کہ اگر کہیں ایسی جگہ ہے تو ممبر صاحب خود بتا دیں۔ میں کل آرڈر بھیج دوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تشریف رکھیں جی۔ سوالوں کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ سوالوں کا وقت ختم ہونے میں پانچ منٹ باقی ہیں۔ آدھا وقت تو بحث میں گزر جاتا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جناب کھر صاحب نے فرمایا ہے کہ بلوچستان میں کوئی بل نہیں دیتا ہے۔ یہ statement کچھ غیر ذمہ دارانہ ہے۔ بلوچستان میں بہت سے ایسے شریف لوگ بھی ہیں جو بل دیتے ہیں خواہ وہ سال انڈسٹریز کے ہوں یا ٹیوب ویل کے ہوں۔ ایسے لوگ ضرور ہیں جو نہیں دیتے ہیں لیکن ایسے لوگ بھی ہیں۔

جو ہر ماہ بل دیتے ہیں - میرے اپنے 'یوب ویل ہیں' میرا اپنا فلور مل ہے' میں ہر ماہ بل دیتا ہوں - میرا یہ سب کچھ ریکارڈ پر ہے اور سب لوگوں کو ایک ہی لکڑی سے نہیں ہانکنا پائے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - میرا مقصد یہ نہیں تھا کہ ہر شخص نہیں دیتا لیکن سارے پاکستان میں ہمارے سب سے زیادہ outstanding بل وہیں کے ہیں۔ اور زیادہ تر لوگ نہیں دیتے اور جو واپڈا کی حالت ہے ۱۰ اگر یہی صورت حال رہی تو پھر ہم یہ چاہیں گے کہ ہم سارے کا سارا سسٹم آپ کے حوالے کردیں - آپ بل بھی وصول کریں اور بجلی بھی چلائیں - ہمارے چلانے کی ضرورت نہیں ہے - بالکل ایسی صورت حال ہے کہ اب ہمارے پاس کوئی وسائل نہیں ہیں کہ ہم وہاں چل سکیں۔ کئی کوششیں کی ہیں ہم آپ کے تعاون سے کوشش کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ کوئی ایسا کارآمد تلاش کرلیں گے کہ ہمیں کچھ نہ کچھ تو بل ملیں۔ ورنہ واپڈا چل نہیں سکتا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - اس کے ساتھ آپ نے ایسے ہی فرمایا کہ وہاں فریج مل جاتے ہیں - فریج نہیں 'یوب ویل کی مشینری مل جاتی ہے fluctuation سے - ہمارے ہاں جیسے آغا صاحب نے فرمایا کہ یوب ویل بہت زیادہ ہیں اور یوب ویل کو نقصان پہنچتا ہے - زراعت کو نقصان ہوتا ہے -

ملک غلام مصطفیٰ کھر - بجلی کی کمی اور ناقص انتظام کی وجہ سے یہ fluctuation سارے ملک میں ہوتی رہی ہے اور نقصان ہوتا رہا ہے - یہ درست ہے کہ بلوچستان میں fluctuation زیادہ ہوگی - اسی لئے ہم کوشش کر رہے ہیں - آپ بھی اہمی طرح جانتے ہیں کہ بجلی کے نظام کو تبدیل کرنا یا بجلی کے نظام کو سدھارنا چند دنوں یا چند مہینوں کی بات نہیں ہے - یہ long time پالیسی ہے - کاش کہ ہمیں حکومتیں جو تھیں ۱۰ میں کسی ایک شخص کے متعلق یا ایک حکومت کی بات نہیں کر رہا - اگر آج سے ۱۰ سال یا ۱۲ سال پہلے یہ چیز سوچی جاتی تو آج ہم اس بحران میں نہ ہوتے - پھر بھی خدا کا شکر ہے کہ ہم اس بحران سے نکلنے والے ہیں -

Power be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that WAPDA has constructed residential colony at Khuzdar for Dadu-Khuzdar 220 K.B. line project and Bay for the said project has already been provided ; and
- (b) whether it is also a fact that the said project has been dropped , if so, its reasons and the total amount spent on construction of the residential colony and the Bay for the said transmission line?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) A residential colony has partially been constructed at Khuzdar for 220 KV grid station. 220 KV Bay has not been constructed at Khuzdar grid.

(b) The 220 KV Dadu-Khuzdar transmission line and Khuzdar substation project was deferred due to financial constraints as well as technical reasons. A second 220 KV Guddu-Sibbi-Quetta transmission line was considered both technically and economically more feasible for meeting the emergent load requirements of Baluchistan Province.

The construction of 220 KV Dadu-Khuzdar line will be taken in hand after completion of 220 KV Guddu-Sibbi-Quetta transmission line keeping in view the revised demand projections for Balochistan. So far only 56 million have been spent on Partial construction of Residential colony.

218. ***Syed Ehsan Shah:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) the names of the persons/companies who applied for permission to generate electricity in private sector;
- (b) the particulars of such companies whom permission has been

granted indicating also whether they have started work; and

- (c) the details of incentives provided by the Government to such companies?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Till to-date 72 pplications have submitted their applications with the Private Power Cell, the names of which are at Annex-I

(b) Till to-date 12 companies have been issued Letters of Support. They have not yet started work but are expected to commission by the year 1997. A list of such companies is at Annex-II. The 1292 MW Hab Power Project is not included in this list, which has started work and is expected to commission in the beginning of year 1997.

(c) The details of the incentives provided under the new energy policy to the Private Power Sector Projects is at Annex-III

Annexure-I

PROJECTS WHO HAVE SUBMITTED APPLICATIONS

1. UCH-I
2. Power Generation Systems Ltd.
3. Afridi Angell & Khan (Rousch)
4. Golden Energy Ltd.
5. Koninoor Electirc Co.
6. Security Electric Power Co. Ltd.
7. Sapphire Power Generation Ltd.
8. Intrag Inc (Kabirwala).
9. FEPCO Power Project.
10. Saba Energy Ltd.

11. AES Pakistan (Pvt.) Ltd.
12. Habibullah Energy Ltd.
13. Northern Electric Co. Ltd.
14. Energy Resources International Inc.
15. Gull Ahmed Energy Ltd.
16. Albario Trading Corporation.
17. ENRON Development Corporation.
18. MK Power Consortium.
19. General Power Co. (Nishat Group).
20. Chakwal Power Co. Ltd.
21. Advanced Power Generation.
22. Electro Energy Ltd.
23. Southern Electric (Prop.) Ltd.
24. Cosmopolitan power Generation Ltd.
25. Hisar Corporation (Pvt.) Ltd.
26. Star Cotton Corporation (Pvt.) Ltd.
27. Asia Power Ltd. (Proposed).
28. Associated Constructors Ltd.
29. Cogen Technologies.
30. Coscop Powergen Ltd.
31. Ibrahim Energy Ltd.
32. Rupali Power Limited.
33. GM Power.
34. AES Pakistan(Pvt.) Ltd.
35. Taj Textile Mills Ltd.

36. Power Generation & Services Pvt. Ltd.
37. Jinnah Barage Hydro Proj (M.K.)
38. Unicap Modaraba.
39. Davis Energen (Pvt.) Ltd. (Fim Kasser).
40. Energy and Resources Services (Pvt.)
41. International Power Ltd.
42. Sheikhupura Bhiki Power Project.
43. Ismail Power Ltd.
44. Multan Power Generation Ltd.
45. Tri-Star Power Ltd.
46. Ameeji Valleejee & Sons
47. Wakgas (Pvt.) Ltd.
48. Kaleej Power Limited.
49. Japan Power Generation (Pvt.) Ltd.
50. energen Pakistan (Pvt) Ltd.
51. Solelec Barge Mounted.
52. Hydra-co & Enterprised Inc.
53. Indus Power (Pvt.) Ltd.
54. MPS Environmental Services Inc.
55. Al-Berk Power Ltd.
56. Clip Management Power Ltd.
57. Cogen Technologies.
58. Pak-ABB Energy Ltd.
59. Zaver Petroleum Corporation Ltd.
60. Consolidated Electric Power Asia Ltd.

61. Sabah Shipyard SDN. BHD.

Annexure-II

PROJECTS TO WHOM LOSs HAVE BEEN ISSUED

1. UCH-I
(Tenaska Hawkins. U.S.A).
Dera Murad Jamali.
2. Power Generation Systems Ltd.
(Pakistan)
Patoki.
3. Kohinoor Electric Co.
(Siagols-Tomen Corp. Japan)
Raiwind-Manga Road.
4. Security Eleectric Power Co. Ltd.
(Saif Group of Companies)
Jamshoro.
5. Intrag Inc. (Kabirwala)
(Intrag, Sceptre-----USA)
Kabirwala, Distt, Kanewal.
6. FEPCO Power Project
(Fauji Foundatuion-----Can American Holdings)
Lasbela.
7. AES Pakistan (Ptv.) Ltd.
(AES Corporation U.S.A).
Muzatfargarh.

8. Habibullah Energy Ltd.
(Pakistan)
Quetta.
9. Northern Electric Co. Ltd.
(Pakistan)
Choa Saidan Shah, Chakwal.
10. Davis Energen (Pvt.) Ltd. (Fim Kasser).
(Pakistan-----USA)
Chakwal.
11. Wakgas (Pvt.) Ltd.
(Wak Pakistan-----Orient Point USA)
Port Qasim, West Wharf.
12. Japan Power Generation (Pvt.) Ltd.
(Pakistan)
Raiwind, Lahore.

Annexure-III

PACKAGE OF INCENTIVES

The package of incentives that have been devised to accelerate the development of generation capacity through private sector resource mobilization are presented below:

Bulk Power Tariff

----- The power shall be purchased by WAPDA/ KESC under a long term contract covering the concession period.

----- The Government of Pakistan has offered a Bulk Power Tariff of

US Cents 6.5 kWh (to be paid in Pak Rupees) as an average for first ten years for sale of electricity to WAPDA/KESC.

----- A levelized tariff of USD Cents 5.9 kWh (Rs. 1.776 kWh) over life of the projects has also been calculated as a final parameter for acceptance of the tariff. It will provide flexibility to the Sponsors to propose a tariff profile which matches their annual debt service requirements.

----- A premium of US Cents 0.25/kWh based on the energy sold to WAPDA/KESC during the first 10 years of project operation, will also be allowed to the projects above 100 MW which are commissioned under this scheme by end 1997.

----- The tariff of US Cents 6.5/kWh is an indicative tariff which has been calculated on an annual plant factor of 65%. The actual payment of the tariff will comprise two components, i.e. Capacity Price and Energy Price.

----- Capacity price will be paid on monthly basis and covers all debt servicing, fixed operation and maintenance cost, insurance expenses and return on equity. The payment of Capacity Price on monthly basis will keep the investors profit insulated against variations in the quantum of energy purchased by the WAPDA/KESC.

----- The Energy Price will be paid as Rupees per kWh based on actual energy sold to WAPDA/KESC. This includes an element of fuel price as a "pass-through" item. As the capacity payments assured as per terms of the Concession Agreements,

there will be no guarantee for purchase of any specified amount of power. Energy sold in excess of 60% plant factor will be entitled to certain bounses .

----- An in-built mechanism has been provided for indexation adjustments of the certain tariff components based on Rupee Dollar exchange rate, fuel price variations and inflation.

Financing

----- BOO projects will involve limited recourse financing.

----- The minimum requirment for enquity investment is 20%.

----- The Government has established a Private Sector Energy Development Fund (PSEDF) with the assistance of the World Bank, and other multilateral lending agencies, including J-Exim, USAID, ODA, KFW and others, which may provide upto 40% of the Capital Costs of the project as subordinated debt, currently at a fixed interest rate of 14% per annum with a maturity period of upto 23 years including a grace period fo upto 8 years.

Domestice Capital Mobilization

To facilitate the creation and encouragement of a corporate debt securities maker essential to raise local financing for power development projects, the following provisions have been made:

----- Permission to power generation companies to issue Corporate Bonds, both bearer and registered.

----- Permission to issue shares at discounted prices to enable venture capitalists to be provided higher rates of return

proportionate to the risk.

- Permission to foreign banks to underwrite the issue of shares and bonds by the private power companies.
- Removal reform of Section 13 of 1947 Foreign Exchange Regulation Act to enable non-residents to purchase securities issued by Pakistanis without State Bank permissions.
- An independent rating agency is being allowed to commence operations, so that individual investors can make informed decisions about the risk and profitability of the Bonds TFCs.

Fiscal Incentives

Major fiscal incentives have been provided to investors under the new policy, including the following:

- The private power companies are exempt from corporate income tax.
- The companies are allowed to import plant and equipment without payment of custom duties, sales tax, Iqra, Flood relief and other Surcharges as well as Import License Fee.
- The Companies have been allowed to register anywhere in Pakistan to avail reduction in stamp tax and registration fee for registration of loan documents by Federal Government.
- Repatriation of equity alongwith dividends is allowed freely.
- Exemption from income tax in Pakistan for foreign lenders to such companies.
- Although the GOP encourages participation of local investors in the power sector, it is not mandatory, and foreign companies

investors are free to set-up projects without local partners.

----- Companies have been exempted from the requirements of obtaining insurance only from the National Insurance Corporation (NIC) under NIC Act of 1976 if they are funded by multi-lateral lending agencies like World Bank, ADB etc. Now private power companies can get insurance as per requirements of tenders and utilities.

----- Power generation has been declared as an industry and the companies are eligible for all other concessions which are available to industrial projects.

----- The private parties may raise local and foreign finance in accordance with regulations applicable to industry in general.

----- For local engineering and manufacturing companies, exemptions & incentives under the present SRO 555(1)90 has been made applicable to private power plants.

----- Orders received by local engineering and manufacturing companies from private power companies will be treated as an export for refinance under the State Bank Finance Scheme for Exports.

219. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

- (a) The details of projects started to protect the environment of the country indicating also the break-up of funds allocated for the purpose during the last five years; and

- (b) whether any foreign country or agency is helping or providing aid funds for the betterment of Pakistan Environment; if so, their names and amount provided by them separately during the said period?

Minister for Environment and Urban Affairs: (a) Details annexed.

(b) No foreign financial assistance was received directly by the Environment and Urban Affairs Division between 1989 to 1993. During 1993-94, an amount of USS 0.25 million was received in April, 1994, from the World Bank and is being utilized for the following three projects :

- (i) Institutional Strengthening of the Environment and Urban Affairs Division;
- (ii) Institutional Strengthening of the Pakistan Environmental Protection Agency, Islamabad; and
- (iii) Institutional Strengthening of the Department of Environmental Planning and Management, Peshawar University, Peshawar.

Annexure

DETAILS OF PROJECTS

STARTED BY THE ENVIRONMENT AND URBAN AFFAIRS DIVISION TO PROTECT THE ENVIRONMENT OF THE COUNTRY ALONGWITH BREAK UP OF FUNDS ALLOCATED FOR THE PURPOSE DURING THE LAST FIVE YEARS (1989-90 TO 1993-94)

(Rupees in million)

Sl. No.	Name of Project	1989-90	1990-91	1991-92	1992-93	1993-94
1	2	3	4	5	6	7
1	Preparation of National Conservation Strategy	0.200	0.249			
2	Coordinated Environmental Education Programme	0.531				
3	Promotion of Environmental Education M.Sc. degree-Establishment of Department of Environmental Planning and Management at Peshawar University.	1.00	1.00			

4	Environmental Awareness through the use of Mass Media.	2.00	2.00	4.00	1.466
5	Environmental Impact Assessment Study of Water Related Sports at Rawal Lake, Simly Dam and Khan Pur Dam.			0.175	
6	Karachi Clean Air Programme.			20.00	7.330
7	Kasur Clean Water Programme.			15.00	3.480
8	Strengthening of National Conservation Strategy Unit.				3.665
9	Institutional Strengthening of Environment and Urban Affairs Division.			9.647	10.744
10	Institutional Strengthening of Pakistan Environmental Protection Agency.			6.347	2.534
11	Institutional Strengthening of Department of Environmental Planning and Management at Peshawar University, Peshawar.				1.443

220. Transferred to the Communications Division.

221. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state the details of officers and officials working in the Ministry and its attached departments with their grade-wise and province-wise break-up?

Makhdoom M. Amin Fahim: The requisite information is given in the enclosed statements at Annexure-I to IV

Annexure-I

STATEMENT INDICATING DETAILS OF OFFICERS AND OFFICIALS WORKING IN THE WORKS DIVISION (MAIN) WITH THEIR GRADE-WISE AND PROVINCE-WISE BREAK-UP

S No	BPS	Total Posts	Punjab	Sindh (Rural)	Sindh (Urban)	N.W.F.P.	Baluchistan	N.A. FATA	Azad Kashmir
1.	22	1	1						
2.	20	2		1		1			
3.	19	3		2	1				
4.	17-18	20	14	3	1	2			
5.	16	4	3		1				
6.	15	16	11	1	2	1			1
7.	12	18	10	1	3	2		1	1
8.	11	27	17	1	3	3		1	2
9.	7	10	7		1	2			
10.	5	26	16	2	2	3	1	1	1
11.	4	9	3		1	3			2
12.	2	8	4		1	2			1
13.	1	43	30		2	7		1	3

Annexure-II

STATEMENT INDICATING DETAILS OF OFFICERS AND OFFICIALS WORKING IN THE PAKISTAN PWD WITH THEIR GRADE WISE AND PROVINCE WISE BREAK-UP

S No	BPS	Total Posts	Merit	Punjab	Sindh (Rural)	Sindh (Urban)	NWFP	Baluchistan	NA FATA	AK
1	20	5		2	1	1	1			
2	19	23		5	5	2	8		3	
3	18	30		19	6	3	14	2	6	
4	17	280		165	31	37	29	8	7	3
5	16	33		16	1	9	6	1		
6	15	24		17		4	2	1		
7	13	42		31		1	7	3		
8	12	46	1	28	2	6	9			
9	11	598	2	334+1 (I Area)	29	93	99	28	9	3
10	8	26		10		5	3	8		
11	7	186	1	98	3 Sindh	53	21	10		
12	5	1036	3	486	25	18	278	171	53	2
13	4	2	Local basis	25						
14	3	15	do							
15	2	58	do							
16	1	556	do							

Annexure-III

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF STAFF WORKING IN DIRECTORATE OF BUDGET AND ACCOUNTS PAK PWD, ISLAMABAD

S No	Name of Posts	Working Strength	Province quota	Remarks
1	Director (B-19)	1	}	These posts are manned by the Auditor General of Pakistan
2	Deputy Director (B-18)	1		
3	Accounts Officer (B-17)	2		
4	Accountant (B-16)	4		
			1 Punjab	3 Accountants are on deputation from various Pakistan Audit Departments 1 Accountant is working of Pak PWD against Punjab Quota.
5	Senior Auditor (B-11)	50	Punjab 31 NWFP 07 Sindh(R) 05 Sindh(U) 05 Baloch 01 FATA 01 Total: 50	One post of Auditor (B-7) against Punjab quota will be abolished after promotion to Sr. Auditor (B-11)
6	Junior Auditor (B-5)	6	Punjab 05 NWFP 01 Total: 06	
7	Nash Qasid (B-1)	10	On local basis	
8	Daftry (B-2)	1	On local basis	

222. *Mr. Shahzad Gul: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that the Government has imposed ban on the sale/purchase or transaction of land within 2 kilometer radius of Malam Jabba;
- (b) whether it is also a fact that the concerned department has not yet demarcated the boundry line of Malam Jabba tourist area and the owners of surrounding areas are facing difficulties; and
- (c) the time by which this ban will be lifted?

Minister for Culture, Sports and Tourism: (a) It is correct that under a Notification issued by the Government of NWFP on 7-6-1993 a ban was imposed on the sale/purchase or transaction of the land within the two miles of the Malam Jabba Project area in order to conserve and utilise to the best advantage the aesthetic beauty of the area for the purpose of attracting tourists, picnickers and the lovers of the game of skiing

(b) It is not correct. The project area measuring 100 acres, 6 kannals and 15 marlas situated in Malam Annai and Bishbanr was demarcated in March, 1988. The land for hotel measuring 6 acres, 7 kanals and 18 marlas has been transferred to Malam Jabba Resort Ltd. in the revenue record of the NWFP Government vide Mutation Deed dated 24-10-1989. Sanction for lease of the land measuring 93 acres, 6 kanals and 17 marlas for ski slopes is yet to be accorded by the NWFP Government.

(c) The ban was imposed for a period of 15 years which may be extended.

223. *Mr. Shahzad Gul: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

- (a) the amount spent on the purchase of land, development work in the area, construction of hotel, rest house, chair lifts and providing facilities of skating and skiing in the Malam Jabba, Swat District;
- (b) whether it is a fact that some local and foreign companies are interested in getting it on lease, if so, the reasons for not leasing it out so far; and
- (c) the number of employees working in this place and the amount spent on their salaries etc. with year-wise break-up; and
- (d) whether it is also a fact that the buildings are only used by the officials of tourism department or persons recommended by them and is not open to general tourists?

Minister for Culture, Sports and Tourism: (a) A total amount of Rs. 90.086 million has been spent on the purchase of land, construction of hotel and rest house development of the area and providing chair lifts and skiing facilities etc. in the project.

(b) Some local and one foreign company were interested in obtaining the project on lease for operation. In fact the foreign company, M/s. Pharaon Group of Saudi Arabia offered to invest Rs. 145.00 million in addition to lease money of Rs. 109.110 million for a 50 years lease period in the project. Their offer alongwith other offers was under consideration when a request was received from the NWFP Government that the project be leased out to them on the same terms and conditions as had been offered by M/s. Pharaon Group. The offers for lease of the project were scrutinised by the Board of Directors of Malam Jabba Resort Ltd.; and it was decided to award lease of the project to the NWFP Government. The

summary for approval to the above decision was submitted to the then Prime Minister on 7-4-1993. The Prime Minister however, directed to constitute a committee under the Chairmanship of the Deputy Chairman Planning Commission to evaluate various bids and to submit its recommendation for his consideration, orders.

The committee decided in its meeting held on 1-9-1993 that the project be put to outright sale/privatisation as per prescribed procedure instead of leasing it out on long term basis. It also recommended that the NWFP Government be requested to lease out the land for ski slopes to the MJRL as per decision taken in the meeting held under the Chairmanship of the Chief Secretary, NWFP Government on 30-3-1993 in Peshawar. These recommendations were approved by the Federal Cabinet in its meeting held on 21-2-1994. The Privatisation Commission has since been requested to initiate necessary action for privatisation of the project. The NWFP Government were also requested to issue sanction for lease of the land for ski slopes to MJRL. The Privatisation Commission have not been able to take necessary action in the matter as NWFP Government have not as yet sanctioned lease of the land in question for the project, and unless the project owns the land for ski slopes, the Privatisation Commission cannot call for tenders for its privatisation. The NWFP Government are being approached at the highest level to expedite the matter.

(c) A total of 17 employees are working at the site of project and the average yearly expenditure on their salaries etc. is Rs. 360,000.

(d) Yes, only two small rest houses are operational which are meant only for project officials. Accommodation for general public is not yet ready for letting out.

224. *Mr. Shahzad Gul: Will the Minister for Water and Power be

pleased to state:

- (a) whether it is a fact that work order for renovation/augmentation of supply of electricity was issued for village Mian Khan, Tehsil and District Mardan;
- (b) whether it is also a fact that the work was started on the spot with the erection of only 36 poles without wires etc. and the remaining work has not yet been completed; and
- (c) the reasons for the delay/non-execution of the remaining work and the time by which work will be started again and completed?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Yes.

(b) Yes.

(c) The work was stopped due to the change in policy that renovation works will be carried out under ADB(ELR) Programme. The case is under process under the revised policy. The work will be completed on priority basis.

225. *Mrs. Nasreen Jalil: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the KESC has decided to implement a crash programme for the improvement of existing system of electricity in Karachi; if so, its details?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Yes, KESC has embarked upon a crash programme for the improvement of existing distribution facilities, in Karachi to be implemented within a short span of 3 months at an estimated cost of Rs. 350 million. The details of the work to be executed are given at Annexure-'A'.

1. The details of the works to be executed within short span of 3 months is mentioned as under:-

(a)	Total No. of feeders	40
(b)	Total No. of H.T. links	31
(c)	Installation of PMT's	58
(d)	Total No. of L.T. cables	32

2. The work of cable laying on following feeders in Lyari area have started which is in full swing.

(a)	Nawabad	from West Wharf Grid Station
(b)	EFU	"
(c)	Denso Road	"
(d)	Spare Cable	"
(e)	Atma Ram Pretum Das	from Maripur Grid Station
(f)	Naval Flats	"
(g)	Crown Cinema	"
(h)	Rubi Chemical Industries	"
(i)	Koninoor Marble Industries	"

3. The work on cable laying in Defence and SITE Areas will be mobilised very shortly.

4. In Lyari Old Town areas, our Distribution system was too old and in real bad shape as such primary consideration is being given for rehabilitation of old city areas i.e. Lyari/Old Town etc. etc.

5. Presently we are concentrating for 11 KV feeders. After the job of 11 KV cable laying/jointing etc., we will proceed towards, 11 KV linkings, PMT's RMU's and L.T. cables etc. schemetically

6. The work of awarding of contracts for cable jointings, terminations, installations of PMT's and Ring Main Units etc. is in the stage of finalization. After the award of contracts, the works related to cable jointings, end terminations, installation of PMT's, RMU's etc. will also be mobilised accordingly.

7. The original cost estimate was Rs. 270.00 millions but due to increase in the scope of rehabilitation works particularly in Lyari/Old Town areas, cost estimate is expected to rise to the level of 350.00 millions rupees

8. The recent unprecendated rains in the city of Karachi have made our task difficult, but we do hope to cover up the lost time and endeavour to complete the stipulated works within scheduled time of 3 months.

226. *Mrs. Nasreen Jalil: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) the name of ex-MNAs and Members of the Senate who are still occupying rooms and suits in vrious Federal Government Lodges and hostels and the steps taken by teh Government for vacations;and

(b) the name of sitting members of the Senate and MNAs who have still not been allotted rooms/suits/flats or given possession?

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: (a) to (b) Detail information is being collected from various Lodge Hostels and Senate/National Assembly Secretariat. Same will be placed before the August House as soon as received.

227. *Mir Nabi Bakhsh Domki: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that 40 Assistant Executive Engineers (Civil)

of Pak PWD had passed the departmental examination if so, their names and other particulars; and

- (b) whether it is also a fact that in the year 1993 a high powered committee considered and recommended only 24 A.E.Es for promotion to the post of E.E., if so, their names and the time by which remaining A.E.Es. will be promoted?

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: (a) Yes. The statement indicating the names of 40 Assistant Executive Engineers (Civil) who had passed the departmental examination is placed at Annexure-I

- (b) No. As a matter of fact, a meeting of the Departmental Promotion Committee (Not High Powered Committee) was held in December, 1993 for considering the promotion cases of Assistant Executive Engineers to the post of Executive Engineers and 25 A.E.Es. (Annexure-II) of whom 23 were recommended for promotion to the post of E.E. The cases of remaining A.E.Es. will be placed before the D.P.C. on availability of vacancies.

Annexure-I

NAMES OF THE 40 ASSISTANT EXECUTIVE ENGINEERS (CIVIL) WHO
HAD PASSED THE DEPARTMENTAL EXAMINATION

Sl. No.	Name of the A.E.E.	Date of Appointment on regular basis
1	2	3
1.	Mr. Shah Din Shaikh.	08-12-1982
2.	Mr. Sa'far Ali-I.	01-12-1982
3.	Mr. Shafi Ahmed.	09-05-1984

Departmental

Promotee

4.	S.Kazim Raza.	09-05-1984	-----do-----
5.	S.M. Zohair Khalid.	18-09-1984	
6.	Mr. Suresh Mal.	01-08-1984	
7.	Mr. Naik Muhammad Shaikh.	26-08-1984	
8.	Mr. Faqir Muhammad.	19-08-1984	
9.	Mr. M. Babar Qayyum.	26-06-1984	
10.	Mr. M. Inanmullah.	13-08-1984	
11.	Mr. Fayyaz Hussain Shah.	26-06-1984	
12.	Mr. Maqsood Ahmed.	26-06-1984	
13.	Mr. Sohail Akhtar.	26-06-1984	
14.	Mr. Safdar Ali-II.	31-07-1984	
15.	Mr. Abdul Rashid.	02-08-1984	
16.	Mr. Zafar Iqbal.	26-06-1984	
17.	Mr. Muhammad Khalid.	26-06-1984	
18.	Mr. Muhammad Adil.	26-06-1984	
19.	Mr. Muhammd Ramzan	27-06-1984	
20.	Mr. Qaiser Abbas.	06-08-1984	
21.	Mr. Amjad Perviaz Malik.	31-07-1984	
22.	Mr. Shahid Farzand.	26-06-1984	
23.	Ch. Muhammad Amin.	26-06-1984	
24.	Mr. Muhammad Asghar.	27-06-1984	
25.	Mr. Muhammad Nawaz.	13-9-1984	
26.	Mr. Muhammad Saeed.	20-11-1984	
27.	Mr. M. Musdaq Khawaja.	20-03-1985	

28.	Mr. Muhammad Imtiaz.	20-03-1985
29.	Raja Chandar Kumar.	24-02-1985
30.	Mr. Ijaz Hussain.	05-05-1985
31.	Rana Saleem Akhtar.	26-02-1985
32.	Mr. Muhammad Mushtaq.	20-03-1985
33.	Mr. Nazir Ahmed.	18-02-1986
34.	Mr. Fazal-ur-Rehman.	03-03-1986
35.	Mr. M. Inayat Ellahi.	08-09-1988
36.	Mr. Shahid Hussain.	04-09-1988
37.	Mr. M. Nasim-ul-Haq Malik.	04-10-1988
38.	Mr. Muhammad Aftab.	04-10-1988
39.	Mr. Arshad Jamil.	13-10-1988
40.	Mr. Aziz Masood.	13-10-1988

Annexure-II

NAME OF THE ASSISTANT EXECUTIVE ENGINEERS (CIVIL), WHO
WERE CONSIDERED FOR PROMOTION TO THE POST OF EXECUTIVE
ENGINEER (CIVIL.) (BPS-18) BY THE DEPARTMENTAL PROMOTION
COMMITTEE, IN THE MEETING HELD IN DECEMBER, 1993

Sl. No.	Name of A.E.E.
---------	----------------

- | | |
|----|----------------------|
| 1. | Mr. Shah Din Shaikh. |
| 2. | Mr. Sa'dar Ali-I. |
| 3. | Mr. Shafi Ahmed. |
| 4. | S. Kazim Raza. |

5. S.M. Zohair Khalid
 6. Mr. Suresh Mal.
 7. Mr. Naik Muhammad Shaikh.
 8. Mr. Faqir Muhammad.
 9. Mian Babar Qayyum.
 10. Mr. M. Inanmullah.
 11. Mr. Fayyaz Hussain Shah.
 12. Mr. Maqsood Ahmed.
 13. Mr. Sohail Akhtar.
 14. Mr. Safdar Ali-II.
 15. Mr. Abdul Rashid.
 16. Mr. Zafar Iqbal.
 17. Mr. Muhammad Khalid.
 18. Mr. Muhammad Adil.
 19. Hafiz Muhammad Ramzan.
 20. Mr. Qaisar Abbas.
 21. Mr. Amjad Pervaiz Malik.
 22. Mr. Shahid Farzand.
 23. Ch. Muhammad Amin.
 24. Mr. Muhammad Asghar.
 25. Mr. Muhammad Nawaz.
-

228. *Mr. Subedar Khan Mandokhel: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the duration of the advertisement of WAPDA telecast on T.V. now a days indicating also the total amount paid by WAPDA so

far to PTV on account of this advertisement and the rate charged per minute by the PTV?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Duration of the advertisement is 1 minute and 51 seconds.

Total amount committed on this account is Rs. 5.46 million. This includes 1 0% Central Excise Duty upto 25th July, 1994.

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLLIES"

23. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state the details of executive order under which the control of Ziarat Residency was taken over from Balochistan Government?

Minister for Culture, Sports and Tourism: In pursuance of Prime Minister's Directive, the Balochistan Government transferred the administrative control of Ziarat Residency to the Department of Archaeology and Museums vide their letter No. 9-P.M's Directive/1190-----93 dated 17th May, 1987.

24. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) whether the hot springs situated near Hinglach Kali Devi Temple near Ormara in Balochistan have been investigated as a site for promoting tourism; and

(b) the steps taken by the Government to investigate the site and the hot springs?

Minister for Culture, Sports and Tourism: (a) No.

(b) Presently there is no plan to investigate the site and the hot springs under

consideration of the Government.

25. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to refer to Senate Unstarred Question Number 18 replied on 19-5-94 and state:

- (a) the reasons for omitting Mai Gandrani Caves near Bela, Hinglach Kali Devi Temple and unusual black stone rectangular graves situated on Rakhni-Bekar Road in Balochistan from the list of Immovable Antiquities; and
- (b) the archaeological age of each site mentioned in the Annex-I of the above mentioned question and also that of Mai Gandrani Caves Hinglach Kali Devi Temple and the unusual black stone rectangular graves?

Minister for Culture, Sports and Tourism: (a) It is not correct that Mai Gandrani Caves near Bela, Hinglach Kali Devi Temple and unusual black stone rectangular graves situated on Rakhni-Bekar Road in Balochistan were omitted from the list of Immovable Antiquities. The list comprises only such archaeological sites and monuments which are protected under the Antiquities Act, 1975 whereas Mai Gandrani caves, Hinglach Kali Devi Temple and the unusual black stone rectangular graves are not the protected ones.

(b) The approximate age has been mentioned against each site and monument as per Annex-I. Besides, the approximate dates of Mai Gandrani Caves, Hinglach Kali Devi Temple and the unusual black stone rectangular graves have also been indicated at the end of the list.

**LIST OF IMMOVABLE ANTIQUITIES (MONUMENTS AND SITES
PROTECTED UNDER THE ANTIQUITIES ACT, 1975
(BALOCHISTAN)**

S. No.	District Locality	Name of the Monuments	Approximate Period
01.	Kachhi Village Kalochi.	Pirak Mound	Proto-historic
02.	Kalat Ornach Valley Tehsil Wadh.	Nindo Damb	do
03.	Kharan Jhalawar	Fort Wall of Jalawar Pass	19th Century A.D.
04.	Kharan Kharan Town	Fort of Azad Khan (Kharan Fort)	do
05.	Kharan Washbohi	Pally Kalat	Proto-historic
06.	Kharan Nauroze, Kalat	Nauroze Fort	18th Century A.D.
07.	Kharan Jhalawar	Ancient Tomb	do
08.	Kharan Garuk	Har-o-Goke	Proto-historic
09.	Lasbella Babrs	Ancestral Graveyard of Jami of Lasbella	17th, 18th Century A.D.
10.	Lasbella Bela Town	Tomb of General Muhammad Ibne Haroon	Early 8th Century A.D.
11.	Lasbella Pir Mubarak	Tomb of Hinidan	13th, 14th Century, A.D.
12.	Lasbella Bhawani Sarai 5 miles from (Hub on Road)	Greek (Rommis) grave	17th, 18th Century A.D.
13.	Loralai Tordheri	Tordheri Site	1st to 5th Century A.D.

S. No.	District Locality	Name of the Monuments	Approximate Period
14.	Loralai Dabarkot	Mound 'd'	Pre-historic
15.	Loralai Hariari Haider Zai	Pre-historic Mound.	do
16.	Nasirabad Doh Jodher No. 2 between Jhatpat and Dera Murad Jamali.	Damb Jhoder or Jheder Jodaro.	do
17.	Quetta Village Samangali west side of Airport.	Mound No. 2	do
18.	Quetta. Village Kotwal Near Killi Gul Mulfammad.	Mound No. 1	do
19.	Quetta. Damb Sadat 14 Miles from Quetta.	Mound No. 3	do
20.	Quetta, Ahmad Khan Zai.	Mound No. 5	do
21.	Quetta. Shahi Khan. Near Pir Ballo (Sariab Road).	Mound No. 6	do
22.	Quetta. Kachlak (Chaman Road).	Mound No. 7	do
23.	Quetta. Village Samali (Dosak-i-Khasyan).	Mound No. 8	do
24.	Quetta. Village Mehtar Zai.	Mound No. 9	do
25.	Quetta. Village Shaikh Manda (Chaman Road).	Mound No. 10	do
26.	Quetta. Village Naulisar.	Mound No. 11	do
27.	Sibi Ziarat.	Quaid-i-Azam Residency Building at Ziarat.	20th Century A.D. (British Period)
1.	Lasbela.	Mai Gandrani Caves.	Pre-historic
2.	Lasbela.	Hinglajh Kali Devi Temple.	Not Known.
3.	Lasbela.	Black Stone Rectangular Graves.	Sassanian Period.

26. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism to state:

- (a) whether there is any proposal under consideration of the Government for building a museum at Quetta; if so, the amount provided for the said purpose in the ADP of 1994-95 and
- (b) whether the land has been acquired for the proposal museum?

Minister for Culture, Sports and Tourism: (a) The Department of Archaeology ever since the establishment of the Sub-regional Office of the Department at Quetta in 1977 has been making concerted efforts to establish a museum at Quetta. Unfortunately, due to the inability of the Provincial Government to provide suitable land we have not been able to achieve our objective. There is no provision in the ADP 1994-95 for the establishment of museum at Quetta. However, a sum of Rs. 40.00 million is being included in the 8th Five Year Development Plan (1993-----98) for the establishment of museum at Quetta.

- (b) The land has not so far been acquired for the reasons stated above.

[At this stage the Chair was vacated by Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar)

which was occupied by Mr. Chairman (Wasim Sajjad)]

جناب چیئر مین۔ شکریہ جی۔

جناب چیئر مین۔ شکریہ جی۔

جناب صدر علی عباسی صاحب اہم مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۴، ۲۳ اور ۲۵ جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟ رخصت منظور

کی گئی۔ جی جناب احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ - جناب چیئرمین - میری بھی شکایت وی ہے جو ہزاراد گل صاحب کی ہے۔ جناب ایک سوال پر آپ بیس بیس ضمنی سوالات کی اجازت دیتے ہیں۔ اس طرح سے ہمارے سوال تو رہ جاتے ہیں۔ میرے تین پار دن سے سوال آ رہے ہیں اور وہ آخر میں رکھے جاتے ہیں۔ اتنا ہوتا ہے کہ جب ہماری باری آتی ہے تو وقت ختم ہو جاتا ہے۔ ابھی بھی میرے خیال میں وقفہ سوالات ۱۱ بجے شروع ہوا ہے اور پانچ منٹ رستے ہیں۔ مہربانی ہو گی کہ آپ ہمارے سوالوں کی اجازت دیں۔

جناب چیئرمین۔ اب دکھیں کہ سوالوں کا وقت تو ختم ہو گیا ہے۔ لیکن میں تمام معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ اس میں اگر سب تعاون کریں اور ضمنی سوال اگر کم کریں، یعنی تین کی اجازت ہے، چلیں پار کر لیں، لیکن کوشش یہ کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ سوال آ جائیں۔ اس میں ہم سب کو تھوڑی سی تکلیف کرنی پڑے گی، مجھے بھی آپ کو بھی۔ میں تو یہی request کر سکتا ہوں۔

جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل - جناب میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک گھنٹے میں اگر کوئی آدمی پوائنٹ آف آرڈر پر نہ اٹھے تو بہت بہتر ہو گا۔ اگر فرض کریں کہ کوئی اٹھتا ہے تو اس کا ناظم نوٹ کر لیں۔

جناب چیئرمین۔ ہماری روایت یہ ہے کہ سوالوں کے وقت سے پہلے اگر کوئی ایک دو باتیں ہیں تو وہ سن لیتے ہیں اور اس کو سوالوں کے وقت میں شامل نہیں کرتے۔ This is a tradition - We are building it up. لیکن اس کے باوجود میرے خیال میں سب کو تھوڑی کوشش کرنی چاہیے۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل - جناب اس طرح قوم کا بہت نقصان ہوتا

ہے۔ سارے سوالات اور جوابات رہ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ درست بات ہے۔ جی ہزاراد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل - جناب والا! میں نے پہلے بھی ذہنی چیز میں کو request کی تھی کہ آپ کوئی ٹائم مقرر کریں ایک سوال کے لئے تاکہ اس میں دو ضمنی سوال آتے ہیں یا تین آتے ہیں ' ایک آتا ہے جو بھی ہو - ایک گھنٹہ ہوتا ہے اگر تین منٹ ہوں یا چار منٹ تو اس طرح ۱۵ یا ۲۰ سوال تو نکل جائیں گے -

جناب چیئرمین - اگلی دفعہ جب سوالوں کا وقت آنے تو پہلے مجھے بتا دیں تاکہ میں ذرا زیادہ سختی کرنا شروع کر دوں -

جناب شہزاد گل - دوسرا میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ایک دن میں اتنے سوال اس لئے رکھے جاتے ہیں کہ سب مطمئن ہو سکیں اور ان کے جواب آ سکیں - لیکن کچھ سوال دوسرے دن کے لئے defer ہو جاتے ہیں - اس طرح یہ سوال پہلے آتے ہیں اور جو اس دن کے لئے سوال مقرر ہوتے ہیں ' وہ بعد میں آتے ہیں - اس طریقہ کار سے یہ بات لازمی ہو جاتی ہے کہ ان کے جوابات تو نہیں آ سکتے ہیں - اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ سوالوں کا کوئی ایسا طریقہ کار ہو کہ ایک دن میں جتنے بھی جواب print ہو کر آتے ہیں ' ان کے سارے جوابات یہاں پیش ہو سکیں -

جناب چیئرمین - جناب شہزاد گل صاحب! اگر ہم سارے سوالات نہ رکھیں تو پھر بہت سارے باقی رہ جاتے ہیں -

جناب شہزاد گل - پھر جناب والا! ایسا ہونا چاہیئے کہ جس معزز رکن کا سوال ہو ' اسے پہلے ضمنی سوالات کرنے کا موقع فراہم کیا جائے اور بعد میں دیگر معزز اراکین کو ضمنی سوالات کرنے کا موقع فراہم کیا جائے -

جناب چیئرمین - میرا خیال ہے کہ یہ اچھی تجویز ہے کہ جس کا سوال ہو ' اس کو پہلے ضمنی سوالات کرنے کا موقع دیا جائے -

جناب شہزاد گل - اس لئے کہ متعلقہ رکن نے تو سوال کسی مہند کے لئے کیا ہوتا ہے ' وہ کوئی بات ایوان میں لانا چاہتا ہے -

جناب چیئرمین - میرا خیال ہے کہ یہ ایک اصولی بات ہے - یہ صحیح بات ہے -

جناب پراچہ صاحب -

جناب احسان الحق پراچہ - جناب والا! question hour کا آدھا وقت پوائنٹ آف آرڈرز میں گزر جاتا ہے - اس لئے میری تجویز ہے کہ پوائنٹ آف آرڈرز کے لئے وقفہ سوالات سے پہلے کچھ ٹائم مقرر کر لیا جائے تاکہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈرز پر وقت ضائع نہ ہو -

جناب چیئرمین - وقفہ سوالات کے دوران normally میں پوائنٹ آف آرڈرز allow نہیں کرتا - اگر آپ کا تعاون حاصل رہے تو پھر تھوڑی سختی کرتے ہیں -

جناب احسان الحق پراچہ - میرا خیال ہے کہ پوائنٹ آف آرڈرز کے لئے وقفہ سوالات سے پہلے کچھ وقت مقرر کر لیں کہ جتنے پوائنٹ آف آرڈرز ہیں ، وہ اس وقت میں raise کر لئے جائیں -

جناب چیئرمین - question hour سے پہلے کچھ ایسے issues ہوتے ہیں ، جن کو معزز اراکین raise کرنا چاہتے ہیں تو میں ان کو allow کر دیتا ہوں کہ ٹھیک ہے کیونکہ These are important issues ویسے تو یہ ہاؤس میں آ نہیں سکتے - بہر حال آپ کی یہ تجویز کہ پہلے متعلقہ ممبر کو ضمنی سوالات کا حق دیا جائے اور دوسرا یہ کہ question hour کے دوران پوائنٹ آف آرڈرز allow نہ کئے جائیں - یہ ابھی بات ہے - اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں - ڈاکٹر صاحب -

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - گزارش یہ ہے کہ Rules of Procedure کے تحت یہ جو چیز بھی چاہیں ، ضرور لائیں - یہ بات خواہ اہم ہو یا غیر اہم ہو ، اگر یہ Rules of Procedure کے تحت ہے تو آپ اس کی اجازت دیں - اس طرح سے یہ ماحول بھی بہتر ہو جائے گا - یہ جو طریقہ کار چل رہا ہے ، یہ درست نہیں ہے - آپ یہاں تشریف فرما نہیں تھے ، اس دوران یہاں ایک پوائنٹ آف آرڈرز پر پوری debate شروع ہو گئی تھی -

جناب چیئرمین - کس پوائنٹ آف آرڈرز پر؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - ایک سرکاری اہلکار کا مسئلہ تھا ، اس پر اجلاس شروع

ہوتے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر بحث شروع ہو گئی تھی۔ اس پر ایک قسم کا تناؤ پیدا ہو گیا تھا۔ میری گزارش یہ ہے کہ جیسے پرچہ صاحب نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ Rules of Procedure کے تحت جو چیز بھی مطابقت رکھتی ہو اسے ہاؤس میں لایا جائے۔ اس پر پوری discussion ہو۔ ہماری حکومت کی ہمیشہ یہ پالیسی رہی ہے کہ جو بھی issue ہے جس پر بھی معزز ایوان بحث کرنا چاہتا ہے ہم نے اس کو خوش آمدید کہا ہے اور ہمیشہ کہا ہے کہ اس پر بحث ہونی چاہیئے۔ کبھی بھی کسی چیز پر اعتراض نہیں کیا یا escaping پالیسی اختیار نہیں کی۔ میرا خیال میں جس وجہ سے روزانہ between Chair and the Members and the Members between Members بد مزگی پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ Rules of Procedure سے روگردانی کا نتیجہ ہے۔ جناب والا! اس پر آپ غور فرمائیں۔

جناب چیئرمین۔ کوشش کرتے ہیں۔ اب تحریک التوا نمبر ۲۲ سید قادر صاحب۔

Privilege Motion Re: the alleged news reporters about the registration of a case by FIA against the Chairman Privatization in connection with a particular unit.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: I beg to move that the normal business of the House be suspended to enable me to move the breach of my privilege.

Numerous newspapers of 14th July, 1994, reported that the FACC has directed the FIA to register a case against me as Chairman Privatisation Commission in connection with a particular unit.

The allegations and the stories as printed are entirely baseless, politically motivated and factually incorrect. The sole purpose of such news release is to continue to harass and victimize the members of the Opposition such news items not only distort the image of the Parliamentarians but also destroys the credibility of elected representatives.

Before an action is initiated the person concerned should in all fairness be provided an opportunity, as required by law and morality, to explain his position which was denied to me.

Mr. Chairman: Do you oppose it?

Maj.Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: Yes Sir,

جناب چیئرمین - opposed جنرل صاحب! فرمائیے آپ کیا کہتے ہیں۔

لیفٹینینٹ جنرل (ریٹائرڈ) سمیع قادر - جناب والا! یہ ایک بڑا نازک اور اہم مسئلہ ہے۔ اس میں سارے parliamentarians involve ہو سکتے ہیں۔ میں حکومت کے اعتبار کے حق کو چیلنج نہیں کر رہا ہوں۔ یہ بات یہاں بالکل واضح ہونی چاہئے۔ اگر گورنمنٹ اعتبار کرنا چاہتی ہے اور جس کا کرنا چاہتی ہے، وہ کر سکتی ہے اور یہ اس کا حق بنتا ہے لیکن اعتبار کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ Privatisation Commission جس وقت وجود میں آیا تھا، اس کے Terms of Reference موجود ہیں اور مجھے یقین ہے کہ جو authorities بھی تھیں، انہوں نے اس کو اچھی طرح study کیا ہوگا۔ پرائیویٹائزیشن کمیشن کے پاس اپنی کوئی حتمی پاور نہیں تھی۔ صرف recommendatory پاور تھیں اور ایک طریقہ کار اختیار کیا گیا تھا جس میں یہ تھا کہ کس طرح units کو پرائیویٹائز کیا جانے گا۔ اس طریقہ کار پر پوری طرح عمل کیا گیا۔ کوئی چیز ایسی نہیں ہوئی جس میں سمیع قادر کا ذاتی فیصلہ ہو کوئی قابل مابسی نہیں ہوگی کوئی حکم ایسا نہیں ہوگا جس میں سمیع قادر کا ذاتی فیصلہ ہو۔ جتنے فیصلے ہونے ہیں وہ کمیشن کے سامنے گئے ہیں۔ اگر کمیشن کی پاور میں تھا تو کمیشن کا فیصلہ implement کیا گیا۔ اگر کمیشن کمیشن کی پاور میں تھا تو کمیشن کے پاس لے جایا گیا وہاں پر کمیشن کمیشن نے فیصلہ دیا۔ اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا۔ سارا ریکارڈ یا کمیشن میں موجود ہے یا کمیشن سیکرٹریٹ کے پاس موجود ہے۔ کیونکہ یہی دو ادارے ہیں جن کے پاس ریکارڈ موجود ہے جو چارج میرے خلاف لگایا گیا۔ جو ۱۳ تاریخ کو اخباروں میں مشترک کیا گیا کہ نجکاری کمیشن کے سابقہ چیئرمین سمیع قادر کے خلاف بدعنوانی کے الزام میں مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جناب جب آپ اس کو پڑھتے ہیں۔ اس میں جو جو چیزیں دی ہوئی ہیں۔ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سمیع قادر نے ذاتی طور پر کچھ کیا

ہے۔ میں ایک سینئر بھی ہوں۔ میرا حق سینئر کے لحاظ سے بھی ہے۔ اگر یہ مقدمہ کمیشن کے خلاف درج کریں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ کمیشن کے چودہ ممبر ہیں میں اس کا چیز میں ہوں۔ تیرہ وہ اور ایک میں سب کے خلاف مقدمہ درج کریں۔ بڑی خوشی کی بات ہے۔ استیاب ہونا چاہیئے لیکن مجھے جو ذاتی طور پر نشانہ بنایا گیا ہے۔ اور ہر جگہ سمید قادر کا نام لیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ ان کے پاس اس قسم کے جوت موجود ہیں جو کہ سمید قادر نے ان پر حکم صادر کیا ہوگا جو غلط ہے۔ غلط سے مراد یعنی میں نے غلط حکم صادر کیا ہوگا۔ وہ پروبلیم کمیشن کے سامنے پیش کر دیں کہ یہ دستاویزات ہیں۔ سمید قادر نے یہ یہ فیصلے ذاتی طور پر غلط کیے تھے۔ تو پروبلیم کمیشن اس کو دیکھ لے گی۔ اور بتا دے گی کہ یہ سمید قادر کا فیصلہ تھا یا پرائیویٹ کمیشن کا فیصلہ تھا۔ یا کینٹ کمیشن کا فیصلہ تھا۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ اگر ایک پارلیمنٹریز involved ہے۔ تو اس کو موقع دینا چاہیئے تھا میں یہاں موجود تھا۔ کمیشن کے جوہرانے ممبر ہیں وہ یہاں پر موجود تھے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ ایف سی سی والے یا جو بھیضش کر رہے تھے۔ اس کمیشن کو جلتے اور کہتے کہ یہ ریکارڈ پڑا ہوا ہے۔ ہمیں کچھ میں نہیں آتا۔ آپ ذرا سمجھا دیجئے۔ اس میں یہ یہ چیزیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ آپ نے کیسے کی ہیں۔ اگر وہ ثابت نہ ہوں۔ اس دن بھی میں نے چیلنج کیا تھا۔ ملک صاحب کو اور وزیر داخلہ کو اگر یہ میرے خلاف کوئی جرم ثابت نہیں کر سکے۔ تو ان دونوں کو استعفیٰ دے دینا چاہیئے۔ کیونکہ انہوں نے غلط طور طریقے سے یہ طریقہ کار اختیار کیا۔ اگر یہی طریقہ اختیار کرنا تھا۔ تو میں بھی یہاں موجود تھا۔ کمیشن کے ممبرز بھی موجود تھے ریکارڈ بھی سامنے تھا۔ وہ لے آتے اور کہہ دیتے کہ یہ دیکھئے ریکارڈ میں موجود ہے۔ آدھا ریکارڈ پڑھا ہے آدھا نہیں پڑھا۔ تو گزارش یہ ہے کہ پروبلیم کمیشن کے سامنے یہ سارا ریکارڈ لے آئیں۔ وہ فیصلہ کر دیں کہ مجرم میں ہوں یا وہ ہیں۔ ٹکریہ۔

جناب چیئرمین۔ ٹکریہ جی ملک قاسم صاحب

ملک محمد قاسم۔ جناب عرض یہ ہے کہ خود جنرل صاحب نے کہہ دیا کہ ہتھی دھ انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا۔ جب ہتھی دھ انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا تو میں نے بڑی مودبانہ گزارش کی تھی۔ ایویشن کی طرف جو ایک چیز اخباروں میں آئی شروع ہوئی۔

That the FACC or for that matter myself had no jurisdiction to go into it that was the only reason why General Sahib was not sent for or was not asked to explain the position and I had categorically said last time that no action, as far as action not in the sense that a case would not be registered. A case has been registered, I said that no action would be taken against Gen Saeed Qadir unless he is given an opportunity to explain the position and I still maintain, I mean to go down to any... if I commit a murder, I am not saying that General Sahib has committed an offence that is to be decided by the Court of Law, but if I commit a murder I should come down here and give a Privilege Motion that it should go to the Privilege Committee that Qasim has committed a murder or not, this cannot be done these are criminal offences if anybody, any Parliamentarian is not above law. Whatever privileges they have during the Session or some days before the Session and some days after the Session and not only that, if General Sahib does not remember, that when a case was registered against Suraj Ghee Mill for privatization, I had personally given instructions that General(R) Saeed Qadir and Secretary of the Commission is not to be touched till more proof or they are found completely involved in that and he is aware of that. But as far as this case is concerned, which is about the Khara PVC like things, we have prima facie proof and General Sahib does not know that his Secretary who is also retired now, he had been summoned. He has given in writing a statement on the basis of which and the present Privatization Commission has also formally moved and filed a complaint, sent it to us and then we sent it to the FIA for registration of the case. I again, Sir, on the floor of this House, I assure General Sahib and I assure the House, it is not the question of a Parliamentarian, it is the right of every citizen that he should not be touched, unless he is given an opportunity to explain the position. I had submitted

that because the Opposition is repeatedly saying that Qasim has no jurisdiction or the FSC has jurisdiction and he should not be doing this thing and because he has no jurisdiction, therefore, he should resign. He does not even know the law. So, I thought that General Sahib would be reluctant to come to us and the last time General Sahib said why should I go to Qasim? Why should I go to so and so? He should not come Sir, I will go to him. I will detail officials to go to him. But every body should be ready to explain what it is? Then if there are stark allegations of crores of rupees and those allegations are not made by me, those allegations have been made by his own Secretary, who was serving under him or in that privatization Commission, who had made those allegations and he has given in writing and that's why it has been said. But I again, assure General Sahib that nothing would be done unless and untill he has given full opportunity to explain himself. This would be very unfair if he is not given an opportunity. But this is also very unfair that if I commit an offence or if it is thought that I have committed an offence or there is a prima facie case against me. I should come down to this August House and submit a privilege motion say that I am being involved in a case. There is corruption in the country. There was corruption in the country. According to me it is the biggest problem of this country and if things go on like this and there are very serious allegations against the Parliamentarians also. They may be correct, they may be incorrect. There have been very serious allegations against me. Leave aside anybody else. Raja Sahib was kind enough to contradict with that statement, but I have ordered even an inquiry against myself. So, one should not feel shy about it. The things are very bad in the country. The corruption is rampant in the country. The country has been totally destroyed on account of the corruption. Therefore, howsoever, he may be, howsoever small he may be,

whether he belongs to that side, Sir, or he belongs to this side, I assure you, Sir, he will not be spared if he had committed any wrong. I assure General Sahib that if he had not committed any wrong, no harm should be brought to him.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, Sir, I think, emotional speeches are not going to solve the problems which Malik Sahib has raised.

وہ basic point میں عرض کر رہا ہوں۔ یہی تو fine point ملک صاحب miss کر گئے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب جنرل صاحب۔

(مدافعت)

جناب چیئرمین۔ نہیں basic point جو آپ کا تھا۔۔۔۔۔

جناب لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ نہیں وہی میں عرض کر رہا ہوں۔ یہی تو fine point ملک صاحب miss کر گئے ہیں۔ میں نے شروع میں اپنے ابتدائی الفاظ میں یہ عرض کیا تھا کہ میں امتساب سے نہیں گھبراتا۔ جب مرضی ہے امتساب کے لئے پاسٹے میں موجود ہوں۔ نہ ملک سے بھاگ گیا ہوں نہ میں بھاگنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ ملک صاحب کو یہی بات میں نے پیچھے سینٹ پر بیٹھ کر بتائی تھی۔ میرا عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ فیصلے وہاں موجود ہیں، اگر ملک صاحب کے پاس ریکارڈ پورا نہیں پیش کیا گیا، یا آدھا ریکارڈ، یا پڑھ کر بتایا گیا۔ یا کسی سیکریٹری نے بھی اگر کہا ہے۔ اور اس سیکریٹری کو میں نے over rule کیا ہے۔ میں یہاں کہتا ہوں۔ وہ قائل موجود ہے جس میں 'میں نے over rule کیا ہے۔ کمیشن کا فیصلہ ہے۔ ایک بیورو کریٹ مجھے آکر کہتا ہے کہ جی آپ اس کو implement نہ کریں تو ایک میں اس کو over rule نہیں کروں گا۔ یہ سیدھی سی بات نہیں پڑھ سکتے۔ اس کی تاریخ دیکھیں۔ یہ کمیشن نے کس دن فیصلہ کیا۔ اور over rule یہ کس دن ہوا۔ اتنی سے عقل تو FIA اور کمیشن کے پاس نہیں ہے کہ جس دن کمیشن کا فیصلہ ہوا۔ اس کے بعد مجھے سیکریٹری صاحب فرماتے ہیں کہ جی یہ تو ٹھیک نہیں ہے اس کو میں نے over rule کیا اور جس چیز کے لئے over rule کیا ہے وہ اس کی depth میں جا سکتے ہیں اور اس کے وجوہات بھی سارے پتہ چل

جائیں گے۔ سوال یہ آتا ہے جو کچھ کارکردگی ہے کمیشن کی۔ میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ آپ میرے خلاف کیس نہ درج کریں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کمیشن کے خلاف درج کریں کہ جس میں ۱۲ ممبر موجود ہیں اور میں بھی ایک ممبر ہوں۔ میں نے یہ کب کہا ہے کہ مجھے exclude کر دیں۔ اور ۱۲ کو کر دیں۔ صرف سمیع قادر کو کیوں کیا جا رہا ہے۔ جب کہ یہ ثابت میں نہ کر سکوں کہ سارے فیصلے کمیشن کے ہیں یا کینٹ کے ہیں تو اس وقت تک میں پھر کچھ نہیں بولوں گا۔ میری گزارش یہ تھی کہ اگر Privilege committee کو purpose لانے کا ہے As

a Parliamentary I am not hiding behind the skirt of the Senate.

جناب چیئرمین۔ دیکھیں نا، جو آپ کا بنیادی اعتراض تھا، جو ملک صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ مجھے موقع نہیں دیا جا رہا۔ Now he is giving an assurance کہ۔۔۔۔۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ اب موقع دیا جا رہا ہے۔ جیسے پہلے انہوں نے اس مسئلے سورج گھی کے مسئلے کو پرائم منسٹر تک لے گئے اور پرائم منسٹر نے اپنی تقریر میں ایک دو جگہ نہیں تین جگہ اور ٹی وی پر میں نے خود سنا ہے۔ سورج گھی پتہ نہیں کیا انہوں نے ذمہ نہ لیا ہے۔ No Mr. Chairman, these are very relevant matters

جناب چیئرمین۔ چلوں جی۔ نہیں جی point is کہ وہ information feed ہو گئی ہو گی نا۔ But Malik Sahib is present here and he is ensuring the House and you that he will give you full opportunity اور یہ جو آپ بات کر رہے ہیں کہ کمیشن کو کیا جانے تو آپ بات کریں تو وہ سامنے آ جانے گی نا۔ ریکارڈ میں یعنی ہو گا۔

Malik Muhammad Qasim: I give him another assurance. Whether commission or whosoever is guilty, whether he is found a part of the Commission or is not a part of the Commission, we shall take action against him according to law.

Mr. Chairman: Full opportunity, he says, will be provided.

Lt.Gen.(Retd.) Saeed Qadir: After destroying my character.

(interruption)

جناب چیئرمین - وہ اپنی جگہ بات ہے - اس وقت میرے خیال میں اہم بات یہ ہے کہ ملک صاحب موجود ہیں آپ کی جو بنیادی چیز تھی - دو چیزیں آپ نے کہی ' ایک تو یہ ہے کہ میں نے سمید قادر کی حیثیت سے فیصلہ نہیں، کمیشن کا فیصلہ ہے - دوسرا آپ نے یہ کہا تھا کہ جی موقع نہیں دیا جا رہا - we are getting assurance from the Chairman of the Commission کہ full opportunity will be provided and you explain with the help of record کہ یہ چیز ہے ' سامنے آ جانے گی۔

Malik Muhammad Qasim- Mr. Chairman not only that sir, I have even given the reasons.

اور یہ سورج کھی مل کی باری باری بات کرتے ہیں - He knows it that I have given written order that General Saeed Qadir should not be touched till any thing is found against him, and he knows about it کہ اخبار میں کیوں چھپ گیا ہے۔

جناب چیئرمین - دیکھیں نا وہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے کہ a person not a Senator --

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سمید قادر - یہ علیحدہ مسئلہ ہے کہ آپ ایک شریف آدمی کو arrest کر لیتے ہیں جب کورٹ میں لے جاتے ہیں۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, I should not speak when you are speaking. Senator or no Senator. If any body is not a Senator and is innocent, he is as good citizen and as good gentleman. Whether he is a Senator or not.

جناب چیئرمین - اس وقت جو directly under issue ہے دو چیزیں تھیں - let us say with the help of record, you have given full opportunity to explain the matter that Malik Sahib has said and still you are unsatisfied.

Lt.Gen.(Retd.) Saeed Qadir. Mr. Chairman, I did not have to come to this Senate and move a Privilege Motion for that purpose. I know where I stand legally and I know how to defend myself. I am not afraid of these reports and so on, because I know what I have done. The question is that a Senator's privilege has been breached and that is that you destroy the character of the Senator without establishing the case. You should have said that Privatisation

Commission is guilty of some offence. Saeed Qadir is a part of that. I have no hesitation in accepting it. But you have never said it in that way. It was said Saeed Qadir, Saeed Qadir, Saeed Qadir. So you are destroying the reputation of an honourable Senator.

جناب چیئر مین - آج جو ملک صاحب نے assurance دی ہے

In the light of this assurance, let us see, if you are given full opportunity, may be you are satisfied with the opportunity which is given with the help of record to explain.

Lt.Gen.(Retd.) Saeed Qadir: I am not fully satisfied . I know as I said, I know where I stand legally because they will find out who is going to get a flat plate in their face when this case comes before the court.

at this stage also, he will کہ جناب چیرمین - ملک صاحب تو کہتے ہیں کہ provide full opportunity کہ جو چیزیں ہیں آپ دیکھ لیں - اور ان کو بتائیں کہ یہ بات ہے کیونکہ وہاں ہوتا ہے ناں کہ ریکارڈ کوئی دیکھتا ہی نہیں - کئی دفعہ زبانی بات چلتی ہے - تو in the light of this assurance اس کو کیا کریں؟ defer کر دیں فی الحال؟

لیفٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ جی defer کر دیں۔

جناب چیئر مین - ٹھیک ہے - اس کو defer کرتے ہیں -

ملک محمد قاسم - میں ایک بات کہہ دوں یہ impression نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم نے ویسے ہی جبرل صاحب کے خلاف کر دیا ہے۔ I did find prima facie۔
(مدافعت)

will have to show me.

جناب چیئرمین - جو ریکارڈ آپ نشاندہی کریں ناں ملک صاحب کہ جی فلاں چیز جو ہے وہ پیش کی جانے۔ because I am sure that record will be somewhere, either in the Cabinet Committee or in the Privatization Commission. کیونکہ ریکارڈ ایک جگہ تو نہیں ہوتا ہے ناں۔ جی جناب عبدالستار نیازی صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی - آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر privilege motion میں نے دیا مکان کے بارے میں - آپ نے کمیٹی کے سپرد کرنے کی بجائے یہ فرمایا کہ ملک صاحب اس معاملے کو طے کریں - کئی دن ہو گئے ملک صاحب کو کوشش کر رہے ہیں۔

تا تریاق از عراق آورده شود

مارگزیدہ خواہ مردہ شود

میں اس وقت بے گھر ہوں - ایک دوست کے ہاں پڑا ہوا ہوں - حکومت نے مجھے الاٹ کیا ہے - ایک شخص وہاں پر گھس گیا ہے - ملک صاحب یہ طے کریں کہ کب تک میں اس طریقے سے غائب ہوں گا۔

ملک محمد قاسم - بالکل درست فرماتے ہیں جناب - مولانا کو یہ معلوم ہے کہ میں نے پوری کوشش کی ہے - یہاں تک کہ ایک دوسرے مولانا مجھ سے کل ناراض ہو گئے کہ میں نے ان کی منت کی۔ کہنے لگے کہ سبھی میری منت کرتے ہیں۔

It's most unfortunate, Sir. We talk on Privileges here in this House. But our actions are so deplorable, so disgraceful that a gentleman, who is Senator, and has been allotted a room, that room is not being vacated, not being by a person. If I have the permission, Sir, unfortunately I am not getting the Speaker. He is not here.

اس کے دو مل ہیں کہ وہ جو ان کو الاٹ ہوا ہے - اس کے تالے والے توڑ کر and I assure him, Sir, that if it is not done within a day, well I will atleast try that it is broken and given it over to him. وہ اس نے قابو کیا۔ کسی کے نام پر لیا ہوا ہے جو کچھ بھی کیا ہے۔ and I fail to understand, Sir, there are people who own lakhs and lakhs of rupees and nobody touches them and nobody asks them.

جناب چیئرمین - ملک صاحب I was told کہ یہ جو فیڈرل لاجز ہیں اور یہ جہاں پر MNSs اور سینٹرز رستے ہیں ان کے کمرے تقریباً ۴۰۰ سے اوپر ہیں and I am sure, if let us say proper allotment was made, each Senator and each MNA can get a room ہے کہ کچھ لوگوں نے ایک سے زیادہ کمرے رکھے ہونے ہیں۔ کچھ ایسے ہونگے جو شاید ممبر بھی

نہیں ہیں انہوں نے بھی رکھے ہونے ہیں۔ تو یہ مسند ہے۔ اس مسند کو مل کر ادیں۔ دوسرا یہ ہے کہ اگر کوئی دقت ہے تو کہیں کسی اور مناسب جگہ پر مہربانی کر کے۔۔۔

ملک محمد قاسم - نہیں، اپنا گھر حاضر ہے۔

جناب چیئرمین - نہیں گھر تو میرا بھی حاضر ہے۔ لیکن کوئی اور لاج، کوئی ریٹ ہاوس، کہیں نہ کہیں۔

Malik Muhammad Qasim: I asked him, but he does not want to go to a rest house.

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی - مجھے ۸۴ نمبر الاٹ کیا ہوا ہے اور اس میں کوئی اور گھسا ہوا ہے۔ ملک صاحب نے ساری حکومت کو چیلنج کیا ہوا ہے۔ کوئی پرواہ ہی نہیں کرتا۔ اس کو توڑ تار کے نکالو۔ میں خانہ بدوش ہوں۔۔۔۔

جناب چیئرمین - حافظ صاحب، ملک صاحب بات ختم کر لیں۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد - جناب ملک صاحب کی بات بالکل صحیح ہے۔ لیکن ان کو کچھ معلومات نہیں ہیں۔ ایک شخصیت پروفصل حق صاحب ہوا کرتے تھے۔ پہلے نواز شریف صاحب کے ساتھ تھے۔

مولانا عبدالستار خان نیازی - اب الوقت ہے۔

حافظ حسین احمد - اب الوقت ہے یا جو بھی ہے۔ ان کو ۶۶ نمبر کرہ الاٹ ہوا ہے۔ اور اس وقت نہ وہ ایم پی اے ہیں نہ ایم این اے ہیں اور نہ سینئر ہیں۔ کبھی بھی نہیں رہا ہے اور سنا ہے کاروباری سطح پر سپلائی ہے یا پتہ نہیں کام کرتے ہیں۔ ان کو ایک دن کے اندر سی ڈی اے کے چیئرمین صاحب کے آرڈر پر اعلیٰ قسم کے کارپٹ منگوانے گئے اور موصوف کو دکھانے گئے اور انہوں نے اس کی کوائٹی اور رنگ پسند کئے ہیں۔ فرنیچر سارا بدل دیا گیا ہے۔ پردے رنگین لگانے گئے ہیں۔ کس حساب سے ہے۔

جناب چیئرمین - یہ کب دیا گیا ہے۔

حافظ حسین احمد - یہ ان کی حکومت نے دیا ہے۔ مجھے پتہ نہیں۔ پہلے انہوں نے نواز تھا، اب وہ بھی نواز رہے ہیں۔

جناب چیئرمین - ملک صاحب چھیاٹھ نمبر کرے گا بھی مسند دیکھ لیں۔

ملک محمد قاسم - جناب میں وہ بھی دیکھتا ہوں۔

حافظ حسین احمد - آپ اس کرے کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

جناب چیئرمین - بیگم نسرین جلیل صاحبہ آپ کو بھی کرہ نہیں ملا۔

بیگم نسرین جلیل - چیئرمین صاحب مجھے کرہ نہیں ملا اور میں سوچ رہی تھی کہ جب میں

سینئر بنوں گی تو میری بہت عزت افزائی ہو گی being a woman I will be given some

accommodation as soon as possible لیکن دو سیشن ہو چکے اور دوسرا ختم ہونے کے قریب ہے۔ لیکن اب تک مجھے اکاموڈیشن نہیں ملی۔

جناب چیئرمین۔ لیکن آپ تو حکومت کی مہمان ہیں۔ وہ تو آپ کو رکھیں گے۔

بیگم نسرین جلیل۔ جی جناب۔ لیکن مجھے کوئی جگہ چاہئے جہاں پہ میں اپنے کاغذات یا کوئی چیزیں رکھ سکوں۔ کچھ کام کر سکوں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم جیل سے آئیں اور جائیں اور کچھ اور نہ کریں تو بس ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال ملک صاحب دیکھ لیں۔ it is a difficult task ان کو کچھ وقت دیں۔

بیگم نسرین جلیل۔ جناب دو سیشنز گزر چکے ہیں۔ اگر ہو سکے تو آج ہی دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ اصل میں سیکر صاحب نہیں ہیں وہ باہر گئے ہونے ہیں۔ شیخ رفیق صاحب آپ کو بھی نہیں ملا۔ امداد اعوان صاحب آپ کو بھی نہیں ملا۔ جہانگیر بدر صاحب آپ کو بھی نہیں ملا۔

جناب الیاس بلور۔ جناب مجھے بھی الاٹ ہوا ہے۔ لیکن ابھی تک ملا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ ملک صاحب اب دیکھیں شیخ صاحب کو بھی نہیں ملا ہے۔ فدا صاحب کو بھی نہیں ملا ہے۔ امداد اعوان صاحب کہہ رہے ہیں مجھے نہیں ملا۔ جہانگیر بدر کہہ رہے ہیں مجھے بھی نہیں ملا ہے۔

ملک محمد قاسم۔ یہ مجھ پہ تو آپ نے ذمہ داری ڈالی ہے۔ مولانا اور بی بی کے لئے میں نے ذمہ داری لے لی ہے۔ لیکن یہ ذمہ داری تو جناب کی ہے۔

جناب چیئرمین۔ my strength is your strength اگر آپ مضبوط ہوں گے تو میں مضبوط ہوں گا۔ کوشش کریں۔ امداد اعوان صاحب بیچارے جہانگیر بدر صاحب، شیخ رفیق صاحب، بزرگ آدمی ہیں، سیکرٹری جنرل بھی ہیں۔

جناب امداد علی اعوان۔ ہمیں افسوس ہے کہ نیشنل اسمبلی کا سیکرٹری تو اپنے ممبران کے لئے کوشش کرتا ہے لیکن ہمارا چیئرمین کوئی کوشش نہیں کر رہا ہے کہ اپنے سینیٹرز کو کمرے لے کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ چلیں چیئرمین اب فوج بناتا ہے پھر پڑھائی کرتے ہیں۔ سیکر صاحب آجائیں۔ میں بھی کوشش کرتا ہوں۔

بیگم نسرین جلیل۔ اس سیشن کے ختم ہونے سے پہلے۔

جناب چیئرمین۔ ہم اپنی پوری کوشش کریں گے۔

جناب الیاس بلور۔ ایک ریزولوشن پاس کی جانے کہ جن جن سینیٹروں کے پاس کمرے نہیں ہیں ان کو کمرے دئے جائیں۔ اور جو ممبرز نہیں ہیں اور بیٹھے ہونے ہیں ان سے خالی

کرائے جائیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ ایڈجرنٹ موشن نمبر ۸۷۔ پروفیسر فرخید احمد صاحب۔
موجود نہیں ہیں۔

قاضی حسین احمد۔ جناب ذہنی چیئرمین نے مجھے ہدایت کی تھی کہ میں تحریک التوا
کی صورت میں اپنا پوائنٹ آف آرڈر لے آؤں۔ اور وہ آؤٹ آف ٹرن لے لیا جائے گا۔ یہ حافظ
حسین احمد صاحب اور میری مشترکہ تحریک التوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ پہلے ایک پریوینٹج موشن رہ گیا ہے میرے خیال میں وہ کر لیں۔
حافظ صاحب کا آیا ہوا ہے۔ جی حافظ حسین احمد صاحب، فضل آغا صاحب، اور حافظ فضل محمد
صاحب کا نمبر ۲۲ ہے۔ حافظ صاحب پڑھیں۔

حافظ حسین احمد۔ شکریہ جناب۔ ۲۱ جولائی ۱۹۹۳ کو ایوان بالا کی جو کارروائی رات کو
نیویشن پر دکھائی گئی وہ بالکل یکطرفہ اور جانبدارانہ تھی۔ جس پر صرف حکومتی موقف خصوصاً
محرم جناب اقبال حیدر دام برکتہ اور ڈاکٹر شیراگل صاحب کی تقریر دہلیز ٹیلی کاسٹ کی گئی۔
جس سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس مسئلے کو فوری طور پر استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا
جائے۔

جناب چیئرمین۔ فضل آغا صاحب آپ بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ حافظ فضل محمد
صاحب بھی تائید کرتے ہیں۔ It is being opposed۔

حافظ حسین احمد۔ انہوں نے پہلے کہا ہے کہ اپوزیشن نہیں کریں گے۔ جی جناب خالد
کھرل صاحب۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ opposed, Sir یہ میرے پاس اس کا transcript
بھی ہے۔ ان سب کے جناب چیئرمین نام mention کیے گئے ہیں۔ اور آسمے اس کا جو بھی
transcript ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں اگر آپ چاہتے ہیں تو ویسے
دکھا دیتا ہوں۔

حافظ حسین احمد۔ اسی انداز میں پڑھیں۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ میں اسی انداز میں کیسے سنا سکتا ہوں۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب چیئرمین، جو ہم نے سنا ہے پہلے وہ ہم سنائیں گے بعد میں
اگر وہ سنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو سرکاری ریکارڈ ہے۔ یا تو اس کی ٹیپ سنی جائے پہلے ان
کو پڑھنے تو دیں۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ یہ ہے تو بہت لمبا ہوا لیکن ان کے بارے میں جو
تحریک استحقاق تھی۔

حافظ حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین۔ حافظ صاحب

حافظ حسین احمد۔ گزارش یہ ہے کہ اصل بنیاد یہ ہے کہ پوری جوخبر سینٹ کی کارروائی کی ہے وہ پوری کی پوری اسی انداز میں سنائیں۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ جناب سپیکر یہ ممکن نہیں، ان کے بارے میں یہ ہے تحریک استحقاق کے وقفے میں سینئر حافظ حسین احمد نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کی بروقت اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے کوئٹہ اور دور دراز علاقوں سے تعلق رکھنے والے سینئرز کی عدم شرکت کی حوالے سے تحریک استحقاق پر دلائل دیئے۔ سینئر سید محمد فضل آغا، سینئر عبد الرحیم خان مندوخیل، سینئر سید اشتیاق اعظم اور سینئر اکرم شاہ نے بھی اس موضوع پر تحریک استحقاق پیش کی تھی۔ انہوں نے بھی تحریک کے حق میں دلائل دیئے۔

جناب چیئرمین۔ اب بتائیں فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ گزارش یہ ہے کہ جس وقت یہ کارروائی شروع ہوئی تحریک استحقاق ہم نے موو کی تھی ہم نے ان دلائل میں کیا کہا اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ گزارش یہ ہے کہ جب ہم تحریک لاتے ہیں یا اس قسم کے جو بھی مسئلے اس House میں آتے ہیں تو قوم کے سامنے تصویر کے دونوں رخ آنے چاہیے۔ ہم نے کیا دلائل دیئے یہ عوام کو سننا چاہیے کہ ہم نے کیا دلائل دیئے۔ پوری قوم کو ٹی وی پر سننا، چاہیے کیونکہ اقبال حیدر صاحب نے جو اپنے دلائل دیئے تھے یا شیر الگن صاحب نے دیئے تھے وہ دلائل تو انہوں نے پورے پورے عوام کو سنا دیئے پورے پاکستان کے عوام کو سنا دیئے۔ حافظ صاحب نے میں نے عبد الرحیم صاحب نے باقی ساتھیوں نے جو دلائل دیئے تھے ہم نے جو رولز کانسنٹیوشن یا جن باتوں کا سہارا لیا تھا ان میں سے ایک بھی بات نہیں کہی گئی تو قوم کے سامنے تصویر کا ایک رخ رکھا گیا ہماری کوئی بات نہیں سنائی گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا استحقاق اس لئے بنتا ہے کہ اس ہاؤس میں جب آتے ہیں تو یہاں ہاؤس کی کارروائی کے لئے ٹی وی کی ذمہ داری بنتی ہے کہ دونوں سائیڈ سے جو points اور arguments آئیں وہ عوام کے سامنے رکھیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ یہ فرما رہے ہیں کہ تفصیل نہیں دی گئی۔

سید محمد فضل آغا۔ مجھے گزارش تو کرنے دیں تا کہ عوام اس پوزیشن میں ہوں کہ ہاؤس کے اندر جوابات ہو رہی ہیں کون کیا کہہ رہا ہے کون صحیح کہہ رہا ہے کون غلط کہہ رہا ہے۔ جائز ہو رہا ہے یا ناجائز ہو رہا ہے۔ انہوں نے کل میرا سوال تھا کہ ٹوٹل ہائی ویز کی total allocations کیا ہیں اور اس میں سے بریک اپ کیا ہے انہوں نے یہ تو ٹی وی پر بتا دیا کہ فضل آغا کے ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ ایک سو ستائیس ملین ڈالر نیشنل ہائی ویز پر خرچ کیے گئے مگر یہ نہیں بتایا کہ ۴۵ پرنسٹن لمبانی جو بلوچستان کے لئے رکھی گئی ہے اس کے لئے صرف نو فیصد رکھا گیا ہے یہ نہیں بتایا۔ اس لئے کہ ہمارے علاقے کے لوگ ہر صوبے

کے لوگ پوری قوم یہاں حقائق سے واقفیت حاصل کرنا چاہتی ہے۔ ہم یہ پروپیگنڈا ایڈجرنس اس ہاؤس میں لانے ہیں ان کا مقصد ہی یہی ہے کہ سب کارکردگی حکومت کی عوام کے سامنے رکھی جائے۔ پھر عوام صحیح منوں میں بچ کر سکیں۔ پروں کی کارروائی جن حضرات نے سنی ہے وہ اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں چاہے وہ پریس گیلری میں بیٹھے ہوں چاہے معزز اراکین یہاں ایوان میں بیٹھے ہیں چاہے مہمانوں کی گیلری میں بیٹھے ہوں۔ چاہے ہمارے کارندے ہیں اس ہاؤس میں جنہوں نے دن کی کارروائی دیکھی اور رات کو سینٹ کی کارروائی ٹی وی پر سنی۔ وہ ذرا اپنے گریبانوں میں جھانکیں انصاف کریں کہ یہ قوم کو کیا انصاف دے رہے ہیں۔ قوم کو ایک طرف کی تصویر دکھا کر ایک طرف کا رخ دکھا کر نہ یہ اپنی خدمت کر رہے ہیں نہ قوم کی خدمت کر رہے ہیں پوری قوم کو اندھیرے میں رکھ رہے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح قوم کی خدمت ہو رہی ہے اور صحیح منوں میں ہو رہی ہے۔ اس لئے ہمارا یہ استحقاق بنتا ہے کہ جو ہم اس فلور پر لائے ہیں وہ قوم کے سامنے لایا جائے کہ اپوزیشن کیا کر رہی ہے حکومت کیا کر رہی ہے حقیقت کیا ہے تاکہ عوام صحیح منوں میں بچ کر سکیں۔ لیکن ایک طرف کی تصویر دے دی ہم نے دلائل دے دیے اور ان کی پوری سٹینٹ آ جاتی ہے اس سے تو بات نہیں بنتی نکلیے!

جناب چیئرمین۔ حافظ صاحب

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب، ہم خبرنامے کی بات نہیں کر رہے خبرنامے میں تو ہمارا حق ہی نہیں ہے۔ جناب یہ جو تفصیلی کارروائی ہے جس کے لئے یہاں عمل بیٹھا ہوتا ہے اور وہ بھی رات کو گیارہ اور بارہ بجے کے درمیان کسی بھی وقت ناگہانی طور پر دکھایا جاسکتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بارہ بجے کے بعد تک چلتا رہتا ہے اور وہ تاریخ تبدیل ہوجاتی ہے۔ تو میں گزارش کروں گا ہونا تو یہ چاہیے کہ سینٹ ایوان والا ہے اس کی کارروائی اور اہم مسائل کے بارے میں خبرنامے میں واضح طور پر بتایا جائے۔ لیکن جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے تو یہ تمام کی تمام وہ کارروائی ہے جو یہاں بیٹھ کر ٹی وی کے فائدے پوری کارروائی لیتے ہیں وہ کارروائی باضابطہ طور پر سنائی جاتی ہے اس میں اگر ایک طرف سے یہ دلائل دیے جائیں کہ انہوں نے فلاں رولز کا حوالہ دیا ہے فلاں کا اور دوسری طرف سے یہ کہا جائے کہ فلاں فلاں صاحب نے بھی تحریک استحقاق پیش کی اس میں ایک رخ آ جاتا ہے جو بھیانک رخ ہوتا ہے۔ جو حسین ترین رخ ہوتا ہے اسے یہ چھپا لیتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس سے پہلے جناب خبرنامے میں ایک سوال آیا تھا کوئی بیرون ملک کشمیر کمیٹی کے متعلق۔ اس خبرنامے میں باضابطہ طور پر کہا گیا کہ آج وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے سینٹ کو بتایا۔ پندرہ منٹ تک وہ چلائے رہے نہ سردار آصف احمد علی صاحب تھے نہ سینٹ کو کچھ بتایا تھا۔ سوال کچھ اور تھا اور جواب جو نشر کیا گیا وہ بالکل مختلف تھا نہ اس سوال سے متعلق تھا تو میں سمجھتا ہوں جناب یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور اسے آپ استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔ کھرل صاحب جو ہیں وہ بھی بیچارے آج کل ٹی وی سے آؤٹ ہوتے جا رہے ہیں اصل مسئلہ اس وقت سیکرٹری کے ہاتھ میں ہے۔ میں ان سے کوئی مح نہیں کرتا۔ پرانے وزراء کی طرح نہیں ہیں تو جناب میں سمجھتا ہوں

آج کل یہ نہ کھرل نامہ ہے نہ اگن نامہ ہے بلکہ یہ حیدر نامہ ہے اس لئے آپ مہربانی کریں اسے استحقاق کمپنی کے سپرد کریں۔

جناب چیئرمین۔ حافظ فضل محمد صاحب

حافظ فضل محمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ جناب چیئرمین، اصل میں سینٹ کا جرم یہ ہے کہ یہاں اقتدار والے حزب اختلاف میں ہیں۔ اگر آپ اپنی اسی جگہ پر بیٹھے نہ ہوتے تو پھر یہ حالات نہ ہوتے۔ چونکہ یہاں وہ شکست خوردہ ہیں اس لئے سینٹ سے ہر محاذ پر ایسا ہی سلوک کیا جا رہا ہے۔ یہ نہ دنیا میں قانون ہے نہ آئین ہے نہ انصاف ہے کہ جب یہاں دونوں طرف سے باتیں ہوتی رہتی ہیں اور دلائل دونوں طرف سے دیے جاتے ہیں۔ پھر وہاں ایک ہی رخ وہ دکھاتے ہیں۔ جب بحیثیت وکیل یہاں پر جتنے وکلاء حضرات بیٹھے ہوں۔ کیا کسی بھی عدالت میں دنیا میں ایک ہی طرف کے دلائل کی بنیاد پر کوئی نج فیصلہ دے سکتے ہیں۔ تو حقیقت ہے عوام ہمارے نج ہیں وہ یہاں غائبوں کو بھیجتے ہیں پھر وہ یہاں ان کی کارروائی کو سنتے ہیں۔ تو پھر عوام اپنے مستقبل کے لئے اپنے فیصلے سناتے ہیں کہ یہ ہماری نمائندگی کے مستحق ہیں اور یہ مستحق نہیں ہیں۔ جب وہ یہاں اس طریقے سے کارروائی دکھاتے ہیں کہ ہمیں وہ باطل نالبل دکھا کر اور وہ اپنے آپ کو بہترین دلائل اور تفصیل و تقریر اور تمام تفصیلات دکھاتے ہیں۔ ہمارے صرف نام لیتے ہیں فلاں فلاں نے یہ تحریک پیش کی اس کے علاوہ کوئی بات نہیں ہوتی۔ میرے خیال میں یہ سراسر جیسے ہم نے کہا ہے کہ جانبدارانہ انداز کا انہوں نے مظاہرہ کیا ہے۔ یہ جانبدارانہ ہے اس سے پورے سینٹ میں کوئی بھی اختلاف نہیں کرے گا اس طرف سے بھی کچھ مظلوم طبقہ ہے ان کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے یہ کمپنی کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ کھرل صاحب اس میں شکایت یہ ہے کہ ایک طرف تو پوری تفصیل آجاتی ہے کہ جی انہوں نے یہ کہا کہ فلاں قانون فلاں آرٹیکل اور ادھر سے آتا ہے کہ انہوں نے بھی حق میں دلائل دیے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سے picture صحیح نہیں بنتی۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ مجھے اگر continue کرنے کی جناب چیئرمین، اجازت دی جائے میں ایک منٹ میں پڑھ دیتا ہوں۔ قائد حزب اختلاف راجہ محمد ظفر الحق نے کہا کہ حکومت بعض معاملات پر اجالت کا مظاہرہ کرتی ہے۔ اور پھر بعد میں اس پر غفلت کرتی ہے۔ مشترکہ اجلاس عجلت میں بلایا گیا جس میں ہم نے قواعد میں ترمیم کی تجویز کی تا کہ کشمیر کمپنی کی تشکیل قانونی ہو سکے۔ سینٹ نے بھی مشترکہ کشمیر کمپنی کے قیام کا کئی بار مطالبہ کیا۔ سینٹ نے بھی مشترکہ کشمیر کمپنی کے قیام کا کئی بار مطالبہ کیا ہے۔ حکومت جو کام کرنا چاہتی ہے اسے مناسب طریقے سے اہمیت کے مطابق کیا کرے۔ اپوزیشن نے کشمیر کمپنی کے لئے کوئی رکن نامزد نہیں کیا۔ قومی اسمبلی کے ارکان کے نام بھی نہیں آنے۔ قائد ایوان سینٹ نے کہا کہ حکومت نے اپوزیشن سے اس اہم مسئلے پر رابطہ کیا ہے، چیئرمین سینٹ کو بھی اس کا علم ہے۔ حکومت نے ارکان کی تعداد کے بارے میں بھی تبادلہ خیال کیا ہے اور اپوزیشن سے نام مانگے ہیں۔ اپوزیشن نے کہا ہے کہ وہ اپنے ۲ اگست کے پارلیمانی اجلاس میں

فیصلہ کر کے نام دے دیں گے۔ اب آپ سید اقبال حیدر کا statement سننا چاہتے ہیں وہ بھی میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ پڑھیں۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ وزیر قانون سید اقبال حیدر نے تحریک استحقاق پر اعداد خیال کرتے ہوئے کہا کہ قواعد و ضوابط واضح ہیں اور کسی بھی معزز رکن کا استحقاق مجروح نہیں ہوا۔ مشترکہ اجلاس کے انعقاد کے لئے صدر مملکت کو اختیار ہے۔ وہی اسے آئین کے تحت حاصل اختیار کے ذریعے متوی کر سکتے ہیں۔ قواعد کے مطابق ریڈیو پر اجلاس کی طلبی کا اعلان قانونی نوٹس ہوتا ہے۔ قواعد کے مطابق اجلاس طلب کرنے کے لئے نوٹس کا عرصہ مقرر نہیں ہے۔ اس کے بعد واک آؤٹ کے متعلق ہے۔ یہ دونوں برابر برابر ہیں تقریباً۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال سوال یہ ہے کہ اس وقت Privilege Motion admit کرنے سے کیا فائدہ ہو گا۔ وزیر صاحب موجود ہیں وہ کہہ رہے ہیں ہم نے اقدامات کئے ہیں 'مزید بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ میں یقین دلاتا ہوں حافظ صاحب کو کہ میں ٹی وی سے گیا نہیں ہوں میں وہیں ہوں آپ تشریف لائیں میرے ساتھ بیٹھ کے بات کر لیں۔

جناب چیئرمین۔ جنرل انٹرمین کمیٹی بھی موجود ہیں اس کو بہتر بنایا جا سکتا ہے اس لئے اس کو admit کر کے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

حافظ حسین احمد۔ میں گزارش کروں گا کہ نہ راجہ غفرالحق صاحب تحریک استحقاق کے محرک تھے اور نہ ملک قاسم صاحب تھے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جن ممبران نے تحریک استحقاق پیش کی ان کے متعلق تو آپ نے ایک لفظ تک نہیں کہا۔

جناب چیئرمین۔ کھرل صاحب۔

جناب خالد احمد خان کھرل۔ جناب چیئرمین ناظم بڑا لمبیڈ ہوتا ہے ٹیلی ویژن کا اس لئے ہر ممبر کا نہیں جاسکتا۔

جناب چیئرمین۔ اصلاح کر لیں گے ناں اب وہ بیٹھے ہوئے ہیں اس بات کو نوٹ کر لیں گے آئندہ بہتری ہو جائے گی۔ جی قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد۔ جناب والا! میری عام تقریریں نشر ہوتی ہیں ریڈیو، ٹیلی ویژن پر، سارے ملک کے دورے ہوتے ہیں اگر کہیں پوری تقریر میں ایک فقرہ کہیں ایسا نکل آئے کہ جو حکومت کے اپنے حق میں جاتا ہو میں تو ایک گھنٹے کی تقریر میں سے اسی کو نشر کر دیتے ہیں اور اس سے یہ غلط impression قوم کو دیتا ہے جیسے میں حکومت کا طرفدار ہوں اور ان کی حمایت اور ان کی وکالت کر رہا ہوں۔ حالانکہ پوری مہم میں حکومت کی غرابیوں اور ان کی غلط پالیسیوں کے خلاف لوگوں کو educate کرنے کے لئے دورے ہوتے ہیں۔ لیکن ریڈیو اور ٹیلی ویژن ہمیشہ ایک غلط تصویر اس کی پیش کرتے ہیں اور میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

Mr. Khalid Ahmed Kharal : This is noted. In future it shall not happen as it has been happening today.

جناب چیئرمین - اور باقی یہ گزارش ہے کہ آپ انٹارمیشن کمیٹی میں ان معاملات کو discuss کر سکتے ہیں تاکہ بہتری ہو سکے۔

ADJOURNMENT MOTION RE: THE ALLEGED CONFRONTATION
BETWEEN THE ARAB NATIONALS AND THE TRIBES.

Syed Muhammad Fazal Agha: Is it a privilege motion?

Mr. Chairman: This is a statement made by the Minister on privilege motion. It will not

جناب چیئرمین - وہ تو پہلے ہی کہہ رہے ہیں نہیں ہوا لیکن مزید بہتر بنائیں گے اس کو۔۔ ان کی سٹیٹمنٹ یہ ہے کہ ہم نے کوئی طرف داری نہیں کی لیکن پھر بھی بہتر بنائیں گے۔ ملک قاسم صاحب۔

ملک محمد قاسم - جناب اصل میں اگر میں حافظ صاحب کی جگہ ہوتا تو میں تو Privilege Motion یہ لانا کہ جس وقت یہ سینٹ کی کارروائی ہوتی ہے اس وقت صرف ہم ہی سن رہے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین - یا جس کو بیماری ہو وہ سن رہا ہوتا ہے۔
ملک محمد قاسم - کوئی سن نہیں رہا ہوتا اور ہم demand کرتے ہیں کہ اس کے وقت کو ایسے وقت پہ لایا جانے کہ دوسرے لوگ بھی سنیں۔ یہ بہتر بات ہو گی باقی جو کرنا ہے کریں۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے۔ اگلی ایڈجرنٹ موشن نمبر ۷۸ ہے۔ خورشید احمد صاحب غیر حاضر ہیں تو یہ drop ہو جانے گی۔ آپ کی آخر میں لیں گے طارق چوہدری صاحب نمبر ۹۰۔

جناب محمد طارق چوہدری - شکریہ جناب چیئرمین۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ میں تحریک کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے حامل اس قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جانے کہ قومی اخبارات کی اشاعت ۲۰ جون کے مطابق خیبر ایجنسی میں عرب باغیوں اور مقامی قبائل کے درمیان خوفناک تصادم میں ۸ افراد ہلاک اور بے شمار زخمی ہو گئے۔ توہوں راکٹ لانچروں اور میزائیلوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ حکام پر توہوں راکٹ لانچروں اور میزائیلوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا ہے۔ پولیٹیکل حکام حالات پر قابو پانے میں ناکام رہے۔ پاکستان کی سر زمین پر

غیر ملکی باشندوں کا جم غفیر جو خوفناک اسلحہ سے لیس ہے اور مقامی آبادی سے تصادم کی پوزیشن میں ہو۔ جس پر انتظامیہ کا کنٹرول بھی باقی نہ رہے۔ یہ انتہائی تشویشناک صورتحال ہے۔ لہذا اس مسئلے کو فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔

جناب چیئرمین - جی کیا آپ اس کو اپوز کرتے ہیں جی؟

سید اقبال حیدر - مسند تو بہت اہم ہے اور اس میں ایک حقیقت میں بیان کر دوں اس کا نوٹس لیا گیا ہے اور زیادہ تر جو غیر ملکی عناصر ہیں وہ افغانستان جاچکے ہیں۔ اب اس پر بحث کرنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے روز کے مطابق ویسے یہ بنتا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین - کیوں طارق صاحب؟ کیا فرمائیں گے آپ۔

جناب محمد طارق چوہدری جناب اگر ان کا اعتراض نہیں ہے تو اس پر-----

جناب چیئرمین - جی وہ کہتے ہیں کہ رول کے مطابق نہیں بنتا

جناب محمد طارق چوہدری - میں عرض کروں کہ رول کے مطابق بنتا ہے اس لیے

میں نے اس کو پیش کیا ہے

جناب چیئرمین - جی کس طرح بنتا ہے جناب وہ فرمائیں۔

جناب محمد طارق چوہدری - پہلی بات تو یہ ہے جناب چیئرمین - کل بھی اسی

طرح کا مسند زیر بحث رہا ہے۔ اور جس میں ایوان کے اندر کافی تخفی بھی پیدا ہوگئی۔ اور یہ موضوع بھی ایسا ہے جس پر عملی انیس کے کہنے کے مطابق

کہ خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم
انہیں نصیحت نہ لگ جانے ان آگینیوں کو

اس لیے کہ

نوٹے میں یہ شیشے صدا نہیں رکھتے۔

جناب چیئرمین بعض اوقات ہم جذبات میں back ground کو سامنے رکھے بغیر ایسی غیر ذمہ دارانہ باتیں بھی کہہ جاتے ہیں۔ جو آج تو ڈیک بجانے کا سبب بن جاتی ہیں اور دو متصادم فریقوں کے درمیان اس پر مکراہٹ کا تبادلہ بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن کل ہمارے لیے اور ہمارے ملک کے لیے بہت مشکل پیش آسکتی ہے۔ میں اس موضوع کو زیادہ دور نہیں لے جانا چاہتا کیونکہ میرا یہ خیال ہے کہ اس ایوان میں زیر بحث آنے کا کیونکہ اسی طرح کی ایک اور تحریک تقریباً اس سے ملتی جلتی وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔

جناب چیئرمین - کونسی جی؟

جناب محمد طارق چوہدری - ابھی آجانی گی بات بوری تھی قاضی صاحب کی

طرف سے بھی۔ مسند یہ ہے جناب کہ میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ سینٹ کے رولز اور پروسیجر '۵۰ء' کی طرف اور اس میں آپ دکھیں a-b c اس کے جو sub rules ہیں ان کے مطابق پہلی بات تو یہ ہے کہ جس وقت یہ مسند درمیش ہوا تو فوری طور پر اس کو سینٹ کے

نوش میں لایا گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ فوری توجہ کا طالب ہے اس لیے کہ آج تک یہ ایسٹو مختلف نوعیتوں سے ہمارے سامنے آ رہا ہے تیسری بات یہ کہ براہ راست مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے دونوں طرف ایک تو یہ کہ جس ایجنسی میں یہ واقعہ ہوا وہ بھی مرکزی حکومت کے ایڈمنسٹریشن میں ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ غیر ملکی باشندوں کے بارے میں تھا۔ وہ غیر ملکی باشندے بے شک قانونی طریقے سے مقیم ہوں یا غیر قانونی طریقے سے مقیم ہوں ان غیر ملکی باشندوں کے معاملات ان کا قیام ان کی ہر چیز جو ہے وہ بجائے خود مرکزی حکومت سے متعلق ہے۔ اور تیسرا یہ کہ یہ تصادم جس سطح پر ہوا ہے۔ اور جس سطح کا اسلحہ استعمال کیا گیا ہے وہ بجائے خود مرکزی حکومت کی تحویل اور اس کی ذمہ داری میں آتا ہے اور اس کی ذمہ داری بنتا ہے۔ تو لہذا یہ تمام دلائل جو ہیں وہ اس بات کے متقاضی ہیں اور پھر یہ کہ یہ میں نے specific ایک ہی مسئلے کے اوپر اس issue کو بھیڑا ہے۔ میں نے متعدد issues اس میں discuss نہیں کیے ہیں۔ لیکن یہ واقعات جن کا میں نے reference دیا ہے اور ایک ہی حوالہ جو براہ راست مرکزی حکومت سے متعلق ہے جو فوری طور پر آپ کے اس ایوان کے نوٹس میں لایا گیا۔ جو ہر طریقے سے یعنی یہاں کی سرزمین پر باہر کے باشندے جو ہر طریقے سے مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے، لیکن پھر اس کے بعد بھی اگرچہ انہوں نے کہا کہ وہ یہاں سے بھاگ کر جا چکے، یہ ہو چکا وہ ہو چکا۔ لیکن اس کے باوجود ان واقعات کا ایک تسلسل ابھی تک ہمارے سامنے آتا جا رہا ہے۔ کل بھی اس پر آپ اس وقت ایوان میں شاید آنے تھے یا نہیں، قاضی صاحب کی طرف سے ایک مسئلہ اٹھایا گیا تھا اور یہاں پر کافی گرما گرمی بھی ہوتی تھی۔ تو میں اس کو آدھا بھیڑ کر کچھ لوگوں کو مشتعل نہیں کرنا چاہتا۔ میں یہ چاہ رہا ہوں کہ کیونکہ یہ اس طرح کا issue ہے اور ہمارا قومی issue ہے، ہماری سلامتی اور ہمارے مستقبل کے تعلقات سے یہ تعلق رکھتا ہے۔ تو اس حوالے سے یہ ہر طرح مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے اور ہر لحاظ سے اس ایوان میں زیر بحث آنے کے قابل ہے۔ اس لئے میں یہ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کو admit کیا جائے تاکہ اس issue کو ہم پوری سنجیدگی کے ساتھ پوری توجہ کے ساتھ زیر بحث لائیں اور اس کا کوئی حل بھی نکالیں۔ تو اس وجہ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف اس کی مخالفت کرنے کی بجائے جو دلائل میں نے دیے ہیں ان پر سنجیدگی سے غور کریں اور اس کو زیر بحث آنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین۔ جناب اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Sir, I would only say that if I make a policy statement on this very serious issue of importance, there is no dispute about it because the activities of those foreigners are a serious threat to the law and order situation, to the peace in the area and a cause of bloodshed also. It is continuing since last several years. Technically, I was opposing because it is an outcome of the Afghan war and the suffering of the people of Pakistan are still continuing as a result of the Afghan war.

جناب چیئرمین۔ یہ جو آٹھ آدمی مر گئے ہیں اس کا کوئی case بھی تو درج ہوا ہو گا۔
 سید اقبال حیدر۔ سر 'policy statement' ذرا سالا ہوا ہے۔ اس کے بعد اگر میرے
 معزز رکن مطمئن ہو جائیں۔ ہم نے اس پر پوری تحقیقات کی ہیں۔
 جناب چیئرمین۔ پہلے یہ بتادیں کہ یہ آٹھ مر گئے ہیں تو اسکی کوئی قانونی کارروائی
 مقدمہ وغیرہ کیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جی۔ جی۔ وہ بھی کیا ہے۔ Raids بھی کئے ہیں 'قانونی کارروائی
 بھی کی ہے اسکو بھی recover کیا ہے۔

Sir, according to 'Daily Events' reports, tribal lashkar of Tirah raided various residential places of Arab nationals. Besides valuable household items, arms, ammunition, including 12.7 mm, four along with 50,000 rounds, RPG-7, 15 with 550 rounds, Klashnikovs and rifles 200 with approximately 100,000 rounds, mortars, 3 and anti-personal mines, 400 were confiscated and also 13 Mules and 3 Camels were captured. Tribal lashkar also warned supporters of Arabs, Jamal son of Abdul Wadood and Mian Gul son of Sultan Haider, cast Qamber Khail to surrender or face dire consequences. The Home Department of NWFP has informed us that the illegal Arab aliens residing in Tirah were an outcome of the Afghan war. After the withdrawal of the Soviet Union from Afghanistan, battle hardened Arab nationals from various countries engaged in war trickled into Pakistan. In Khyber Agency, they sought the assistance of one Gulabat Khan Malikdin Khel (a known heroin pusher and an anti-state element) in establishing a camp inaccessible Tirah Valley. In Janruray, 1994, Gulabat Khan settled these Arabs in the Chora Valley. Gradually their number reached about 70 in April, 1994, fearing action by the Government, the Arabs shifted to a place by the name of Nakai in the interior of Tirah. According to reliable reports, Gulabat Khan and his family sold land to these Arabs who apparently, were, financially quite sound. At Nakai, the Arabs established their central command under a three member council comprising Abu Abdullah Muhammad Al Rafi (Khalifa) of Palestinian origin with Jordanian passport, Abdu Ayub Al-Parkavi of Sudan with Palestinian passport and one Abu Usman Mazin of unknown origin. The said Arabs including 10 females, fortified their position with bunkers and started preaching their own faith.

According to information collected, the Arabs were reported to have established a Caliphate and held out that all beyond the pale of their faith were

non- Muslims. They were also alleged to be indulging in such practices as "Matah" and it came to be rumoured in the Agency that these Arabs were sharing their women folk amongst themselves freely and without any inhibition. Also rumours spread that the Arabs were extremely wealthy and were bribing various Ulema to convince the Afridi tribesmen to flock to their banner. It may be noted here that some "Punjpeeri Ulema" actively supported the Arabs in consolidating their position in the Tirah Valley. With time, these Arabs became abrasive and on two occasions their behaviour with their women folk became an issue of major controversy in the religious and social circles of Khyber Agency.

Sub-sections of Kuki Khel and Kamar Khel also took strong exceptions to the commanding of the water of two springs in the area by the Arabs who despite their protest, paid no heed. In the second week of June events took a serious turn when one Sudanese was gunned down by the Sikandar Khel sub-section of Kuki Khel

جناب چیئرمین-یہ اور کتنا لمبا ہے؟

سید اقبال حیدر- سر ایک صفحہ ہے باقی last page- پلیں ان کی detail میں پھوڑ دیتا

ہوں۔ لیکن

I will put the entire policy statement on the floor of the House. Reportedly, two Arabs were killed and two were taken captive by the tribesmen while the remainder alongwith Gulabat Khan's family crossed over into Afghanistan. The fate of the two Arabs in custody of the tribesmen is yet to be decided by them. Their names could not be ascertained.

It may be noted that Nakai in Tirah Valley is an inaccessible area outside the normal writ of the Government. In fact, the area is totally closed to any form of direct influence or intervention by the Government. As regards, the closure of Landikotal Bazar Road, the report is baseless. Also, it may be mentioned that the Bazar Road is now under construction and is not a part of Tirah Valley.

The tribesmen of Khyber Agency are presently unanimous on not allowing the Arabs into Tirah or any other area. According to sources, the issue now stands resolved to the satisfaction of the tribes who by tradition and custom have kept TIRAH closed to outside influences since time immemorial Sir, I would present certain photographs as an evidence of the immoral activities of the so called Mujahideen from various Arab countries. These photographs are

nothing but pornography and their activities were highly immoral . Government is taking strict action against many Arabs who had come in the name of JEHAD. They are indulging into all sorts of terrorism, drug trafficking, arms trafficking, womanizing and open use, sale, import, smuggling of liquor. And Government has taken a strict action to ensure that all these aliens and Arabs from different countries or from any other country, it is not confined to Arab, let me clarify, in this incident only Arabs were involved, all these persons who are using the soil of Pakistan or the tribal area, they are extradited as fast as possible in the interest of the nation and of the ...

جناب چیئرمین۔ جناب طارق صاحب بنیادی چیز یہی ہے کہ انہوں نے ایک گراؤنڈ دینا تھا کہ یہ کیوں ہوا۔ لیکن بنیادی چیز یہ ہے کہ آٹھ آدمی مارے گئے اس حادثے میں اس کی ایک گراؤنڈ انہوں نے بتایا ہے کیا ہے؟ لیکن اس پر باقاعدہ قانونی کارروائی بھی ہوگی۔ تو اس صورت حال میں ----

Syed Iqbal Haider: And those photographs, Sir, which were highly objectionable or were amounting to nudity and pornography, I have excluded that but I am prepared to show those photographs also, and the highly immoral activities they were involved in.....

جناب چیئرمین۔ نہیں جی، کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ بے شک دیکھ لیں۔ جی رکھ لیں میز پر جو دیکھنا چاہتے ہیں۔ جناب پٹیل طارق چوہدری صاحب کی اس تحریک کو تو نبھایا جائے۔ جی طارق صاحب انہوں نے بڑی لمبی چوڑی ایک گراؤنڈ دی ہے لیکن اصلی بات جو آپ نے اس واقعہ کے بارے میں کی تھی کہ وہاں پر آٹھ آدمی مارے گئے ہیں۔ قبائل کا تصادم ہوا ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ جناب چیئرمین میں گزارش کرتا ہوں چھیٹا اس واقعہ کا یہ لفظ کہ pornography اس میں ہمارے سینئر زیادہ interested ہو گئے ہیں۔ حالانکہ وہاں جا کر ان کو دیکھنے کے بعد ان کو مایوسی ہوگی۔

جناب چیئرمین۔ ہاں مایوسی ہوگی۔ کچھ نہیں ہے اس میں۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ کیونکہ آپ نے بتا دیا ہے کہ کچھ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین جتنی تفصیل سے انہوں نے بات کی ہے وہی چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس مسئلے کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔ کیونکہ میں وزیر موصوف کے اس بیان سے پوری طرح اتفاق نہیں کرتا اس لئے کہ یہ ہول سیل الزامات ہیں جو لگا دیئے گئے سارے مجاہدین کے اوپر جو یہاں آئے، جنہوں نے کیونٹ حکومت کے ساتھ جنگ کی۔ اس وقت وہ ہماری بھی ضرورت تھے۔ اور ان کی بھی ضرورت تھے اب میں نہیں سمجھتا کہ پوری دنیا سے ہیزوئین اور دوسری منشیات کے عادی لوگ یہاں پر کھینچے چلے آتے ہیں اور ان کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ تو اسی طرح

کے کچھ لوگ اگر عربی بولنے والے بھی پاکستان میں آگئے ہوں اور آج ان کی تصویریں اقبال حیدر صاحب یہاں پیش کریں، بیچ میں سے کچھ نکال لیں اور کچھ پیش کریں اور ان کو مجاہدین بنا کر ہمارے سامنے پیش کیا جائے تو ہمارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟ کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو اسلام آباد میں بیٹھ کر رات کو مدہوش ہو جاتے ہیں کچھ اپنے ہی ساتھیوں کے ساتھ۔ تو یہ ان کی تصویریں یہاں پر بنا کر ہمارے سامنے پیش کر دی گئیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسند زیادہ تفصیل کے ساتھ زیادہ توجہ اور سنجیدگی کا طالب ہے جتنا کہ انہوں نے پیش کر دیا ہے اور خود ان کی statement سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ مسند سنجیدہ ہے، توجہ طلب ہے اور یہ ہر طرح سے ہمارے ایوان میں پیش ہونے کے قابل ہے اور اس پر بحث ضروری ہے۔ دونوں طرف سے مختلف قسم کی آراء ہیں اور ان آراء کو کھل کر یہاں آنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں جی آپ اس مسئلے کو الجھائیں نہیں، مجھے پہلے تحریک التوا کو ختم کر لینے دیں پھر میں آپ کی طرف آتا ہوں، اس پر میں آپ کو بات کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ چیئرمین صاحب میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ایک وزیر موصوف نے کل اور ایک نے آج ذمہ داری کا ثبوت نہیں دیا، انہوں نے غیر سنجیدگی کے ساتھ، جذباتی ہو کر یکطرفہ تصویر پیش کی ہے اور میری ایڈجرنٹ موشن سے غیر متعلق چیزیں یہاں پیش کی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اس بارے میں آپ صحیح فرما رہے ہیں کہ وہ generally وہاں جو حالات ہیں اور یہ جو لوگ ہیں، مجاہد تو بیچارہ جنگ کرے گا، جہاد کرے گا لیکن وہ تو اور لوگ تھے ان میں سے کچھ لوگ ہیں جو اس قسم کی کارروائیاں کرتے ہیں That is nothing to do with this آپ کی جو ایڈجرنٹ موشن ہے اس کا تعلق ہے ان ۸ افراد کی ہلاکت سے ہے جو اس تصادم میں مارے گئے۔ یہ تصادم ہوتا ہے قباہوں میں اور ان افراد کے درمیان جن سے حکومت کا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ حکومت کا تعلق اس سے تب ہو گا کہ انہوں نے اس کو prevent نہیں کیا، proper کارروائی نہیں کی۔ تو وہ فرما رہے ہیں لاپسٹر صاحب کہ ہم نے کارروائی کی ہے اور کچھ لوگ arrest بھی کئے ہیں اور ہم کارروائی کر رہے ہیں تو حکومت کی ذمہ داری تصادم میں تو نہیں آتی ہے ناں۔ تصادم تو ایک offence ہے یعنی یہاں پر اگر کوئی قتل ہو جاتا ہے تو قتل تو آدمی کرتا ہے ناں، حکومت کی ذمہ داری تو تب بنتی ہے کہ اگر قتل کے بعد یا قتل سے پہلے انہوں نے جو precautions ہوتے ہیں حکومت کے وہ نہ کریں یا قتل کے بعد کارروائی نہ کریں تو تصادم سے حکومت کا تعلق نہیں ہے ناں۔ ایک منٹ جی۔ let me finish the adjournment motion, it has nothing to do with you, the

Let us finish it mover and the government اس کو الجھانا نہیں ہے

جناب محمد طارق چوہدری۔ جناب آپ کا سوال بجا ہے لیکن پوری طرح relevant میں اس کو نہیں سمجھتا سنٹ کی کچھ ذمہ داری ہوتی ہے اور سنٹ ظاہر ہے کہ خود act نہیں کرتی State کے behalf پر حکومت act کرتی ہے۔ مسند یہ ہے کہ میں نے یہاں جو چیزیں اٹھائی

ہیں اس میں غیر ملکی باشندے ہیں، پاکستان کے حساس علاقے میں مقیم ہیں، ان کے بقول وہاں انہوں نے باقاعدہ قلعے بنائے ہیں، بنکر بنائے ہیں، مورچے بنائے ہیں۔ ان کے پاس بیوی اسلحہ پہنچ گیا ہے، یعنی غیر ملکی باشندے ہیں، جو عارضی طور پر پاکستان میں مقیم ہیں انہوں نے وہاں پر مورچہ بندی کی ہوئی ہے، ان کے پاس راکٹ لانچر ہیں، ان کے پاس توپیں ہیں، ان کے پاس بیوی اسلحہ ہے۔ پھر وہ اتنے مضبوط ہو گئے ہیں کہ مقامی آبادی کے ساتھ ان کا تصادم ہوتا ہے، تو اگر یہ کہا جائے کہ یہ تو عرب باشندوں کا اور مقامی آبادی کا تصادم تھا حکومت کا اس میں ذکر کہاں سے آ گیا، جناب چیئرمین یہ تو سارا ذکر ہی حکومت کا ہے جناب، ان کا کہاں سے آ گیا۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ یہ آپ نے صحیح فرمایا ہے کہ توپیں ہیں، لانچر ہیں لیکن وہ ایک دن میں تو نہیں آئیں ناں، یہ تو ایک continuous چیز ہے آ رہی ہیں، یہ وہاں پر عرصے سے مقیم ہیں immediate جو آپ فرما رہے تھے کہ immediately میں لایا ہوں وہ تو ہے تصادم۔ باقی چیز تو پرانی چلی آ رہی ہے ناں۔

جناب محمد طارق چوہدری - جناب چیئرمین اگر تو آپ اس chapter کو بند کرنے پر تے ہوئے ہیں تو پھر ایک اور مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی وہ کیا ہے؟

جناب محمد طارق چوہدری - کہ بند کر دیں، ظاہر ہے chair پر تو آپ بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین - تو پھر بند کر دیں ناں۔ اب اتنی بحث ہو گئی ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری - لیکن اس پر وزیر قانون نے یہ بات کہی کہ یہ اہم مسئلہ ہے، میں نے اس پر اپنے دلائل دینے اور اس پر انہوں نے یکطرفہ طور پر statement دیا۔

جناب چیئرمین۔ اور ایک انہوں نے صحیح point out کیا کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ inaccessible area ہے، تیرہ میں تو کنٹرول ہی کوئی نہیں گورنٹ کا، تو پھر گورنٹ کیا کرے؟

جناب محمد طارق چوہدری - کہاں پر کنٹرول نہیں ہے گورنٹ کا؟

جناب چیئرمین۔ تیرہ میں کنٹرول نہیں ہے گورنٹ کا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین - دیکھیں اس مسئلے کو الجھائیں نہیں، مجھے ایڈجرنٹ موشن ختم کر

لینے دیں۔ ہر ایک چیز جنرل بحث کی چیز نہیں ہوتی یہ discussion نہیں ہو رہا،۔۔۔۔۔ مجھے ملے adjournment motion نما لینے دیں پھر point of order پہ آئیں گے۔ تو طارق صاحب in the light of the fact....

جناب محمد طارق چوہدری۔ جناب چیئرمین میں گزارش کروں کچھ لوگوں کے اور دکھ بول رہے ہیں، میں ان دکھوں کو avoid کرنے کے لیے میں صرف اس کو زیر بحث لانے کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ کچھ لوگوں کے دکھ دوسرے ہیں۔ اور وہ دوسرے دکھ جو ہیں وہ

یہاں پہ نہ بولیں کیونکہ ان کے دھک جو ہیں وہ ۵۵ سال پرانے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ وہ علیحدہ مسئلہ ہے۔ دیکھی جانے گی۔

جناب محمد طارق چودھری۔ اور ۵۵ سال پرانے دھکوں کا علاج اور جواب ہمارے پاس ہے اور میں ان کو جواب دینے کی پوزیشن میں ہوں لیکن میں نے avoid کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین۔ صبح کیا آپ نے۔

جناب محمد طارق چودھری۔ یعنی ان کا دھک اس وقت صرف مجاہدین ہی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں بلکہ ہزارا گل صاحب۔

(مداخلت)

جناب محمد طارق چودھری۔ ان کے دھک یہ ہیں جی کہ افغانستان میں روس کو بیٹھنے کیوں نہیں دیا۔ ان کے دھک یہ ہیں کہ افغانستان پر روس قابض کیوں نہیں ہوا۔ ان کے دھک یہ ہیں کہ پھر وہ پاکستان میں کیوں نہیں آیا۔ ان کے دھک یہ ہیں کہ ان کے ذریعے یہ یہاں بادشاہ کیوں نہیں بنے۔ کیا میں ان کے دھکوں کو نہیں جانتا؟

جناب چیئرمین۔ عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔ طارق صاحب چونکہ یہ مسئلہ ---

جناب محمد طارق چودھری۔ اور یہ پاکستان بننے سے پہلے یہ دھک شروع ہوا اور یہ دھک جلدی ختم نہیں ہو گا انشاء اللہ قیامت تک۔

جناب چیئرمین۔ طارق صاحب چونکہ اس میں حکومت کا براہ راست تصادم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور تیرہ میں حکومت کا کنٹرول بھی نہیں ہے۔ اور تصادم کے بعد حکومت نے مناسب کارروائی کی ہے لہذا this adjournment motion is ruled out of order۔ جی جناب اب قاضی حسین احمد صاحب کا ایک out of turn ہے

قاضی حسین احمد۔ ہاں جی۔ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ناں 'adjournment motion' تو ختم ہو چکا ہے اگر آپ اس مسئلے پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو کسی طریقے سے لے آئیں جی جناب اعظم صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا میں عرض کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ اعظم صاحب کی بات سن لیں پھر آپ کی سنتے ہیں۔ باری باری سنیں ناں۔ مندوخیل صاحب جب adjournment motion ہو تو بات یہاں mover کی سنی جاتی ہے یا حکومت کی سنی جاتی ہے

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ point of order۔ ہم ایسے مسئلوں پہ پوچھ سکتے

ہیں۔

جناب چیئرمین۔ point of order۔ آپ کسی کو contradict نہیں کر سکتے، point

of order ہے آپ تقریر نہیں کر سکتے۔ جو موقع ہے وہ کریں۔ اس طرح سے ہر موطن جو ہے وہ ایک general debate بن جائے گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اس پر آپ ہمیں کیوں اجازت نہیں دیتے۔

جناب چیئرمین۔ چونکہ یہ ایک adjournment motion ہے۔ مندوخیل صاحب

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اتنا اہم مسئلہ ہے یہ ہمارے ساتھ بازو کھینچنے والا میں آج سے آپ کو بتا سکتا ہوں، دس بجوں پر ان کے کیمپ ہیں۔ ہمارے گھروں پر وہ قبضہ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب یہ adjournment motion ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یہاں اسلام آباد نہیں ہے، آپ وہاں پنجاب میں لاہور میں بیٹھیں ہیں۔ یہ ہماری زمین پر قبضہ کریں گے یہ لوگ۔ انہوں نے قبضہ کیا۔ یہاں پر ہماری عورتوں کا مطالبہ کیا انہوں نے۔ وہاں ادھر بیٹھ کے تم کو کہ بٹھانوں کو بے عزت کرو اور اس پر بحث مت کرو۔ یہ باتیں پھوڑیں یہاں۔

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب اس پر اگر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں تو اس کے اور طریقے بھی موجود ہیں۔ لیکن کسی کی adjournment motion ہے۔۔۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ بالکل ہمیں معلوم ہے وہاں ابھی میں باجوڑ سے لے کر کوئٹہ تک، کوئٹہ سے -----

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے جنرل صاحب، اعظم ہوتی صاحب کی بات سن لیں پھر آپ کو موقع دیتے ہیں۔ جی اعظم خان ہوتی صاحب۔

Lt. General Naseerullah Khan Babar: Sir, I wanted to help him.

جناب قاضی حسین احمد۔ یہ میری اور مندوخیل کی لڑائی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب، مندوخیل صاحب، پہلے ان کی بات سن لیں پھر آپ سے سنتے ہیں۔ جی اعظم ہوتی صاحب، اعظم ہوتی صاحب۔ مندوخیل صاحب تشریف رکھیں۔ اعظم ہوتی صاحب۔ بڑی مہربانی جناب مندوخیل صاحب۔ بڑی مہربانی، جی جناب اعظم ہوتی صاحب۔

جناب محمد اعظم خان۔ جناب والا! جیسے آپ نے فرمایا کہ adjournment motion کے mover اور گورنمنٹ کے جواب کے علاوہ اور کوئی دلیل اس مسئلے میں نہیں آ سکتی۔ جو movers ہوتے ہیں وہی بات کرتے ہیں چونکہ بات جذبات کی طرف چلی گئی لیکن میں جو گزارش کرنا چاہتا ہوں وہ کسی اور سلسلے میں ہے۔ اس سلسلے میں تو ہمارا موقف واضح ہے۔ پارٹی کا بھی موقف واضح ہے۔ میں اس ضمن میں بات نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن جناب والا۔۔۔

جناب چیئر مین۔ بات سنیں۔ انہیں بات کرنے دیں۔

جناب محمد اعظم خان۔ مجھے موقع تو دیں۔ جناب والا! گزارش یہ ہے۔

جناب چیئر مین۔ please کمال صاحب آپ تو نہ کریں۔ point of order
let us not interrupt people. Let him say something. جی اعظم خان صاحب۔

جناب محمد اعظم خان۔ جناب بحیثیت ایک پٹھان، بحیثیت مہتمم ایک
نئی روایت ہوتی ہیں، ایک اپنا شخص ہوتا ہے اور قبائلی اپنے روایت، رواج اور تقصص
میں مشہور ہیں۔ جنرل بار صاحب وزیر دافعہ ہیں۔ گورنر رہ چکے ہیں۔ جس علاقے کا ذکر ہو
رہا ہے تیرہ وہاں پر ان روایت اور رواج کی بڑی پابندی کی جاتی ہے۔ میں خود اس
علاقے میں رہا ہوں۔ جنرل صاحب جانتے ہیں۔ تقریباً دو سال رہا ہوں۔ کوئی ایسا گاؤں یا
درہ نہیں جو میں نے نہ دیکھا ہو۔ جناب میری گزارش یہ ہے کہ جو تصویریں پیش کی
گئی ہیں۔ ایک تو ان علاقوں میں اس قسم کے فٹن سکے یا گھر نہیں ہیں اور دوسرا یہ
ہے کہ جس لباس میں پیش کی گئی ہیں۔ میں اس پر آ رہا ہوں۔ میں انتظار کر رہا تھا
کہ قانا سے کوئی ممبر انھیں سے، اور وہ اپنے علاقے کا دفاع کریں گے تو مہتمموں کی
روایات نہیں ہیں۔ وہاں اس قسم کی بے شرمی، بے حیائی کا مظاہرہ نہیں ہو سکتا۔ میں یہ کہنا
چاہتا ہوں کہ اگر کچھ ہو بھی رہا ہے لیکن جو تصویریں پیش کی گئی ہیں۔ یہ کم از کم
اس علاقے تیرہ کی نہیں ہیں اور نہ اس قسم کا وہاں کام ہو سکتا ہے۔ میں اس موقع
پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین۔ حافظ صاحب۔ پھر آپ کی بات بھی سنتے ہیں۔ آپ آخر
میں جواب دے دیں۔ سب کی باتیں سن لیں۔ جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ میرے خیال میں جی ہمارے جو بزرگ۔۔۔۔۔

جناب چیئر مین۔ یہ پٹھانوں کی تصویریں نہیں ہیں۔ (مداخلت) حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئر مین صاحب آپ کے صبر و تحمل کی میں داد
دیتا ہوں۔ میری ایک تجویز یہ ہے کہ ہمارے اکثر معزز ارکان سینٹ میں آنے سے پہلے
اپنا بلڈ پریشر چیک کر لیں۔ اگر خدا نخواستہ کسی کا ہائی ہو تو وہ دوا لے لے۔ اب ظاہر
ہے کہ یہاں پر حالات ایسے ہیں۔ یہ جو تحریک اتوا ہے۔ جو out of turn لے رہے
تھے۔ اب مجھے اجازت دیں تاکہ میں پڑھ دوں۔

جناب چیئر مین۔ اب جنرل صاحب کی بات سن لیں پھر اس پر آتے ہیں۔
جی ابراہیم صاحب بھی کچھ کہنا چاہتے تھے۔ وہ بھی سن لیتے ہیں۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ یہ ریکارڈ پر موجود ہے کہ Dangerous Drugs کا۔
میں نے اس ہاؤس میں اسی روز سہا کہ وزیر داخلہ صاحب کی کیا دسترس ہے تیرہ میں۔
تیرہ وہ علاقہ ہے۔ جو میرے کوہاٹ ڈسٹرکٹ سے ملحقہ ہے۔ یہاں تو چند سینٹرز ایسے

ہیں۔ جو ان کی روایات، ان کی عادات اور ان کی عیادتوں سے اور رسم و رواج سے بخوبی واقف ہیں۔ سید جواد حسین صاحب ہیں۔ وہ تو بالکل تیرہ ہی میں ہیں۔ میرے علاقے کو وزیر داغہ صاحب جانتے ہیں اور آفریدی صاحب بھی جانتے ہیں۔ باقی بحث تو اپنی جگہ پر کہ وہ جہاد کے لئے آئے تھے یا نہیں آئے تھے۔ وہ اور بات ہے۔

جناب چیئر مین۔ وہ لمبی بات ہے۔ وہ کسی اور موقع پر کریں گے۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ میں تصویروں کی بات کرتا ہوں کہ یہ کار 'یہ لباس' یہ پوشاک تیرہ کا نہیں ہے۔

جناب چیئر مین۔ یہ درست بات ہے۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔ جی جناب خلیل الرحمان صاحب۔

جناب خلیل الرحمان Sir, mine is a point of clarification - جو وزیر موصوف نے کہا ہے - Which is a little more serious-

جناب چیئر مین۔ ایک منٹ بیٹھیں پہلے خلیل الرحمان صاحب کی بات سن لیں۔

حاجی سخی جان۔ میں نہیں بیٹھوں گا۔

جناب چیئر مین۔ آپ نہیں بیٹھیں گے۔

حاجی سخی جان۔ میری بات سنیں۔ وہاں قانون نہیں ہے۔ وہاں سارہ بھی چلتا ہے، رواج بھی چلتا ہے۔ کیوں ہم لوگوں کو بد نام کر رہا ہے۔ گلگت سے لے کر ژوب تک قبائل ہیں۔

جناب چیئر مین۔ اب بات سمجھ میں آگئی ہے۔ آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

حاجی سخی جان۔ سمجھ آ رہی ہے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ نہ عورت ننگی ہو سکتی ہے، نہ زنا ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی زنا کرے گا تو ہم اس کو ادھر ہی سٹسار کریں گے۔ یہ لاہور یا پنڈی نہیں ہے جہاں ایسے واقعات ہوں۔ میں قبائلی ہوں۔ میں نے بہت قربانیاں دی ہیں۔

جناب چیئر مین۔ آپ نے بالکل صحیح کہا ہے۔ تیرہ کا علاقہ آپ کا ہے؟

ایک معزز رکن۔ گل شیر کا ہے۔

(مدخلت)

جناب چیئر مین۔ کمانڈر خلیل الرحمان صاحب۔

جناب خلیل الرحمان۔ جناب والا! ایک point of clarification ہے کہ وزیر موصوف نے کہا تھا

which is a little more serious کہ ان لوگوں نے وہاں پر cult بنائی تھی اور جو cult بنائی تھی اس کو چند علماء کا تحفظ حاصل تھا اور یہ کہا کہ وہ پنج پیری علماء ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کون سا پنج پیری ہے؟ صوابی والا ہے یا کوئی دوسرا ہے؟

جناب چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب جنرل صاحب بتائیں گے۔
 جناب محمد اجمل خان خٹک۔ ان سے پہلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔
 جناب چیئرمین۔ ارشاد فرمائیں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ میں بہت دھکے ساتھ عرض کرتا ہوں اور یہ دھکے آپ اور اس ہاؤس کے ذریعہ سے پورے پاکستان کے عوام تک پہنچانا چاہتا ہوں کہ ابھی جو کچھ طارق چوہدری صاحب نے ارشاد فرمایا ہے، یہ درست نہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ ۵۵ سالہ دھکے ہیں۔ ان کا اشارہ کس طرف تھا؟ میں اپنے معزز ساتھی مندوخیل صاحب کی جذباتی تقریر کی تائید کرتا ہوں اور مزید بہت کچھ کہہ سکتا ہوں لیکن میں اپنا یہ حق محفوظ رکھتا ہوں۔ میں آپ کے ذریعہ سے تمام ساتھیوں سے گزارش کروں گا کہ ان معاملات کو نہ بھینچا جائے، جن معاملات میں ہمارا بھروسہ صاف ہے اور ان کا بھروسہ گندہ ہے۔ ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ جنگ آزادی میں، ہم نے حصہ لیا ہے اور جنگ آزادی میں حصہ لینا ہمارا حق تھا لیکن جس طرف آپ اشارہ کرتے ہیں اور جس مسئلے پر ایک صاحب نے مندوخیل صاحب کو چیلنج کیا، اس پر میں سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ان کو حقوق ہے تو کسی جگہ پر یا اس ہاؤس میں بات کر لیں۔ تاہم ہم یہ نہیں چاہتے ہیں اور وہ مسئلہ ہم ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم مستقبل کی طرف دیکھنا چاہتے ہیں۔ مستقبل کا یہ تقاضا ہے کہ ماضی میں جس کسی کا بھی جو بھی نظریہ رہا ہے، جو بھی جماعتی موقف رہا ہے، اس سے بالاتر ہو کر اب ہمیں اس ملک اور اس کے عوام کی طرف سے پوری دنیا کو یک جہتی کا پیغام دینا چاہیئے۔ ایسے حالات میں ایسے مسائل کو بھینچنا درست نہیں ہے۔ میں صاف بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان کی یہ کوششیں ملک کی یک جہتی کے خلاف ہیں، اتحاد کی فضا کو خراب کرنے کے مترادف ہیں۔ قومی تحفظ اور قومی یک جہتی کے خلاف یہ خطرناک کوششیں ہیں۔ جو لوگ یہ کوششیں کر رہے ہیں، ان کی ان کوششوں سے حالات خراب ہونے تو اس کے ذمہ دار یہی لوگ ہوں گے۔ اگر ہمیں یہ چیلنج کرتے ہیں تو ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ ایسے چیلنجوں کو قبول کیا ہے۔ ہم یہ بات ثابت کر دیں گے کہ جو بھی خواہ ہمیں کسی نام سے بھینچے گا، ہمارے ماضی کو بھینچے گا تو ہم بتا سکتے ہیں کہ ان کے بزرگوں نے پاکستان کو کس نام سے یاد کیا ہے۔

جناب والا! جہاد کشمیر کے ہیرو بننے والوں نے، جہاد کشمیر کے خلاف پشاور میں ہمارے سامنے، جب کشمیر کے لیڈر ہمارے مہمان تھے، کیا remarks دئے تھے؟

جناب والا! اس طرف سے بھی جھوٹ بولا گیا۔ میں کہتا ہوں کہ ان کے بزرگوں کا عمل انگریزوں کی پاپلوسی اور خدمت کرنے میں کیا رہا ہے؟ ہم سب پر یہ واشگاف کر دیں گے۔ جو کچھ ہم نے کیا ہے، اس پر ہمیں فخر ہے۔ ہم نے جو کچھ کیا ہے لیکن ہمیں اس پر بھی فخر ہے کہ کوئی نہیں بتا سکتا کہ ہم نے ملک عوام، قوم، اور اسلام کے خلاف کبھی بھی کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے۔ یہ تمام الزامات ہیں اگر یہ دونوں طرف کو قبول ہے تو ہمیں یہ چیلنج منظور ہے لیکن اس درخواست کے ساتھ کہ اس سے ملک و قوم کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس پر ہم پوری

debate کرنے کے لیے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین۔ طارق چوہدری صاحب کرلیں۔ پھر آپ کر لیں لیکن میں یہ درخواست کروں گا دیکھیں نا۔ مسند ایک ایڈجرنٹ موشن کا تھا۔ جو رول آؤٹ ہو چکا ہے لیکن بحث کسی اور طرف چل نکلی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے خیال میں ہم نے جو متعلقہ چیزیں نہیں تھیں ان کو بھیڑ دیا ہے۔ ایڈجرنٹ موشن میں تو اتنا چاہیئے تھا کہ یہ ایڈجرنٹ موشن نہیں بنتا اس کی وجوہات یہ ہیں کہ ایوان میں کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ باقی حکومت نے تمام اقدامات کر دیئے ہیں۔ کیس رجسٹر ہو چکا ہے لیکن ہم ایک نئی بحث میں الجھ گئے ہیں۔ تو میری درخواست ہوگی کہ یہ جو مسائل ہیں بڑے مسائل ہیں۔ کسی اور موقع پر جب جنرل ڈسکشن ہو آپ کر لیں۔ لیکن Let us not make every issue an issue of general debate. دیکھیں ہر حال

باتیں ہونی ہیں۔ I am obliged to give the floor to Mr. Tariq Chaudhary on personal explanation and then to Qazi Hussain Ahmed, and then Minister of Interior will close it.

جناب محمد طارق چوہدری۔ جناب چیئرمین گزارش یہ ہے کہ میں نے جب اپنا ایڈجرنٹ موشن شروع کیا۔ اب مصیبت یہ ہے کہ خشک صاحب وہ آدمی ہیں جو شعر کو سمجھتے بھی ہیں، شعر کہتے بھی ہیں سمجھتے بھی ہیں حالانکہ آج کے دور میں بہت کم لوگ رہ گئے ہیں۔ تو میں نے یہ اس طرح شروع کیا تھا کہ

خیال خاطر احباب چاہیئے ہر دم

انہیں نہیں نہ لگ جانے ان آگینیوں کو

اور اس کے بعد میں نے ایک مصرعہ بھی پڑھا کہ

نوٹے میں یہ شیشے صدا نہیں رکھتے

اور اس وجہ سے میں نے بہت ساری چیزوں کو avoid بھی کیا اور اس کو میں نے یہیں تک رکھا کہ ہاؤس میں آ سکتا ہے یا نہیں آ سکتا۔ میں نے اس کو صرف اس تک محدود رکھنے کی کوشش کی۔ پھر چیئنج کی جہاں تک بات ہے چیئنج تو مجھے قبول ہے۔ جب چاہیں۔ جہاں چاہیں۔ یہ چیئنج سے میں نہیں ڈرتا۔ نو سال سے میں یہاں بیٹھا ہوں اور نو سال سے ان کے بھی ساتھی بنے ہیں۔ چیئنج تو ہمیں قبول ہے جب یہ چاہیں، جہاں یہ چاہیں، جس ایوان میں یہ چاہیں جس ہاؤس میں چاہیں۔ جس میدان میں یہ چاہیں۔ چیئنج کی تو بات نہیں ہے۔ بات چھڑی ادھر سے۔ تو میں نے اس کا جواب دیا۔ اور اب بھی اگر یہ ماضی کی طرف چلنا چاہتے ہیں۔ تو انشاء اللہ میں ماضی کو لیکر آنے کے لیے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے کسی اور موقع پر۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ یہ بھی لے آئیں میں بھی لے آؤں گا۔ چیئنج کی تو ہمیں قبول ہے۔ چیئنج کی تو یہ بات نہ کریں ہاں البتہ اگر یہ سمجھتی کی بات کرتے ہیں۔ عمل کے ساتھ بات کرتے ہیں۔ دوستی کے ساتھ بات کرتے ہیں۔

(مداغت)

جناب چیئر مین۔ جناب جب آپ کے لیڈر صاحب نے بات کر دی تو پھر آپ کو مناسب نہیں کہ آپ بات کریں۔ ہزارا گل صاحب آپ کے لیڈر نے بات کر دی ہے۔ قاضی حسین احمد صاحب

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئر مین بہت زیادہ گرما گرمی پیدا ہوئی ہے۔ میں مزید گرما گرمی نہیں پیدا کرنا چاہتا۔

جناب چیئر مین۔ اس کو ٹھنڈا کریں۔

قاضی حسین احمد۔ جو معاملے کی حقیقی نوعیت ہے۔۔۔۔۔

جناب چیئر مین۔ آپ نے بھی سخی جان صاحب بات کر لی ہے۔ مجھے پتہ ہے آپ کی نہیں ہے۔ میں بھی کہتا ہوں یہ آپ کا نہیں ہے سو فیصد نہیں ہے۔

حاجی سخی جان۔ میں بھی کہتا ہوں کشمیر کا علاقہ قبائلیوں نے لیا۔ کس قوم نے لیا یہ قربانیاں ہم دیں۔ یہ کشمیر میرا ہے۔ ہم نے قبضہ لیا۔ کوئی بھی ثبوت کرے۔ یہ میرا فونو ہے۔

جناب چیئر مین۔ یہ آپ کا نہیں ہے۔ بالکل نہیں ہے۔

سردار سخی جان۔ یہ ہم نے کرایا ہے ہمارا ہزار دو ہزار آدمی شہید ہو گیا ہے یہ فونو میرا ہے۔

جناب چیئر مین۔ یہ آپ کا نہیں ہے نہیں ہے۔

حاجی سخی جان۔ چلو ہم واک آؤٹ کرتا ہے۔

(اس مرحلے پر قانا کے تمام سینئرز واک آؤٹ کر گئے۔)

جناب چیئر مین۔ قاضی حسین احمد صاحب

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئر مین بات اصل میں یہاں سے شروع ہوئی تھی۔

(مداغت)

جناب چیئر مین۔ قاضی صاحب اس سارے معاملے کو ٹھنڈا کریں۔

قاضی حسین احمد۔ میں اس کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی نوعیت پوری طرح اس کی سمجھ میں آجائے۔ ان کی تحریک استحقاق ہماری تحریک استحقاق کے ساتھ متعلق نہیں ہے۔ اس تحریک استحقاق میں کچھ لوگ عرب باشندے تیرہ میں گئے ہیں۔ انہوں نے وہاں کے کچھ بھختوں اور کچھ ملکوں کی پناہ لی ہے۔ یہ بات لوگوں کو معلوم ہونی چاہئے۔ مندوخیل صاحب نے اس کو پنجاب اور اپنے بھختوں کی سرزمین کا مسئلہ بنایا ہے۔ یہ بھختوں اور پنجابیوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ تیراہ کے کچھ لوگوں نے کچھ ملکوں نے کچھ عرب باشندوں کو وہاں اپنے ہاں پناہ دی ہے۔ ہمارا اس گروہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو عرب باشندے وہاں گئے ہیں۔ جن لوگوں نے پناہ دی ہے۔ نہ ان پناہ دینے والوں سے کوئی تعلق ہے نہ جن لوگوں نے پناہ لی ہے

ان سے کوئی تعلق ہے۔ لیکن یہ ہمارے سارے این ڈیو ایف پی سے ' بلوچستان سے تعلق رکھنے والے قبائلی زندگی سے جو لوگ واقف ہیں ان کو معلوم ہے کہ قبائلی جو علاقہ ہے یہ برائے نام آزاد ہے۔ حقیقت میں یہ دوہری خلائی میں مبتلا ہے۔ اس میں پولیٹیکل نظام ہے۔ اور اس پولیٹیکل نظام کے تحت ان کے کوئی حقوق نہیں ہیں۔ وہاں کسی کے ساتھ کچھ ہو جانے وہ کہیں جا کر فریاد نہیں کر سکتے۔ قبائلی علاقے میں اگر پولیٹیکل حکام نے کسی کو سزا دینی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ایک سکینڈل کھڑا کیا جاتا ہے۔ بھوت کا ایک سکینڈل کھڑا کیا جاتا ہے۔ اس سکینڈل کھڑا کرنے میں پولیٹیکل ایجنٹ اور وزارت داغد شریک ہوتے ہیں۔ اور یہ آپس میں مل کر ایک سکینڈل کھڑا کر کے وہاں قبائل کو آپس میں متصادم کر دیتے ہیں۔ یہ تو باہر کے لوگ گئے ہیں یہ سارے یہاں پر اے این پی کے ' این ڈیو ایف پی کے ' اور دوسرے لوگ بیٹھے ہیں یہ جانتے ہیں کہ وہاں پر قبائل آپس میں متصادم ہوتے ہیں۔ پولیٹیکل حکام کی اکاؤنٹ کے نتیجے میں ' اور اس کے نتیجے میں وہاں پر آنے دن مارٹر بھی پڑتے ہیں۔ فرقہ وارانہ فسادات بھی ہوتے ہیں۔ قبائلی تصادم بھی ہوتا ہے اور اس میں بنیادی رول پولیٹیکل ایجنٹ کا ہوتا ہے۔

جناب والا۔ پولیٹیکل ایجنٹ اس طریقے سے خود کمانی کرتا ہے۔ اور اسی طریقے سے خود ساری مشینریوں کے لوگ اوپر سے نیچے تک اس کمانی میں شامل ہوتے ہیں۔ مجھے خود قبائلی علاقے کے لوگوں نے بتایا ہے کہ کتنے لاکھ روپے روزانہ ایک ایک پھانک سے وصول کئے جاتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ سارا پیسہ پولیٹیکل ایجنٹ نہیں کھا سکتا جب تک کہ اوپر کا سارا نظام اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اسی طریقے سے ہیروئن کی سمگلنگ ہوتی ہے۔ trafficking ہوتی ہے۔ اسی طرح سے gun running ہوتی ہے یہ سارا کاروبار یہ تمام کام حکومت کے کارندوں کے ہاتھوں پولیٹیکل ایجنٹ کو آ کر بنا کر کیا جاتا ہے۔ موجودہ جو صورتحال انہوں نے بتائی ہے میں نے پہلے کہا ہے نہ میرا وہاں پر پناہ لینے والوں سے کوئی تعلق ہے ' نہ میں ان کو جانتا ہوں ' نہ پناہ دینے والوں سے کوئی تعلق ہے نہ ان کو جانتا ہوں۔ کل وزیر داغد نے ایک بہت قابل اعتراض بات کی تھی۔ اگر میں چاہتا تو میں اس کا مسئلہ بناتا جس طرح راجہ غفرالحی نے ایک معمولی چیز کو مسئلہ بنایا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ قاضی صاحب کا سرشرم سے جھک جانے گا۔ میرا سر کیوں شرم سے جھکے ' آپ کا کیوں نہ جھکے۔ کہ آپ کے اس ملک میں روز قتل ہوتے ہیں۔ ڈاکے پڑتے ہیں۔ عصمت دریاں ہوتی ہیں۔ سارا ملک تباہ ہو رہا ہے۔ تمام سکینڈلز ہوتے ہیں۔ اسلام آباد میں کیا کیا کچھ نہیں ہوتا؟ آپ کا سرشرم سے نہیں جھکتا۔ میرا سرشرم سے جھکا رہے ہیں۔ ایک ایسے واقعہ پر اور ایک ایسے معاملے پر جو forgery بھی ہے اور جس کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں میں یہاں پارلیمنٹ کا بہت لحاظ اور خیال رکھتا ہوں۔ اپنی زبان کا بھی لحاظ رکھتا ہوں۔ ورنہ آپ نے جو بات کی ہے وہ شرمناک بات ہے۔ آپ نے کس طرح سے اور کس بنیاد پر مجھے کہا ہے؟ جناب چیئرمین! یہ سارا پولیٹیکل حکام کا کھیل ہے۔ وہ لوگوں کو لڑاتے بھی ہیں ان کے

ساتھ مل بھی جاتے ہیں (مخالفین کے ساتھ)۔ امریکن پریشر ہے۔ امریکن قبائلی علاقوں میں بارہے ہیں۔ میرے پاس قبائلی علاقے کا ایک ملک آیا اور کہنے لگا کہ مجھے وزارت داخہ کا ایک خط آیا ہے۔ کہ فلاں شخص جو کہ امریکن citizen تھا اس کو آپ کے ساتھ صحرا میں جانے کی اجازت ہے۔ آپ اس کو ساتھ لے جاسکتے ہیں۔ وزارت داخہ کانظ امریکن کے ساتھ 'امریکن اس پورے ایریا میں interested ہیں جو یہاں پر اپنی سازشوں کا جال پھیلانا چاہتے ہیں وزارت داخہ ان کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ امریکن اس علاقے کو اپنا enclave بنانا چاہتے ہیں۔ اپنی سازشوں کا اڈہ بنانا چاہتے ہیں 'ہمارے مند وخیل صاحب کو اس کی فکر ہوئی چاہیے۔ کہ پولیٹیکل حکام 'وزارت داخہ اس طرح سے۔۔۔۔۔

(وقتہ اذان)

جناب چیئرمین! یہی بنیادی بات کرنا چاہتا تھا کہ یہ جو ہمارے ملک میں بڑی anomaly ہے کہ ایک علاقہ پاکستان میں ہے نہیں بھی ہے اس کے اندر پولیٹیکل نظام ہے وہ کہتے ہیں آزاد ہے برائے نام آزاد علاقہ ہے۔ اور اس میں حقیقتاً لوگ غلامی کے گھٹنے میں ہیں اور ان کے کوئی حقوق نہیں ہیں اور سازشوں کے ذریعے سے آنے دن ان کو لڑایا جاتا ہے اور یہ واقعہ بھی اس کا ایک حصہ ہے۔ اس کے ساتھ میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں جناب والا! جو پچھین سال کی history ہے وہ ہمارے ساتھ ان کے تصادم کی نہیں ہے وہ history ان کی ان کے ساتھ تصادم کی ہے جن کے یہ اس وقت حلیف ہیں۔ یہ پاکستان مسلم لیگ اور اسے این پی کے تصادم کی پچھین سالہ history ہے۔ یہ آپس میں اپنے تصادم کی جو لڑائی ہے خود کریں ہمیں درمیان میں involve نہ کریں' یہ صرف prepartition history نہیں ہے یہ partition کے بعد ان کا جو role رہا ہے۔ یہاں سے یہ لوگ گئے ہیں۔ انہوں نے کابل میں پاکستان کے خلاف اڈہ بنایا ہے۔ جناب والا! انہوں نے الزام لگایا ہے۔ ہم خون دے رہے ہیں۔ اچھا پھر یہ امریکہ کا پیسہ کس نے کھایا ہے وہ بھی بات ثابت ہو گئی۔ جناب والا کارخانے آپ نے بنائے ہیں۔ چنگیوں کے ٹھیکے آپ نے لے لئے ہیں۔ اور الزام ہمارے اوپر ہے۔ جناب میں اپنی بات پوری کروں گا۔ مجھے حق حاصل ہے کہ ان لوگوں نے ہندوؤں کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا ہے۔ ان لوگوں نے روسیوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا ہے۔ جو لوگ اس وقت امریکیوں کے ساتھ مل گئے ہیں۔ ہم قوم کے سامنے ان کے کردار کو واضح کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ امریکہ کے چروں میں بھی آپ بیٹھے ہوئے ہیں وہ بات بھی واضح ہو گئی ہے۔ آپ کے گھے سے ایک پند اتر گیا اب دوسرا پند سن لیا ہے۔

(مداخت)

جناب چیئرمین۔ شک صاحب آپ نے پوری تفصیل کے ساتھ بات کی۔ آپ کو انہوں نے نہیں ٹوکا۔ قاضی حسین احمد۔ پوری قوم کے سامنے اس کو پیش کریں کہ جن لوگوں نے خود کو روس اور بھارت کے ہاتھ بیچا۔ وہ کس طریقہ سے اب یہاں پر محب وطن بن رہے ہیں۔ جن لوگوں نے کہا کہ ہم سرخ ڈولی لا رہے ہیں یہاں۔

جناب چیئرمین۔ قاضی صاحب۔ مجھے ایک بات کر لینے دیں۔ میری بات تو سن لیں۔

قاضی حسین احمد - نہیں، مجھے کس طرح کہہ رہے ہیں۔ میرا خون کشمیر میں بہہ رہا ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں نو ورلڈ آرڈر کے خلاف میری تحریک ہے۔ آپ مجھے کہہ رہے ہیں۔ آپ کا چہرہ لوگوں کے سامنے واضح کرواؤ۔ اور جناب والا میں وضاحت پر کھڑا ہوں۔ میں کہتا ہوں۔ مندوخیل صاحب کو میں نے یہ کہا تھا کہ آپ کیوں پنجاب اور پنجتون کا جھگڑا بنا رہے ہیں۔ یہ پاکستان کی سرزمین ہے۔ یہ نہ پنجابی کی ہے اور نہ پنجتون کی ہے۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین - قاضی صاحب میری بات سن لیں۔ بلور صاحب بات تو سن لیں۔ یہاں پر یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ۴ آدمی بات کر رہے ہوں اور کوئی بات سن لے۔ آپ میری بات سن لیں کہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں۔ مولانا محمد عبدالستار خان نیازنی - جناب جب فیصلہ ہو گیا ہے مسلم لیگ کا اور ان کا آپس میں اتحاد ہو گیا ہے۔ اس بحث کو ختم کرنا چاہیئے۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین - مولانا صاحب آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ تشریف رکھیں۔ مندوخیل صاحب میری بات سن لیں۔ بات یہ ہے کہ خٹک صاحب نے بڑی تفصیل سے ایک بات کی۔ کسی نے بھی نہیں ٹوکا کسی نے نہیں روکا۔ انہوں نے بات کر دی اور قاضی صاحب بات کر رہے ہیں تو میرے خیال میں ان کو حق ہے کہ بات کریں۔ اگر ٹوکے کا حق ہے تو مجھے ہونا چاہیئے۔ اس طرح بلور صاحب جب آپ کے لیڈر نے بات کر دی ہے تو آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ان کی بات میں آپ شور کرنا شروع کر دیں۔ یہ میرے خیال میں پارلیمانی روایت کے خلاف ہے اور میں اس طرح ہاؤس چلا نہیں سکتا۔ اگر ۴، ۴ آدمی بات کریں تو نہ کوئی سنے گا اور نہ کوئی اثر ہوگا۔ قاضی صاحب میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ نے بات کر دی ہے اب میرا خیال ہے ان کو موقع دیں۔ ابھی ٹائم ہے ۵ منٹ۔

قاضی حسین احمد - میری بات جناب چیئرمین کس نے سنی ہے؟ میری بات کو ۲۵ کیا ہے۔

جناب چیئرمین - آپ کی بات تفصیل سے آگئی ہے۔

قاضی حسین احمد - میں دو باتیں اس میں مختصر کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین - کر دیں۔ مختصر دو کر دیں۔

قاضی حسین احمد - ایک بات یہ ہے کہ یہ بالکل غلط الزام لگایا گیا ہے کہ میرا لیڈر ان کا مہمان تھا۔ میرا لیڈر ان کا کیوں مہمان ہو۔ میرا لیڈر صوبہ سرحد میں میرا مہمان تھا۔ اس نے جو کچھ کہا مجھے معلوم ہے۔ کشمیر کے جہاد میں ہمارا کیا موقف ہے۔ ساری دنیا پر واضح ہے۔ ان کو اس کا دکھ ہے کہ ہم کیوں ان کے آقاؤں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ دوسری بات میں یہ کہہ رہا ہوں۔ جناب چیئرمین ----

(مداخلت)

جناب چیئرمین - اچھا اس کو میں حذف کر لیتا ہوں۔ ٹھیک ہے۔ حذف کر دیا۔

اس کو حذف کر دیا ہے - ٹھیک ہے بالکل صحیح ہے - ٹھیک ہے سمجھ آگئی - جی دوسری بات قاضی صاحب -

قاضی حسین احمد - دوسری بات میں یہ کہتا ہوں کہ اس ملک میں ----

(مدافعت)

جناب چیئرمین - مندوخیل صاحب پھر آپ نے وہی شروع کر دیا - جہاں بات قاضی صاحب کر رہے ہیں ان کو کرنے دیں - دوسری بات کریں قاضی صاحب -

قاضی حسین احمد - موقف کمزور ہے تو بات سننے کا حوصلہ نہیں ہے - دوسری بات یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ کہتے ہیں کہ بختونوں کی سرزمین پر یہ نہیں بھجوزیں گے - پہلی بات تو یہ ہے کہ بختونوں کے ٹھکیدار -----

جناب چیئرمین - خٹک صاحب بات سن لیں ان کی کیا کہہ رہے ہیں - وہ حذف کر دیا ہے -

قاضی حسین احمد - پہلے ذرا حوصلہ کریں - پہلی بات یہ ہے کہ بختونوں کی سرزمین کا ٹھیکہ نہ اہل خٹک صاحب کو ہے نہ مندوخیل صاحب کو ہے -

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - نہ آپ کو ہے -

جناب چیئرمین - ان کو بھی نہیں ہے - شہزاد گل صاحب پھر آپ وہی بات کرتے ہیں - شہزاد گل صاحب بات ان کو کرنے دیں آپ کیوں ٹوٹے ہیں -

قاضی حسین احمد - جہاں میرا بھی نہیں ہے آپ کا بھی نہیں ہے -

جناب چیئرمین - کسی کا بھی نہیں ہے - یہ کیا تماشائیں رہا ہے کہ بات کوئی اور کر رہا ہے اور بیچ میں آپ بول رہے ہیں مندوخیل صاحب آپ تو ہمیشہ بڑے اصول کے پابند ہیں - حافظ صاحب ان کو بات کر لینے دیں - دوسری بات ختم کریں جی -

قاضی حسین احمد - میری بات یہ ہے کہ یہ بار بار کہا جاتا ہے کہ ہم بختونوں کی سرزمین کسی کو استعمال نہیں کرنے دیں گے تم پنجابیوں کو ہم بختون سرزمین استعمال نہیں کرنے دیں گے - یہ سرزمین ہم سب کی ہے - یہ مسلمانوں کی سرزمین ہے - چاہے پنجاب ہے ' چاہے بختون ہے ' چاہے یہ اس کو شمالی بختون خواہ کہیں اور ہم اس کو صوبہ سرحد اور بلوچستان کہتے ہیں - چاہے بلوچستان ہے چاہے سندھ ہے - یہ سب مسلمانوں کی سرزمین ہے - ہم نے بہت محنت سے اس کو حاصل کیا ہے - برائے مہربانی اس کو اپنے الگ الگ گھروندوں میں تقسیم نہ کریں - یہ اپنے آپ کو بہت بڑا پارلیمنٹیرین کہتے ہیں - ان کو اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ یہ کسی کی کوئی بات سن سکیں - جناب والا میں کہتا ہوں اگر واقعی آپ اسلام ' پاکستان ' اس کی سالمیت ' اس کے نظریے اور اسکے دستور کے مطابق اس ملک کو چلانا چاہتے ہیں تو ہم آپ کے تعاون کو خوش آمدید کہیں گے - اگر آپ اپنے past پر ہدایت کا اہتمام کریں گے اور پاکستان مسلم لیگ کے ساتھ اپنا alliance کریں گے تو اس سے کسی کو تکلیف ہو گی ' یہ تو خوشی کی بات ہو

گی۔ ہم اس کو welcome کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی حافظ صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔ حضرات گل صاحب آپ کے لیڈر بیٹھے ہوئے ہیں آپ کو اس معاملے میں بولنے کا کوئی حق نہیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیرمین صاحب اذان ہو چکی ہے اور اذان کے بعد اگر آپ ہاؤس چلائیں گے تو اس کا یہی حشر ہو گا۔ ان سب کو میں دعوت دیتا ہوں کہ مسجد چلیں اور ٹھنڈے پانی سے وضو کریں اور نماز پڑھیں۔

جناب چیئرمین۔ وزیر داخلہ۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیرمین صاحب ہمارے معزز اراکین نے کسی غلط فہمی پر واک آؤٹ کیا تھا اب وہ واپس آ گئے ہیں۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ میں ان کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ تیرہ کے photographs ہیں یا تیرہ میں لی گئی۔ فونوز ہیں۔ یہ فونو ان عرب باشندوں کی طرز زندگی کی ہیں کہ کس طرح سے وہ بناج گئے شراب اور عورتوں کے ساتھ ملوث زندگی گزار رہے تھے۔ تمام تریعیثیوں پر مبنی ان عرب باشندوں کے فونوز تھے۔ یہ تیرہ کی فونوز نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ منسٹر فار انیئرز۔

(interruption)

Mr. Chairman: Yes, Minister for Interior.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Mr. Chairman, Sir

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: We adjourn the House here let the Interior Minister give statement tomorrow because....

جناب چیئرمین۔ نہیں اس کے بعد adjourn کر دیں گے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ نہیں ابھی adjourn کر دیں۔ صبح آپ سے statement لیں

گے۔

Mr. Chairman: O.K. the House is adjourned to meet again tomorrow at 4.00 P.M.

[The House adjourned to meet again at 4.0 clock in the afternoon on Wednesday.

August 3, 1994].